

اللہ جل مجدہ اور رسول اکرم کی شان اقدس میں
گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحجۃ المبینہ

تالیف مؤلف

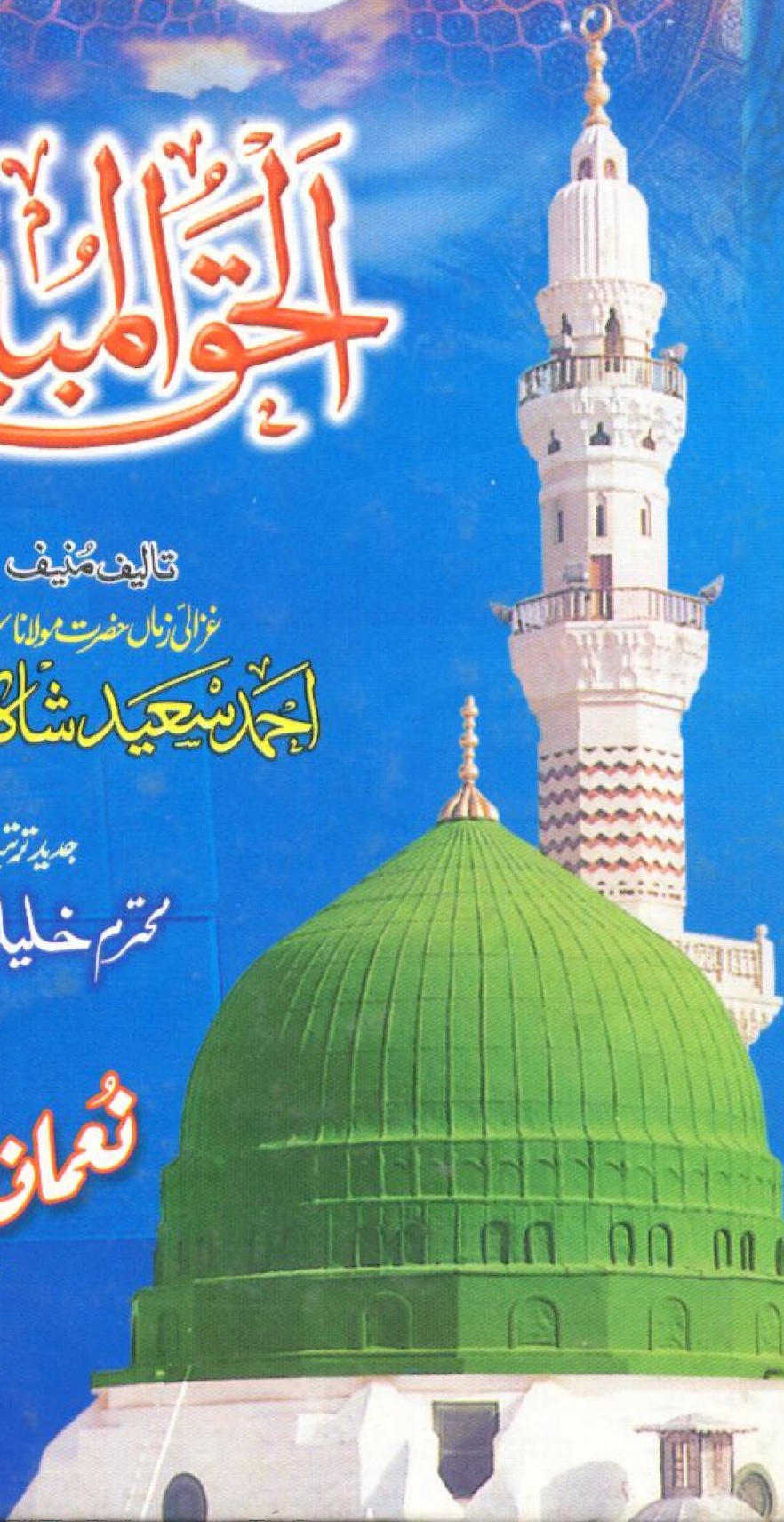
نورانی زماں حضرت مولانا سید
احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمۃ القوی

جدید ترتیب و اضافہ

محترم خلیل احمد رانا صاحب

نعمان اکادمی

جہانیاں منڈی



الحق المبین	نام کتاب
علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ	مصنف
خلیل احمد رانا	ترتیب
سید منیر رضا قادری	پروف ریڈنگ
۲۰۰۴ء	سن اشاعت
گیارہ سو	تعداد
100 روپے	ہدیہ
نعمان اکادمی جہانیاں منڈی	ناشر
ضلع خانیوال	

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر۔ ۵۴۰۰۰

ٹیلی فون نمبر۔ ۰۴۲-۷۲۲۵۶۰۵

اعراض ناشر

غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امر وہوی محدث ملتان قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۹۸۶ء) کی مشہور تالیف ”الحق المبین“ زیر نظر ایڈیشن سے قبل کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، مگر تمام ایڈیشنوں میں کتابت کی غلطیاں، ترتیب کی غلطیاں، حوالہ جات کی غلطیاں، حوالہ جات کی عبارتوں میں غلطیاں، دیوبندی کتب کی بعض عبارتوں میں غلطیاں، ناشرین کی عدم توجہی کے باعث بار بار شائع ہوتی رہیں، الحمد للہ اس ایڈیشن میں حتی الوسع تمام اغلاط درست کر دی گئیں ہیں، مثلاً حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ”آب حیات“ کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے دجال کو اگر منشاء ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ممات بالذات ہوگا۔“ (اول ایڈیشن مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، ملتان ۱۹۵۰ء)

مگر بعد کے ایڈیشنوں میں یہ عبارت اس طرح شائع ہوتی رہی!

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے دجال کو اگر منشاء ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ”بحیات بالذات“ ہوگا۔“

اس ایڈیشن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دیوبندی علماء کی کتابوں سے اصل عبارات کے عکس لے کر شامل کر دیئے گئے ہیں، حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ دیوبندی علماء کی کتابوں کے جو ایڈیشن علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کے پیش نظر تھے، ان ہی کے صفحات کا عکس لیا جائے، جو ایڈیشن نہ مل سکے ان کی جگہ نئے ایڈیشنوں سے اصل عبارات کا عکس لے لیا گیا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتاب ”تقویت الایمان“ کے جتنے بھی ایڈیشن آج تک شائع ہوئے ہیں، ان تمام ایڈیشنوں کی عبارات میں رد و بدل ہے، مثلاً تقویت الایمان میں ایک عبارت ہے کہ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“ (تقویت الایمان مطبوعہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ص ۱۰۷) مگر ایک

دوسرے اڈیشن میں لفظ ”کچھ“ اڑا کر لکھ دیا کہ ”رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا“ (تقویت الایمان مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۳۰) بعض جگہ تو تحریف کر کے پوری پوری عبارات بدل دی گئی ہیں، اس بارے میں مزید تفصیل کے لئے مولانا محمد علی رضوی کی کتاب ”تقویت الایمان میں تحریف کیوں؟“ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ہندوستان کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں تحریف

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ قلمی بیاض میں ہے، سوال یہ ہے کہ ”تین برس کے بچے کی فاتحہ دو بجے کی ہونی چاہیے یا سوم کی“۔ اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ تحریر فرمایا تھا!

”شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن، باقی یہ تعین عرفی ہیں، جب چاہیں کریں، انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم“۔

یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ مبوب حصہ اول مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب کراچی کے صفحہ ۱۰۲، ۱۰۱ پر چھپا ہے، خوف آخرت سے بے خوف ان لوگوں نے اس فتویٰ کے آخر میں لفظ ”جہالت“ کے بعد لفظ ”بدعت“ بڑھا دیا ہے، اس کے اوپر لکھا ہے!

”فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۰۱۔“

قصہ یہ ہے کہ یہی مذکورہ بالا مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل لکھوائے، انہیں واپسی کی جلدی تھی، اس وقت اتفاق سے کوئی نقل کرنے والا نہ تھا، یہ صاحب بظاہر مولوی صورت، مقدس سیرت تھے، لہذا ان پر شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، انہیں فتاویٰ مبارکہ کی وہ جلد جو کتاب الحظر کے ان مسائل پر مشتمل تھی دے دی گئی کہ جو فتاویٰ آپ کو لکھوائے ہیں، نقل کر دیں ان صاحب نے گنگوہی صاحب سے اپنی نیاز مندی کا ثبوت دیتے ہوئے فتویٰ مذکورہ میں اپنے ہاتھ سے بین السطور لفظ ”جہالت“ کے بعد لفظ ”بدعت“ ہے بڑھا دیا یہ تحریف بریلی شریف میں آج بھی فتاویٰ مبارکہ جلد ہشتم کتاب الحظر ص ۴۱۰ پر موجود ہے، کوئی بھی دیکھ کر بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ الفاظ ”بدعت“ دوسرے قلم

سے کسی اور کا اضافہ ہے، یہ لوگ اپنے حریف کے گھر جا کر اس کے گھر بیٹھ کر اس کی قلمی کتابوں میں اضافہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے اپنے خود ساختہ مذہب کے لئے اپنی کتابوں میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔

اب اس فتویٰ کے بارے میں نئی تحریف کے متعلق بھی سنئے!

فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب و بطرز جدید مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۱۵۵ پر مولوی شید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ اسی سوم کے مسئلہ پر لکھ کر آخر میں لکھ دیا ”فتویٰ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الخطر والا باحدہ ص ۲۶“ لیکن آگے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ درج نہیں کیا، تاکہ پڑھنے والا یہی سمجھے کہ جو فتویٰ اوپر لکھا گیا ہے آخر میں مولانا احمد رضا خاں کا نام اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ نے اس پر والے فتویٰ کی تائید کی ہے۔

یہ سراسر دھوکا ہے، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا تحریف کیا گیا فتویٰ جس میں لفظ ”و بدعت“ دھایا گیا ہے اسے فتاویٰ رشیدیہ کے اسی اڈیشن کے صفحہ ۱۶۳، ۱۶۵ پر علیحدہ شائع کیا گیا ہے، قارئین کرام! جانتے ہیں کہ دیوبندی مذہب کی ساری عمارت ہی جھوٹ اور دھوکہ فریب پر کھڑی ہے۔ الحق المبین کے زیر نظر اڈیشن میں فتاویٰ رشیدیہ کے دونوں اڈیشنوں کے صفحات کا عکس دے دیا گیا ہے، بہر حال کتاب پڑھیں سوچیں، تحقیق فرمائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

تخلیق انسانی کا مقصد معرفت الہی ہے اور معرفت الہی کا مبنی مشاہدہ تجلیات حسن لامتناہی، اس مقصدِ عظیم کے تصور نے انسان کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا، وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالم حیرت میں زبان حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں، میں کمزور ضعیف البیان اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان، وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمن، نہ اس کے حسن و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دیدار جمال کی تاب لا سکتا ہوں۔

انسان اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دستگیری فرمائی، اور روح دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن الامحود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس برزخ کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ علی آلہ التحیۃ والثناء پر جس نے ضعف انسانی کو قوت سے بدل دیا، حدوث کو قدم کا آئینہ بنا دیا، امکان کو بارگاہ وجوب میں حاضر کر دیا، مکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا، محدود کو غیر محدود سے ملا دیا، یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رخسار محمدی آئینہ جمال حق ہے، اور خدو خال مصطفیٰ مظہر حسن کبریاء، پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کانکار، دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے، اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر

کے ساتھ اسلام کا اجتماع مقصود ہو تو یہ بھی ممکن ہوگا، جب وہ محال تو یہ بھی محال۔

بنابریں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حسن محمدی کا انکار کمال خداوندی کا انکار ہے، اور بارگاہ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص۔

شان الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں، تو گستاخ نبوت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے؟ کوئی مکتبہ خیال ہو ہمیں کسی سے عناد نہیں، البتہ منکرین کمالات نبوت اور منقصین شان رسالت سے ہمیں طبعی تنفر ہے، اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں، اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالق کائنات سے کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں، ہمارا خطاب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذات پاک مصطفیٰ علیہ التحیۃ الشاء کو معرفت الہی اور قرب خداوندی کا وسیلہ عظمیٰ جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں، البتہ ابتداء میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں، جن کی روشنی میں ناظرین کرام پر ان تمام تاویلات کا فساد روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو توہین آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں، رہے دلائل؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیہ ناظرین ہوگا، جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وما ذالك على الله بعزیز

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں حوالہ جات و عبارات منقولہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے، اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لوں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برادران اہل سنت کے لئے اپنے مسلک پر ثابت قدم

رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔

(آمین) فقط

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۴۶ء میں مرتب کر لیا تھا، لیکن بعض موانع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی، حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گذرے، جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے، اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان علماء دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بناء پر دینی معاملات میں انہیں اپنا مقتداء و پیشوا بناتے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں، اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتداء اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

وہابی، دیوبندی

اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں، لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے، اور جس کے سربراہ و رہبر لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں، اور بعض عیوب و نقصانات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی

طرف بے دھڑک منسوب کیا، اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آرہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا
وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ - وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا
آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ
فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ - (پ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت نمبر
۵۸، ۵۹)

(ترجمہ) اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے، تو اگر
ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض
ہیں، اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے
ان کو دیا اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ
کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی، اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر
ہے، یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے، حضور نے
فرمایا، تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو،
اس کے اور بھی ہمراہی ہیں، کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں

کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے، جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرنے والے ذوالخویصرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے، ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخویصرہ کی طرح شان پر رسالت میں گستاخیاں کیں، اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا گروہ ہے، یہی گروہ اہل حق کو کافرو مشرک کہہ کر ان سے قتال و جدال کو جائز قرار دیتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں نے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفہ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال و قتال کیا، حتیٰ کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے، اسی بد بخت گروہ کے فتنوں کی خبر زبان رسالت نے سرزمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے ”هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان“ رواہ البخاری، مشکوٰۃ، مطبوعہ مجتبائی دہلی، صفحہ ۵۸۴، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور شور سے ظاہر ہوا، محمد بن عبدالوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم (یعنی ان کا قتل جائز) قرار دیا، اور توحید کی آڑ لے کر شان نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے

سخت مواخذہ کیا، اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بلیغ فرمائی، حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی، جس کا نام ”الصواعق اللہیہ فی الرد علی الوہابیہ“ ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کر کے اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی، علامہ ابن عابدین شامی حنفی، امام احمد صاوی مالکی مصری وغیرہما جلیل القدر علماء امت نے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا، اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے شامی، جلد ۳، باب البغاة، صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صاوی، جلد ۳، صفحہ ۲۵۵، مطبوعہ مصر۔

پھر اسی طرح کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویت الایمان کی صورت میں سر زمین ہند میں شائع ہوا اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتداء محمد بن عبد الوہاب کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا، اور اسی تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی، جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا، اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا، اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی، تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے، مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا عنایت احمد کاکوروی مصنف (عربی گرائمر کی مشہور کتاب) ”علم

الصیغہ، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویت الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا، حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویت الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امت مسلمہ کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی، لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا، علماء دیوبند نے نہ صرف تقویت الایمان اور اسکے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفاء کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱، صفحہ ۱۱۱، مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبدالوہاب کے خارجی اور باغی ہونے پر متفق تھے، اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی، علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی، اور اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا، تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماء اہل سنت برابر اس فتنے کے خلاف نبرد آزما رہے، ان علماء حق میں مذکورین

صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رامپوری، مؤلف (کتاب) ”انوار ساطعہ“، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدر آبادی، حضرت مولانا عبد القدیر صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا، ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محبوبان حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں، باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بنا پر جانہیں میں سے کسی کی تکفیر و تہلیل نہیں کی جاسکتی۔

تعب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے، گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے، ہم نے اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارات بلا کمی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں، امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سبب تالیف:

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اوّل سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں، اور بعض اتنی

مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے، اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل و اختصار سے پاک ہو۔

ضروری گذارش:

ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے، علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے، اس رسالہ میں علماء دیوبند کی وہ اصل عبارات بلفظہا مع حوالہ کتب و صفحہ و مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں، اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث و تحقیص نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولتِ ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں، اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارتِ ماتحت کے بالمقابل اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے، تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس

سے ملا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا، اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور بس، بنا بریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے، مگر کما حقہ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں، ایسی صورت میں تعظیم رسول کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی، ارشاد ہوتا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ (پ ۲۶، سورہ الحجرات، آیت ۲)

”اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے!

إِنَّ الَّذِينَ يَغْضَوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ فَلْتَتَّقُوا لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔ (سورہ الحجرات، آیت ۳)

”بے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں، رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے

لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“

اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا!

ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون
- ولوانهم صبروا حتى تخرج اليهم لكان خيرا لهم والله غفور
رحيم۔ (سورہ الحجرات آیت ۴، ۵)

”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک جو لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے حجروں سے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں، اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود حجروں سے نکل کر ان کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“
چوتھی جگہ ارشاد فرمایا!

يا ايها الذين امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللكافرين عذاب
اليم۔ (پ ۱، سورہ البقرہ، آیت ۱۰۴)

”اے ایمان والو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو اور دھیان لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے عذاب دردناک ہے۔“

ان آیات طہیات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرزِ مخاطب میں تعظیم و توقیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاج تشریح نہیں، نیز ان کی روشنی میں شانِ نبوت کی

ادنی گستاخی کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے، اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کفر ہے

شرح شفا قاضی لملا علی القاری جلد ۲، صفحہ ۳۹۳ پر ہے۔

”قال محمد بن سحنون: اجمع العلماء على ان شاتم النبي صلى

الله عليه وسلم المستنقص له كافر، ومن شك في كفره وعذابه

كفر الخ“ (اكفار الملحدین، مؤلفہ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی، صفحہ ۵۱)

(ترجمہ) ”محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تنقیص کرنے والا کافر

ہے اور جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں

اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ

کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو، لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ

رکھ کر تاویل نہیں ہو سکتی، دیکھئے اکفار الملحدین کے صفحہ ۷۲ پر علماء دیوبند کے مقتداء مولوی انور شاہ

صاحب کشمیری لکھتے ہیں!

”قال حبيب بن الربيع: لان ادعاءه التاويل في لفظ صراح لا

يقبل“

(ترجمہ) حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا

جاتا۔

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی ہو تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ کفر ہے، ملاحظہ فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی اکفار الملحدین کے صفحہ ۶۲ ہر لکھتے ہیں!

”التاويل الفاسد كالکفر“ ”تاویل فاسد کفر کی طرح ہے“

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے ”انما الا اعمال بالنیات“ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات تو ہیں پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت تو ہیں اور تنقیص کی نہیں، اس لئے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیت ثواب کے بغیر نہیں ملتا، یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے، اگر ایسا ہو تو کفر و الحاد اور توہین و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا، ہر دریدہ دہن بے باک جو چاہے گا کہتا پھرے گا، جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی، واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا، اکفار الملحدین صفحہ ۷۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں!

”المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر، ولا

نظر المقصود، والنیات، ولا نظر لقرائن حالہ“

(ترجمہ) کفر کے حکم کا دار و مدار ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں۔

نیز اسی اکفار الملحدین کے صفحہ ۸۶ پر ہے!

”وقد ذكر العلماء ان التهور في عرض الانبياء وان لم يقصد

السب كفر“

(ترجمہ) علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر

ہے، اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ

اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں

اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی، مثلاً ایک شخص

اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ آپ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل

حرام نہیں، بلکہ محترم کے ہیں، جیسے المسجد الحرام اور بیت اللہ الحرام، لہذا ولد الحرام سے مراد

ولد محترم ہے، اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق

میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور ان کلمات کو بر بنائے

عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

لہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات

پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت

میں توہین ہے یا نہیں؟۔

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائل کی

نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، اور کلمہ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے، بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ توہین ہے یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا یقیناً موجب توہین ہوگا، دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم ”راعنا“ کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے، لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے، یا ادنیٰ تصرف سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو راعنا کہنے سے منع کر دیا، اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا، معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساحت نبوت بہت بلند و بالا ہے، اور مولین کی من گھڑت تاویلات ان کو توہین کے جرم عظیم سے بچا نہیں سکتیں، جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے، بسا اوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہنا موجب توہین نہیں ہوتا، لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے، اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ

کے مطابق بھی کیوں نہ ہو، ملاحظہ فرمائیے، شرح فقہ اکبر، مطبوعہ مجتہدائی دہلی، بار سوم ۱۹۰۷ء، صفحہ ۶۴ میں ہے۔

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادۃ الہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں، لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے، لیکن ظلم فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہو گیا، اسی طرح بدلیل آیہ قرآنیہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے، لیکن اللہ خالق القاذورات وغیرہا (اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بُری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں کہ ذلیل اور رذیل اشیاء کی تفصیل ایہام کفر کی وجہ سے موجب توہین ہے۔ (ملخصاً)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ کی عبارت 'حفظ الایمان' کا توہین ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہوگا، تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے (کتاب) 'شرح مواقف' کی عبارت سے استدلال کیا ہے، اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر

۱۔ دیکھئے مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ نے (اپنی کتاب) "بوادر النوادر" میں بھی یہی لکھا ہے "اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنزیر (کتوں اور سوروں کا خالق کہنا) بے ادبی ہے۔" - بوادر النوادر (مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور) صفحہ ۲۰۹

بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے، تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توہین ہوگا، کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے، جس کا انکار بجز معاند متعسف کے کوئی شخص نہیں کر سکتا، بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوہڑے چمار کی تفصیل مذکور ہے، کہیں شیطان لعین کی، اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارات کا توہین آمیز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے، اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں، ان سب کا لغو و بے کار ہونا اظہر من الشمس ہے۔

تکفیر مسلمین

علماء اہل سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا، رافضیوں، نیچریوں، بابیوں، بہائیوں حتیٰ کہ ندویوں، کانگریسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا، گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے، جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔

اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سبحانک ہذا بہتان عظیم، کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے، میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی

مسلمان کو کافر نہیں کہا، خصوصاً اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت اقوال نقل کرنے کے باوجود لزوم والتزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھنے یا امام الطائفہ کی توبہ

۱۔ لزوم کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا، بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا، یہ لزوم کفر ہے، مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہا ہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار ہو کر بھی اس سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، مثال کے طور پر تقویت الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھ لیجئے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ کی شان کے آگے چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہا ہے، ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق (انبیاء علیہم السلام، ملائکہ مقربین، محبوبان بارگاہ ایزدی) کے معنی بلا تا مل سمجھ میں آتے ہیں، اور تمام بڑی مخلوق کا چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے، انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو، العیاذ باللہ جو کفر صریح ہے، لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اسے خبردار کر دیا جائے کہ تیرا کلام کفر کو مستلزم ہے، مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا، اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا، لیکن اس کے اتباع و اذنا ب بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں، ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔

مشہور ہونے کے باعث ازراہ احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کف لسان فرمایا، اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ کف لسان کا موجب ہو سکے، لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، ملاحظہ فرمائیے ”الکو کبۃ الشہابیہ“ مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی صفحہ ۶۲، حیرت ہے، ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ع
بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

دراصل اس پروپیگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں، انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا، تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے، اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے، لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے، خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، نیگی ہو یا کانگری، نیچری ہو یا ندوی، اس بارے میں اپنے پرانے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لیگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہو گئی، یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے، ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بنا پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے، چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں، ہم اور

ہمارے اکابر نے بار بار اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے، ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوبان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی، نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح مفہوم کو جان کر ان گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں، اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہل حق، اپنا مقتداء اور پیشوا مانتے ہیں اور بس، ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی، ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے، اگر ان کو ٹھوٹا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں، ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا، نہ لگئی نہ ندوی ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی

عبارات متنازعہ کو عبارات کفریہ سمجھتے ہیں

عرب و عجم کے علماء اہل سنت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی، اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے، اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے، لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکفیر نہیں کرتے، اور اگر مفتیان دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے، تو اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں، پھر جب انہیں یہ بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتداء کا قول ہے، تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا، اس کی بہت سی مثالیں پیش کی

جا چکی ہیں، سر و دست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں، اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مودودی کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب ”تصفیۃ العقائد“ سے نقل کر کے دیوبند بھیجی، اور اس پر فتویٰ طلب کیا، مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے، تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیا، ملاحظہ فرمائیے! اشتہار بعنوان (دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر)

”یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا“
دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے
مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند کی عبارت۔
”دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے، ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں، بالجملة علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔“

فتویٰ ۳۱/۷۸۶ الجواب: انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم، سید احمد سعید مفتی دارالعلوم دیوبند۔

جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید
نکاح نہ کرے، اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ مہر دار الافتاء
فی دیوبند البند

المشتر۔ محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں ضلع ملتان

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی محمد قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منکوا کر
اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور پیشوا
ماننے والا ہے، مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو
نیچا دکھانے کے لئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتوؤں کو غلط ثابت
کرنے کے لئے یہ چال چلی، اگرچہ مشہر دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم
صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتویٰ کفر صحیح تسلیم نہیں کرتا، لیکن ہمارے
ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہوگئی ہوگی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں
بھی علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں، لیکن چونکہ وہ اپنے مقتداء اور پیشوا ہیں، اس
لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں
کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے اپنے پیروں اور پیشواؤں کو
بڑھا دیا جائے، اہل انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آئیہ کریمہ "اتخذوا احبارہم
ورهبانہم اربابا من دون اللہ" کے صحیح مصداق ہیں، یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے
احبار اور ہبان (عالموں اور رویشوں) کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے، اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی

دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں، اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا کہیں تو پکے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ المشتکی۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے: تقویت الایمان صفحہ ۴، بلغۃ الخیر ان (مولفہ مولوی حسین علی دیوبندی) صفحہ ۴، ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے عہد صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل، حاضر و ناظر ہونے کا معتقد، امور خارقہ للعادة میں بزرگان دین کے تصرف کا ماننے والا، یا رسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجالانے والا، مجلس میلاد شریف میں قیام تعظیسی اور اولیاء کرام کو ایصال ثواب کرنے والا، غرض ہر وہ مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو، معاذ اللہ کافر و مشرک بدعتی گمراہ ملحد اور بے دین ہے، ناظرین کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتوؤں سے کون سا مسلمان بچ سکتا ہے، تعجب ہے خود تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور اہل سنت پر الزام لگائیں۔ قالی اللہ المشتکی

افضلیت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل بہ ہیئت مخصوصہ اس فرد کے ساتھ مختص نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں، جو کمال اصل میں نہ ہو فرع میں نہیں ہو

سکتا، لہذا فرع میں ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے، معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بخلاف عیب کے، یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے، ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تروتازہ رہتی ہے، اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی، اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہنیاں سرسبز اور شاداب ہوں، تو معلوم ہوا کہ جڑ تروتازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے، یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرع کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا، اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے، خود نام پاک ”محمد“ ہی اس کی دلیل ہے کیونکہ لفظ ”محمد“ کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا، اور ظاہر ہے کہ نقص و عیب مذمت کا موجب ہے نہ کہ تعریف کا، لہذا واضح ہو گیا، موجودات ممکنہ کے عیوب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے، بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجوداتِ عالم کا ہر کمال کمالِ محمدی کی دلیل ہے، مگر کسی فردِ عالم کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے، درحقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے منقطع ہو چکا ہے، گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف ”انوارِ ساطعہ“ نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے، اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں، بنی آدم کو دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اسی اصل پر مبنی تھا، لیکن مولوی (خلیل احمد) انیٹھوی صاحب جب انوارِ ساطعہ کے رد میں ”براینِ قاطعہ“ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلاغتِ طبع کے باعث انوارِ ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصفِ اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا، یعنی مولوی انیٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحبِ انوارِ ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے، اس کا مبنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محضہ ہے، انیٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزمِ خود ایک بنیادِ فاسد قائم کر دی، اور اس پر

مفاسد کی تعمیر کرتے چلے گئے، چنانچہ اسی بناء الفاسد علی الفاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں!

”اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے

افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت

کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ“ (براہین قاطعہ، مطبوعہ ساڈھورہ، صفحہ ۵۲)

ع۔ بریں عقل و دانش بہاؤ گریست

اٹیٹھوی جی! آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب انوار ساطعہ نے ملک الموت سے محض

افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے، صاحب انوار ساطعہ کیا کسی

سنی عالم دین نے بھی افضلیت محضہ کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا، ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

اصالت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

افضلیت کو حضور کی اعلیت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت محضہ سمجھنا انتہائی حماقت

ہے، کیونکہ حضور کی افضلیت حضور کے ساتھ خاص ہے، جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہو

گیا، جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت کو اعلیت مستلزم نہیں، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ

السلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں، لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السلام کے لئے

ثابت ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر

دوسروں کی افضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں، اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں اور یہ وصف

اصالت عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملا، بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اعلیت کو

مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلیت کا استلزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں، نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے باب ۴۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد، دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا، برابر ہے کہ انبیاء متقدمین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخر ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے حکم میں تعیم فرمائی، لہذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے، خواہ وہ علم منقول و معقول ہو یا مفہوم و مہوہوب، لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(شیخ محی الدین ابن عربی، الیوقیت والجواہر، مطبوعہ مصر، جلد ۲، صفحہ ۳۹)

بعض علوم کو برا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین جہالت اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے

دیوبندی حضرات اہل سنت کے مواخذہ سے تنگ آ کر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور

کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، غیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں، مکرو فریب، چوری، دغا بازی، ضلالت و گمراہی کے طریقوں اور ان کی تفصیلات کا برا اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے، جس سے حضور کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے، تو لامحالہ علم فی نفسہ حسن و کمال ہوگا، دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرماتے ہیں:

”دریں جا باید دانست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہر چونکہ باشد“

(تفسیر فتح العزیز، مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی، جلد اول، صفحہ ۴۴۵)

(ترجمہ) یہاں جاننا چاہئے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہ برا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آسکتی ہے، جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ توقع ضرر

۲۔ استعداد عالم کا قصور

۳۔ علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں کیونکہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو

سکتی، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے، علیٰ ہذا القیاس امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے، ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے، معلوم ہوا کہ جن اسباب خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا ناممکن نہیں، لہذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا، اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے یہ تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہا برے ہوتے ہیں، تو میں عرض کروں گا کہ جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے، اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور ممتنع لذاتہ ہے، لہذا ایسے علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار، پائے اسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہوگا، کیونکہ صفت ذمیمہ کا اثبات حقیقتاً عیب لگانا ہے، جب اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہوگا، جو چیز (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب ہو، اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے، دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سفہ وغیرہ امور فی نفسہا جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے، اسی لئے (کتاب) ”مسامرہ“ جز ثانی صفحہ ۶۰، مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں!

”ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں

کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو، اللہ تعالیٰ

اس سے پاک ہے، اور وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے“

ایسی صورت میں حضرات علماء دیوبند سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے، جنہیں نجاست و غلاظت، مکروفریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر ہر اور مذموم قرار دیا گیا ہے، اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب و نقائص سے مبرا نہیں مانتے؟۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات تو ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پا گئی۔ فی اللجب۔ درحقیقت یہ بھی عداوت رسول کا ایک پتہ ثبوت ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو بر بنائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو برا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے، تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقتاً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے، بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہ علم کو (جو عین کمال ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا، تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ العیاذ باللہ والیہ المشتکی۔

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی، سینکڑوں علماء ان سے پیدا ہوئے، انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں، ان میں بہت سے لوگ پیری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں، انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے

دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی، ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرزد ہو جانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں، بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر و لکنہ اخلد الی الارض کا مصداق بن گیا، اور ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں گر گیا، شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے، جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے راندہ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پاسکتا ہے۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ کہیں بھاری تھا، ان کی مڑومہ دینی خدمات تدریس و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے مقابلے میں ابناء زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں، لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر مذلت سے بچانہ سکے، رہی خدمت و حمایت دین، تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید نافرمانوں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے ”ان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر“ لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

: کفر و شرک و بدعت :

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا، مثلاً یا رسول اللہ کہنا شرک، اولیاء کرام کی نذر (لغوی) شرک، مزارات اولیاء پر جانا کفر، میلاد بدعت، عرس حرام، گیارہویں شرک، اذان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر اٹکوٹھے چومنا بدعت، الغرض کفر و شرک کی ایسی بھرمار کی کہ جس سے دوسرے تو کیا بچتے، خود بھی محفوظ نہ رہ سکے، اس مختصر میں تفصیل کی تو گنجائش نہیں، البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے، غیر خدا کو خدا ماننا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دین متین میں نہ پائی جائے، بدعت ہے، یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو، بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستحسنہ جنہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے، حقیقتاً امور مستحبہ ہیں، الحمد للہ آج تک کوئی منکران امور میں سے کسی امر کو نہ کسی نص قطعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لاسکا اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا، البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے، کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام کسی نے نہیں کئے، لہذا یہ سب امور بدعت ہیں، اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو ان شاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہدیہ ناظرین ہوگی، سردست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی ہیئت کذا ایہ کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں، تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا، دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا، اوراد و اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا، لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت

نہیں کہتے، معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا، شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید کا مقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی ہے، لہذا شرک لامحالہ اعتقاد امر ممتنع لذاتہ کا نام ہوگا۔

ظاہر کہ تصرفات انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علمیہ و عملیہ سب مقید بالعطاء و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاء الہی اور اذن خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہرگز ممتنع لذاتہ نہیں، اس لئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا، البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غناء ذاتی ایسے امور ہیں، جن کی عطا ممتنع لذاتہ ہے، اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطا کا اعتقاد رکھے گا وہ یقیناً مشرک ہوگا، جیسا کہ مشرکین عرب اپنے الہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے، اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں، الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر مغالین کے وہ تمام مکرو فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (وللہ الحجتہ البالغۃ)

انصاف کیجئے

جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے، ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزامات توہین عائد کئے ہیں، اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں

کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت و وضاحت توہین کے بین تفاوت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے

ہیں، جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہین خدا و رسول کا مجرم گردانا ہے، اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح پیش کرتے ہیں، جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھی ہے، اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا و رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

”حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا، کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے، یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو، لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا، کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا، اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا، کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے، اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز متصہب نبوة پر طعن کا موجب نہیں ہے۔“ ماخوذ از ترجمان القرآن، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ، جلد ۲۸

(رسالہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ مؤلفہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین، دروازہ شیرانوالہ، لاہور، صفحہ ۱۸)

اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر توہین خدا اور رسول کا حکم لگایا ہے۔

(۱) ”اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ لیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

(بلغۃ الحیران، مصنفہ مولوی حسین علی صاحب، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

(۲) ”پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں“

(تصفیۃ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۵)

(۳) ”بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔“

(تصفیۃ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۸)

مودودی صاحب اور علماء دیوبند دونوں کی اصل عبارات بلام وکاست آپ کے سامنے موجود ہیں، اگر آپ نے خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانتداری سے بنظر انصاف غور فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماء دیوبند کی عبارات مفہوم توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہل سنت پر ایک اعتراض اور

دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں، اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔
برادران اسلام! سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیے۔

جواباً عرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ کے صفحہ ۸۰ پر نقل کیا ہے، اور اس کا جواب بھی صفحہ ۸۱ پر دیا ہے، ہم بعینہ وہی جواب نقل کئے دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

”اگر دس سیر دودھ کسی کھلے موزہ والے دینگے میں ڈال دیا جائے، اور اس دینگے کے موزہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک ٹاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے، پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے، وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیوں گا، کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے، پلانے والا کہے کہ بھائی ۱۰ سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں، آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو، دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے، وہ مسلمان یہی کہے گا، یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا ہے، یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے، جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا، کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی

ہے، اس کے بعد مودودی صاحب ہزار تعریف کریں، مگر جب تک مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ یہ خنزیری کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔ (ص ۸۰، ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں، اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارات میں محبوبانِ حق تبارک و تعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں، مگر جب تک وہ توہین آمیز فقرہ سے توبہ نہیں کریں گے، اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہو گے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کے لئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمتِ شانِ نبوت کا اقرار کیا ہے۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں، مثلاً مولوی محمد قاسم نانوتوی نے (اپنی کتاب) ”تخذیر الناس“ میں خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر ”آخر النبیین“ کو عوام کا خیال بتایا ہے، اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کافر ہے، تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، تاوقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو ”خاتم النبیین“ کے معنی منقول متواتر ”آخر النبیین“ کا انکار کیا تھا، اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں، دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں، ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب

درہنگی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے، ملاحظہ فرمائیں، (کتاب)

اشد العذاب، مطبوعہ مطبع مجتہائی جدید دہلی، صفحہ ۱۵، سطر ۱۶، ۱۷

”جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں، جب تک ان مضامین

سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں، تو ان کا کچھ اعتبار نہیں“

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی

ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار

واشاعت کی کیا ضرورت ہے، جن سے آپ لوگ توہین سمجھتے ہیں، اس زمانے میں ان عبارات کی

اشاعت بلاوجہ شور و شر، فتنہ و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی نا انصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ

لڑائی مول لی جائے، اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہین عبارتوں کے اظہار کی وہی

ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کے لئے پیش آئی، کہ علماء دیوبند

نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان

میں وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا، مولوی

احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں:

”کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال

اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ

کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا

ہے۔“ (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب، از مولوی احمد علی صاحب، صفحہ ۸۴)

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ:

دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ ہریلوی مولوی علماء دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں، اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی، اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے، اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی نہیں پیش کی جاسکتی، لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”الشہاب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل ہریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں، ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہل سنت اور فضلاء دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں، ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ پھر تعجب ہے کہ مجدد ہریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے، اور کذب خالص

مشہور کر رہا ہے، لعنتہ اللہ تعالیٰ فی الدارین، آمین، یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس

(مجدد ہریلوی) پر دونوں جہانوں میں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۸۱)

۲۔ آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں، اور اس ہریلوی دجال سے دریافت

کریں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۸۶)

۳۔ مجدد الضالین صاحب فرماتے ہیں۔

۴۔ ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال ہریلوی نے یہاں پر

محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔ (ص ۹۵)

۵۔ اس کے بعد مجدد الضالین علیہ ما علیہ الخ (ص ۱۰۳)

۶۔ سلب اللہ ایمانک وسود وجہک فی الدارین وعافک بہا عاقب بہ ابا جہل و
عبداللہ بن اُبی یاریس المبتدعین، آمین، یعنی اے بدعتیوں کے سردار
(مجدد بریلوی) سلب کرے اللہ تعالیٰ تیرا ایمان اور دونوں جہانوں میں تیرا منہ
کالا کرے، اور تجھے وہی عذاب دے جو ابو جہل اور عبداللہ بن ابی کو دیا
تھا (ص ۱۰۴، ۱۰۵)

۷۔ مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایان شان قلم سے نہیں نکلنے
دیتی۔ (ص ۱۰۵)

۸۔ فسود اللہ وجہہ فی الدارین واسکنہ بحوۃ الدرك الاسفل من النار مع اعداء سید
الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین یا رب العالمین۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس
(مجدد بریلوی) کا دونوں جہان میں منہ کالا کرے اور اسے حضور کے دشمنوں کے
ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔ (ص ۱۱۹)

۹۔ یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں
ان کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے لئے موجب خروج ایمان و ازالہ
تصدیق و ایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ تبعین کے واسطے اس کی
موجب ہوں گی، کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے انک لا تدری ما احد
ثوا بعدک اور رسول مقبول علیہ السلام و جال بریلوی اور ان کے اتباع کو حقا حقا
فرما کر اپنے حوض مورد و شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے
اور امت مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل و نعیم سے محروم کئے جاویں گے، سو اللہ

وَجُوهٌ فِي الدَّارِ الْبَاطِنِ وَجَعَلَ قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً فَلَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ، يَعْنِي اللَّهُ
ان بریلویوں کا منہ دونوں جہان میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو
وہ ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔ (الشہاب الثاقب، ص
(۱۲۰)

ان تمام بددعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بدگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے، البتہ بمقہضائے حدیث اعلیٰ
حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والا انشاء
اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

بعض لوگ کہتے ہیں

کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جو علماء دیوبند کی عبارات پر علماء حرمین
طہیین سے کفر کے فتوے حاصل کر کے حسام الحرمین میں شائع کئے، اس کے جواب میں علماء
دیوبند نے حسام الحرمین کے خلاف اپنی تائید میں علماء حرمین طہیین کے فتوے ”المہند“ میں چھاپے
اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے
علماء دیوبند کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے تھے، جب علماء دیوبند کی
اصل عبارات اور ان کے اصل عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طہیین نے ان کی تصدیق و تائید
فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً بے بنیاد
ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے، یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب

کئے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی، اور اپنے اصل عقائد کو چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے اہل سنت کے عقیدے ظاہر کئے، جس پر علماء دین نے تصدیق فرمائیں، چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا، اس کے عقائد بھی عمدہ تھے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ!

”محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی“

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہو گا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا، لیکن جب علماء حرمین طہیین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے، وہ کیسا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں، ملاحظہ ہو ”المہند“ ص ۲۰، ۱۹۔

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے، اس کے چند

سطر بعد مرقوم ہے،

علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں
عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر مغلب
ہوئے، اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان
ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے
اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان
کی شوکت توڑ دی۔ انتہی۔

یہاں دیکھئے اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر
گئے، یہ تو ایک نمونہ تھا، تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ
ڈال دیا، اپنی عبارات کو بھی چھپا دیا اب ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ
بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی، جیسے سند المحدثین حضرت
مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب
گوڑوی رحمۃ اللہ علیہ، اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی
جاسکتی، اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن
کے زمانے میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ (جن میں التزام کفر متیقن ہو) موجود ہی نہ تھیں، جیسے
مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ، ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں، مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں، اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی، ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم بین الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا، یا تکفیر سے سکوت فرمایا، علاو ازیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بین الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے، ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور منقول نہ ہوئی ہو، کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے، لہذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ واللہ الحمد۔

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا، ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں، تو ہین آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے، حدیث شریف میں وارد ہے اذ کروا موتا کم بالخیر تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو، حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالخواتیم اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے، ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا، شاید ایمان پران کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین میں سے ہے، آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں، مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بر بنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے، بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہئے، مگر توہین کرنے والوں کو مومن اپنا

نہیں سمجھتا، نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں اس لئے مضمون حدیث لو ان سے دور کا تعلق بھی نہیں، ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے، مگر یاد رکھئے، دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اور اس کا مال بھی اس کی طرف مفوض ہے، احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں، اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ علانیہ التزام کفر کر لیا، تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے، تاوقتیکہ توبہ نہ کرے، اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا، اور ظاہر ہے کہ کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے، لہذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقیناً کافر ہے، اور اگر بفرض محال ہم یہ تسلیم کریں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہئے، اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو اور خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو، تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو کافر کہنے سے بھی ہمیں زبان روکنی پڑے گی، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین سب کے حق میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرما دیا ہو، تو ہم انہیں اس طرح کافر کہیں، لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں یہ احتمال کارآمد نہیں، تو گستاخانہوت کے حق میں کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اور بسا اوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے، لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور متامل ہو جاتے ہیں، اور اپنی استاد شاگردی، پیری مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے، ان کی

خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا ابناءكم و اخوانكم اولياء ان استحبوا الكفر على الايمان و من يتو لهم منكم فاولئك هم الظالمون۔ قل ان كان اباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و عشيرتكم و اموالكم اقترفتكموها تجارة تخشون كسادها و مساكنكم ترضونها احب اليكم من الله و رسوله في سبيله فتر بصوا حتى ياتي الله بامرہ و الله لا يهدي القوم الفاسقين۔ (سورہ التوبہ، آیت ۲۴، ۲۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ، اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے فرمادیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو، اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے، اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے

کاموں میں بسا اوقات خویش و اقارب کنبہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں، اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے، خدا اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہ گار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے، جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمتہ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی، استادی شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اموال تلف ہوں گے، یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکانات سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا، تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیے، جو اس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا، نہ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

حرف آخر

دیوبندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات بزعیم خود قابل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علماء اہل سنت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسا

کہ علماء اہل سنت نے علماء دیوبند کی عبارات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی، لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیٰ حضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا، نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا، دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب ”قصص الاکابر“ ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی، ص ۹۹، ۱۰۰ پر ہے۔

”ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا (حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔“

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے:

”ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں، اہل ہوا کافر نہیں“

اس سلسلہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک اور مزیدار ملفوظ ملاحظہ فرمائیے، ”الافاضات الیومیہ“ جلد پنجم، مطبوعہ اشرف المطابع، تھانہ بھون (ضلع مظفرنگر) ص ۲۲۰ پر ملفوظ نمبر ۲۲۵ میں مرقوم ہے:

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے، میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جنگ نہیں، وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کہو کہ آ، مادہ! نرا آگیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت (جنہیں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں، اور ان کا دوا من ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے، حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے، عبارت منقولہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا، وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم، حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تہذیب اور مخصوص ذہنیت کا نقشہ بھی سامنے آ گیا، جس کا آئینہ دار مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ ”ان (بریلویوں) سے کہو کہ آمادہ: نہ آ گیا۔“

دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف ملت و حکیم امت کے ذوقِ حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدور سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بناء پر مفتیانِ دیوبند کا اہل سنت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعاً غلط، باطل محض اور بلاذلیل ہے، صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے، ورنہ درحقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی، جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جاسکے، یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں، ان شاء اللہ العزیز آئندہ چل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و

باطل میں امتیاز کیجئے۔ سید احمد سعید کاظمی غفرلہ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتداء مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں پھر اں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد و بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے، دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغۃ الحیر ان ۱، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور باراول، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸ پر ارقام فرماتے ہیں۔

”اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک علم الہی کا منکر خارج از اسلام ہے، دیکھئے شرح فقہ اکبر، صفحہ ۲۰۱

”من اعتقد ان اللہ لا یعلم الا شئاً قبل وقوعها فهو کافر ان عد قائله من اهل البدعتہ“

۱۔ اس تفسیر کے صفحہ ۴ پر آخری سطر یہ ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

”یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خاں سے قلم بند کروائی ہیں اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے۔“

(بلغۃ الحیر ان، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور باراول، صفحہ ۴)

(ترجمہ) ”جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو“

آیہ کریمہ ول یعلم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین و غیر مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ (علم الہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا، یہاں ”علم“ سے ”تمیز“ مراد ہے، ”فلیعلمن اللہ“ بمنزلہ ”فلیميز اللہ“ کے ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے قول ”لیميز اللہ الخبیث من الطیب“ میں خبیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں (جنہیں مولوی حسین علی نے نفی علم الہی کی دلیل سمجھا) مومنین و منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے، دیکھئے بخاری شریف، جلد ثانی، صفحہ ۷۰۳ پر مرقوم ہے فلیعلمن اللہ علم اللہ ذلک انما ہی بمنزلہ فلیميز اللہ کقولہ لیمیز اللہ الخبیث۔ انتہی

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدائے علیم و خیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا

ہے۔ ۱

۱۔ اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا بلکہ معتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے، انتہائی مضحکہ خیز ہے، اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن و حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو، اگر دوسرے کا قرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں، دیکھئے ضمیمہ براہین قاطعہ، مطبوعہ ساڈھورہ، صفحہ ۲۷۴۔

”الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے“
اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ، جلد اول، صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔“ اھ۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب سنی تحت قدرت باری تعالیٰ ہونے سے بتوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات خود صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے، اگر پہلی شق مراد ہے تو آج تک کسی سنی نے اختلاف نہیں کیا، پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے ایسا بطل محض اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان الوہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے، اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذ باللہ منہا۔

۱۔ براہین قاطعہ، صفحہ ۲ ”امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے۔“

۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں، چنانچہ مولوی حسین علی صاحب تلمیذ رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب ”بلغتہ الحیران“ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، طبع اول میں صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں:

”یہ خیال کرنا چاہئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا، کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی، جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن، ملحد و بے دین خارج از اسلام ہے۔

۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کی وسعت علم دلیل شرعی سے ثابت ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے، دیکھئے ”براہین قاطعہ“ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انیسٹھوی و مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مطبوعہ ساڈھورہ،

”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔

”اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہ رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی، جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان باندھتا ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے، قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو، بلکہ قرآن وحدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شان اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے، نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں، اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر ہے:

”خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں: واللہ لا ادری ما یفعل بی و لا بکم:

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و کفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے مخفی نہیں۔

واللہ لا ادری والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے، کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً، اور وللاخرة خیر لک من الاولیٰ وارد نہیں ہوا، اور کیا مومنین کے حق میں لید حل المومنین والمومنات جنت

تحریر من تحتها الانهار خلدین فیہا، (الآیہ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے، حدیث لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض انکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا، وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل و حکایت کے تحریر فرمایا ہے، اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے، پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب ”مدارج النبوت“ (فارسی، جلد ۱ صفحہ ۷) میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ”جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایتی بد اں صحیح نشدہ“ ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو زید و عمر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا، ملاحظہ فرمائیے ”حفظ الایمان“ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، صفحہ ۸

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شان نبوت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے، دیکھئے علماء دیوبند کی مسلمہ و مصدقہ کتاب ”صراط مستقیم“ صفحہ ۸۶، مطبوعہ مجتہبائی دہلی۔

”از و سوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤں خود است۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اہل سنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔

۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ ”رحمۃ للعالمین“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں، فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۹ پر تحریر ہے۔

”سوال۔ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رحمۃ للعالمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جمیل ہے، اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے۔

۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ ملاحظہ فرمائیے، تحذیر الناس، صفحہ ۳، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

”بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد

اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا
 کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں
 ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا
 ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے، اس کے
 معنی منقول متواتر ”آخر النبیین“ ہی ہیں، جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے، وہ قرآن کریم
 کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

۱۰، دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی
 کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی تحذیر الناس کے صفحہ
 ۲۸ پر مرقوم ہے۔

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی
 میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے
 اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی

پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بفرض محال دوسرا الہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا، جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا، نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

۱۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا، اس سے پہلے حضور اردو نہ جانتے تھے، دیکھئے براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد صاحب اینیٹھوی صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

”مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا“۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول امر سے ہر زبان کے عالم ہیں، جو شخص حضور کے لئے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے

حضور کا معاملہ ہوا، یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زبان کے عالم نہ تھے، وہ شخص کمالات رسالت کو مجروح کر رہا ہے۔

۱۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں، دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد بلغۃ الحیر ان صفحہ ۸ پر دیکھئے۔

”و رأیت انه یسقط فامسکتہ و اعصمتہ من السقوط“

ترجمہ۔ (اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں، تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی، جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا، ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچالیا وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

۱۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی پڑھنے کو اپنے قبیح سنت ہونے کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی، دیکھئے رونداد مناظرہ (شہر) گیا (ضلع صوبہ بہار، بھارت) ماہنامہ الفرقان، جلد ۳، شمارہ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۸۵ پر دیوبندی حضرات کے مایہ ناز مناظر مولوی منظور احمد سنہلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں، انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے، اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی، کلمہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہیے، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے

اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثرنا طاقتی بدستور تھا، لیکن جب حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی، حالانکہ اب خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔“

اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے، اس کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی ”رونداد مناظرہ گیا“ سے نقل کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے ”رونداد مناظرہ گیا“ صفحہ ۸۷ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفریہ ہیں، خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے مغضوب الہی ہونے کی دلیل ہے، جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی

نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھا نوی کے متبع سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرائے گئے تھے، مزید غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حالت مذکورہ اغوا اور اضلال شیطان سے ہے، جس سے توبہ کرنا فرض ہے، اگر خدا نخواستہ قاتل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو ناری اور جہنمی قرار پائے۔

۱۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں پھر اں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا، بلغتہ الحیر ان، صفحہ ۲۶ پر ہے۔

”اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام

نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۶۰ پر حدیث وارد ہے:

”لما انقضت عدة زينب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزید
فاذکرها علی الحدیث“

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ افتراء کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

۱۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے، تقویت الایمان کے صفحہ نمبر ۳۳ پر ہے۔

”سب انسان آپس میں بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین فرمایا، لہذا حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و

تکریم ان کی نبوت و رسالت اور ابود روحانیہ کے موافق کی جائے گی، بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہونا ہے۔

۱۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویت الایمان کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے، ملاحظہ فرمائیے تقویت الایمان صفحہ ۳۴ پر مرقوم ہے ”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود موت عادی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صحیح و سالم رہتے ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے۔ ”ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبی حی یرزق“ (مشکوٰۃ، جلد اول صفحہ ۱۲۱)، لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے (العیاذ باللہ)

۱۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا، ملاحظہ فرمائیے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب آب حیات، مطبع قدیمی واقع دہلی صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں:

”چنانچہ آنحضرت صلعم کا کلام اس ہیچمدان کی تصدیق کرتا ہے، فرماتے ہیں تنام عینای ولا ینام قلبی او کما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہیے، اس لئے جیسے اللہ رسول صلعم بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفکاک نہ ہوگی، اور موت ونوم میں استنار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے، اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلعم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تمام عینای ولا ینام قلبی۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کمال ہے جو حضور کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو، اہل سنت تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے قائل ہیں مگر

بالذات حیات سے موصوف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے، اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں، چہ جائیکہ قولِ دجال کو دلیل شرعی سمجھ کر اس کے لئے بھی یہ وصفِ نبوت ثابت کر دیا جائے۔

اہل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے دجال کو اگر منشاء ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ممات بالذات ہوگا، نہ متصف بحیات بالذات۔ الحاصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللہ تنقیصِ شانِ نبوت ہے۔

۱۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

مقتداء علماء دیوبند مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی عبارات میں مقررین بارگاہِ ایزدیت کی شان میں دریدہ دہنی اور بیباکی سے اشد ترین توہین و تنقیص کے چند نمونے۔

۱۔ تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے صفحہ ۹ پر لکھا:

”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔“

۲۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۰ پر تحریر کیا:

”ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا، تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔“

۳۔ تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے:

”اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔“

۴۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں:

”اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔“

۵۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۲۲ پر ہے:

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔“

۶۔ تقویت الایمان صفحہ ۲۲ پر ہے: (نسخہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۵۸)

”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“

اہل سنت کا مذہب

۱۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں، کفرِ خالص ہے، دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یومِ آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے، اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ ہر سنی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ

تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو، کتاب و سنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں، جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے، دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولسو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك، الآیہ، کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آجاتے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاسئلوا اهل الذکر ان ڪنتم لا تعلمون، الآیہ، اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کرلو، دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ فرمایا ہے یا نہیں؟

اس عبارت میں جو تمام ماسویٰ اللہ کو چوہڑے چھارے تعبیر کیا گیا ہے، اہل سنت کے نزدیک یہ مقربین بارگاہِ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

۳۔ اہل سنت کے نزدیک انبیاء کرام یا ملائکہ مقربین پر خوف و خشیت الہی کا طاری ہونا تو حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں بے باکی اور گستاخی ہے، العیاذ باللہ۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں، ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے، اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ممتنع لذاتہ ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا، بلکہ اسی امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۵۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد مخلوق کے لئے ثابت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے، اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مجبوظ الحواس بھی تاثر نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شانِ اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے، جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین بارگاہ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذوات قدسیہ مظہر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی بی بسمع و بی بصر ان کا دیکھنا، سننا، چلنا پھرنا ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے، وہ میدان تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں حضور سید المقربین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“، عظمتِ شانِ رسالت کے منافی ہے، بلکہ مقامِ نبوت کی توہین و تنقیص ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الہیہ کا مظہر اتم ہیں اور ان کی مشیت معیتِ ایزدی کا ظہور ہے، تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیتِ خداوندی کی ناکامی ہو گی، یہی توہینِ نبوت اور کفر، خالص ہے اور کمالاتِ انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کمالاتِ نبوت قطعاً صفاتِ الہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

۱۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے، تقویت الایمان صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے:

”یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو، سو اس میں بھی اختصار ہی کرو“۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کےائق کی جائے گی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی ہونا تو درکنار ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہوگی، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

۲۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۱۵، ۱۶ پر لکھ دیا۔

”اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے“۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء کرام رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ”ناکارہ“ بولنا ان کی شان میں بیہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

۲۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے، تقویت الایمان کے صفحہ ۸ پر ہے۔

”اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے۔

ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے الفاظ سے بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے کیونکہ چھوٹی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں، ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اولیاء عظام ہی ہیں، اب انہیں بارگاہ خداوندی میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے محتاج تشریح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو عِبَادُ مُكْرَمُونَ اور کسان عند اللہ و جیہا فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے، نیز اپنے پاک بندوں کو منعم علیہم قرار دے کر اور ان اکرمکم عند اللہ اتقا کم فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے بالمقابل دیوبندی علماء خصوصاً صاحب تقویت الایمان نے انہیں چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے، اہل سنت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

۲۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، اسی تقویت الایمان کے صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے۔
 ”سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہ نبوت میں۔

۲۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے، مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں پھراں اپنی تفسیر بلغۃ الحیر ان کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:

”اور طاغوت کا معنی کلمہ عبد من دون اللہ فهو الطاغوت اس معنی بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

۲۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصفیۃ العقائد، مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔

۲۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔“ (تصفیۃ

العقائد صفحہ ۲۸)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عزت و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

۲۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں، عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس میں صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں، جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

۲۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں، دیکھئے تقویت الایمان صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔

”ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں

اور نادان‘۔

اہل سنت کا مذہب

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت دریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

۲۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کن معنوں میں مانتے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا توہین رسالت ہے۔

۲۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جھوٹے ہیں، مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلغتہ الحیر ان صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔

”ادخلوا الباب سجداً“ باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے، جو کہ نزدیک

تھے، اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

۲۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب اور اس کے مقتدی وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے، فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔

”سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی خفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔“

الجواب۔ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے، اور مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے، ان میں فساد آ گیا، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ رشید احمد کنگوھی۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب باغی، خارجی بے دین و گمراہ تھا، اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی جیسے دشمنان دین ضال و مضل ہیں۔

۳۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، اس کے سب مسائل صحیح ہیں، اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے، ملاحظہ فرمائیے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔

”سوال۔ تقویت الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں.....“

الجواب۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں..... تمام تقویت الایمان پر عمل کرے۔“

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۲۰ پر ہے۔

”اور کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لا جواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں، اس کا رکھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویت الایمان کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں، درحقیقت یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب ’التوحید‘ کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کو کافر و مشرک کہا گیا ہے، اور دل کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

۳۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء یا شیخ عبدالقادر کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے ہیں، پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے، اس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے فتویٰ مندرجہ بلغتہ الحیر ان صفحہ ۴۔

”یا شیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام می گویند شرک و کفر است، فتویٰ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء۔“

ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے، پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے، کوکب یمانی علی اولاد الزوانی، کوکب یمانی علی الجعلان والخراطین، توضیح المراد لمن تحب فی الاستمداد، کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کالے کافر ہیں، ان کا نکاح کوئی نہیں، سب زانی ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظِ نداء کہنا جائز ہیں، جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے، وہ اکابر اولیاء امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون جہنمی اور زانی ہے۔

۳۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی نذر و نیاز کرنے والے (گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اولیاء، علماء، مجتہدین، صالحین) سب کافر و مرتد اور ابو جہل کی طرح مشرک ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۴ پر مرقوم ہے۔

”کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے، اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گویا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے، مقررین بارگاہ خداوندی کے لئے مقید بالا ذن تصرف طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال باعث نکال ہے۔

۳۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و مسائل مندرجہ ذیل عبارات و حوالہ جات

منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بہر حال ناجائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔

۴۔ متبع سنت اور دیندار کو وہابی کہتے ہیں۔

۵۔ تیجہ وغیرہ ناجائز ہے، قرآن شریف و کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا

اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔

۶۔ چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔

۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے

سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

”فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۴۱ پر ہے۔

۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقط

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔

۳۔ تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے، خواہ اور لغویات ہوں یا نہ

ہوں۔

۴۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

۵۔ نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج

ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا

تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کامتونی کو بخشے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ بینو ابالکتاب تو جروانی یوم الحساب مزین بمہر فرمائیں۔

الجواب: صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے، شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۲ پر ہے:

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کو دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے، ایسے ہی گیا رہو جس بھی بدعت ہے، بلا پابندی رسم قیود و ایصال ثواب مستحسن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی

۷۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵۰ پر ہے

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا

نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ باعلام خداوندی رسولوں کے لئے علم غیب حاصل ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے۔

۲۔ اہل سنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور معصیت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب کے تبعین کو وہابی کہتے ہیں، جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمانی ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں، باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مباح الدم کہتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواح مومنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے، بشرطیکہ یہ امور خلوص اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۶، ۷۔ چالیسواں، گیارھویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر و ثواب ہے، اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں، ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور

بدعت و ضلالت ہے۔

۳۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ

سوم صفحہ ۴۷ پر ہے۔

”سوال۔ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ مکروہ تحریمہ ہے (فی در المختار باب الامامۃ) واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید

احمد گنگوہی عفی عنہ

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۵۰، ۵۱ پر ہے۔

سوال۔ جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ ہے، پڑھے یا دوسری

جگہ پڑھ لے۔

الجواب۔ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس و میلاد کرنے والوں اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر

فاتحہ پڑھنے والوں اور گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ

تحریمہ جاننا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے، اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ

کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے، ان کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

۳۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست نہیں، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں۔
 ”مسئلہ۔ انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایت صحیحہ درست ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔ رقمیہ نیاز محمد، امتیاز علی طالب علم مدرسہ قصبہ سہنپور، جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقط

الجواب۔ انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے، تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم، اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے، نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل کرنا۔ فقط والسلام۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔
 سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعر عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۹۴

مسئلہ۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے، فقط رشید احمد، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۵“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحبات سے ہے اور اعراس بزرگان دین بھی اہل سنت کے نزدیک منجملہ مستحبات ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ بزرگان دین کے عرس میں کوئی لغویت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے، وہ بزرگان دین کا سخت معاند اور ان کے فیوض و برکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔ اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہل سنت کے نزدیک بارگاہ رسالت سے بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

۳۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک بروایات صحیحہ محرم میں حضرات حسنین علیہما السلام کی شہادت کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۳۔

”سوال۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نا درست اور تشبہ و انصاف کی وجہ سے حرام ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حسنین علیہما السلام کا ذکر شہادت باعثِ رحمت و برکت ہے، اسی طرح شہداء کرام کو ایصالِ ثواب کے لئے شربتِ دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے تہہ بالروافض کی آڑ لے کر ان امور مستحسنہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصولِ خیر و برکت سے محروم رکھنا ہے۔

۳۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیاؤ (سبیل) لگائی جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

”سوال۔ ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے، مسلمانوں

کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، رشید احمد

گنگوہی عفی عنہ۔“

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں وغیرہ

مسلمانوں کے لئے کھانا حلال طیب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۳ پر مرقوم ہے۔

”مسئلہ۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا

اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد یا حاکم و نوکر

مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درست ہے، فقط۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی بین دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شربت کو تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالمقابل تشبہ بالہنود سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے، نیز اہل سنت اس بات کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کو ایصال ثواب کے لئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاد کا پانی حلال طیب جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تشبہ بالروافض تو ملحوظ رہے اور تشبہ بالکفار و المشرکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے، اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے؟ العیاذ باللہ والیہ المشتکی:

۳۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے پیشوایان کرام کے مذہب میں زاع معروفہ (مشہور کو اجموعاً طور پر

پایا جاتا ہے) کھانا ثواب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۳۰ کو دیکھئے اس پر لکھا ہے:

”مسئلہ۔ جس جگہ زاع معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی

جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب۔ ثواب ہوگا، فقط رشید احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے ہے اور خبیث و ناپاک غذا خبیثوں اور ناپاکوں کے لئے ہے، زراغ معروفہ (مشہور کوّا) حرام اور خبیث ہے جس کا کھانا مومنین طہیین کے لئے جائز نہیں، کوّا کھانے والے حرام خور اور عذاب آخرت کے سزاوار ہیں۔

۳۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد گنگوہی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ”ثانی“ ہیں، ملاحظہ فرمائیے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، مطبوعہ ساڈھورہ صفحہ ۶۔

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُعل و ہیکل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لا ثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیر نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے، اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

بانی اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لہذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔
ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں، اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن

صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر آج کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہوگا کہ اُف ہمارے مقتداؤں کی توہین ہوگئی، لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں توہین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا، بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات فاسدہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں۔ فاعتر وایا اولی الابصار۔

۴۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب ”یوسف ثانی“ ہے، دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب صفحہ ۱۱۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصفِ عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے، ”عبید سود“ کے معنی ہیں کالے رنگ کے حقیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے لفظوں میں ”کالے غلمے“ بھی کہا جاسکتا ہے، اگر کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر بھی کیا ہے تو اس کے حسن کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار

دے کر کہا ہے، لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو ”عبید ہود“ کا لے غلمے کہہ کر اور ان کے محقر و مصغر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ قام ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے، جس میں جمال یوسفی کی صریح توہین ہے۔ العیاذ باللہ۔

۴۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے، دیکھئے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، صفحہ ۳۳۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے، اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہوا مجازی، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے، اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۴۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیئے، مولوی محمود

الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ ۱۲ پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیائے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لئے امن و عافیت کا گہوارہ ہے، مرد مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچتا ہے، خصوصاً عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے، ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں، کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہ کا متلاشی ہونا یقیناً کعبہ مطہرہ کی عظمتِ شان کو گھٹانا ہے۔

ناظرین کرام: تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں، اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں، میں اپنے معبود حقیقی رب کائنات مجیب الدعوات جل مجدہ سے بصد تضرع و زاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ و ہو۔
یہدی الی صراط مستقیم و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین، والصلوة و السلام علی سید المرسلین و علی الہ و صحبہ و اولیاء ملتہ و علماء امتہ
اجمعین۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۲۰ مئی ۱۹۵۶ء

مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے
جماعت اسلامی سے اختلافات عقیدہ و مسلک

کی

حقیقت

از قلم

علامہ عامر عثمانی فاضل دیوبند

برادرزادہ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی علیہ السلام

فلاحی فائزہ نامہ مخفی دیوبند

فرنیڈز پبلی کیشنز حسین آباد لاہور

حقیقت، ص ۱۱

جماعت اسلامی کے کسی فرد کی ہو یہی نہیں کہتی کیونکہ اس کا انداز بیان اور اسلوب
بدلتا ہے اب سے کافی پہلے زمانے کے طرز نگارش کا حامل ہے، لیکن جس طرح غصہ، نفرت
جوش، انتقام اور حرص و ہوس میں سے کوئی سا بھی جذبہ جیب اپنی شدت و وسعت کے
ساتھ کسی انسان پر طاری ہوتا ہے تو عقل و ہوش اور احساس و رجحان اور بصیرت و
بصارت سب مغلوب و موقوف ہو جاتے ہیں، اور اس سے وہ حرکات سرزد ہو جاتی
ہیں جن کا ارتکاب وہ غلام حالت میں ہرگز نہ کرتا۔ اسی طرح مفتیان کرام کے دماغ پر
پرچھائی ہوئی بعض وعائد کی کھرنے ان کی ساری علیت اور بصیرت و دانائی کو مغلوب
کر کے یہ دیکھنے والا کہہ نہ ہو یہ جماعت اسلامی کے کسی فرد کی خاصہ فرسائی ہے، جب یہ
دوسرے پیدا ہو گیا تو کارگہ عناد میں فتویٰ کفر کے ڈھلے میں کیا دیر لگتی تھی۔

تفصیل اس اجمال کی سہ روزہ "دعوت" دہلی کی ۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء کی
اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے کسی نے حضرت مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی چند سطریں ان
کی کتاب "تصفیت العقائد" سے نقل کر کے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو
بھیجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟
خدا جانے کونسی منحوس گھر میں تھی ان عقیل و فہیم مفتیوں کے دماغ میں جس کے ہر لفظ
فتوے ملک کے کونے کونے کو علم دین کی روشنی پہنچاتے رہے ہیں، اور جن کے علم و فضل
کی قسمیں تک کھائی گئی ہیں یہ بات آگئی کہ ہونہ ہو یہ عبارت مودودی کی یا اس کے کسی
چیلے کی ہے، بس پھر کیا تھا، آؤ دیکھانہ تاؤ مندرجہ ذیل فتوے صادر فرمایا۔

فتویٰ نمبر ۱۱۱۱ جواب

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، ان کو ترک معاصی

حقیقت، ص ۱۲

سمجھنا (ابعداً باللہ) اہلسنت والجماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی ذہ
تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا بڑھنا
جائز بھی نہیں۔

فقط دلائل اعلم سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند
جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والا کافر ہے، جب تک وہ تجدید بیان
اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطعاً تعلق کریں۔

نمبر دارالافتاء فی دیوبند - الہند : مسعود احمد عفا اللہ عنہ

ناگیا ہے کہ فخر الاماثل محترم و معظم جناب مولانا محمد طیب صاحب ہتم دارالعلوم
دیوبند نے اس فتوے سے متعلق کوئی بہت طویل توضیحی مضمون لکھ کر اشاعت کے لئے
اجازت کو بھیجا ہے یہ ابھی تک ہماری نظروں سے نہیں گزرا۔ بے شک مذکورہ فتوے سے
حضرت علامہ مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے دارین صافی پر جو سیاسی حذر و بوجہ افسوسناک
طور پر ڈالی گئی ہے اس کو دھونانا نہ صرف حضرت موصوف کا فرض ہے، بلکہ ہر اس شخص
کا فرض ہے جو حضرت مولانا قاسم کی فضیلت و عظمت سے باخبر ہو، اور جو بدنامی اس
فتوے سے دارالعلوم جیسے معزز ادارے کی ہوئی ہے اس کی مناسب تلافی کرنے کے لئے
حضرت ہتم صاحب سے زیادہ موزوں اور بہتر کون ہو سکتا ہے؟

تاہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت ہتم صاحب قبلہ صرف یہی تو کر سکتے ہیں کہ
فتویٰ مذکور کی غلطی اور حضرت مولانا قاسم کی عبارت کی صحت و صداقت کو پیش از پیش
دلائل سے واضح فرما دیں۔ لیکن یہ چیز فی الحقیقت مناسب تلافی نہیں کرے گی کیونکہ
حضرت مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حکم بدھن کا فرد گمراہ ہونا تو کجا معمولی غلطیوں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ
 سُلْسَلَةُ الطَّبَعَاتِ رَقْم ٢٧

إِكْفَامُ الْمَلِكِ

فِي صِفَرِ رِايَةِ الدِّينِ

لِأَمِيرِ الْعَصْرِ الْمُحَمَّدِ الْكَبِيرِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْكَشِيرِيِّ
 (المتوفى ٥٢٠ هـ)

قَامَ بِنَشْرِهَا

الْجَلِيسُ الْعَلِيُّ فِي كَرَانْشِي بَكْسِيَا

على كل أحد . "كتاب الفصل" لابن حزم (١) .

هذا مع سماعهم قول الله تعالى : (ولكن رسول الله وخاتم النبيين . وقول رسول الله ﷺ : «لأنبي بعدي» . فكيف يستجيز مسلم أن يثبت بعده عليه السلام نبياً في الأرض ؟ حاشا ما استثناه رسول الله ﷺ في الآثار المسندة الثابتة في نزول عيسى بن مريم عليه السلام في آخر الزمان . (٢) . وصح الإجماع على أن كل من جحد شيئاً صح عندنا بالإجماع أن رسول الله ﷺ أتى به فقد كفر ، وصح بالنص أن كل من استهزأ بالله تعالى أو بملك من الملائكة ، أو بنبي من الأنبياء عليهم السلام ، أو بآية من القرآن ، أو بفريضة من فرائض الدين ، فهي كلها آيات الله تعالى بعد بلوغ الحجة إليه ، فهو كافر . ومن قال نبي بعد النبي عليه الصلاة والسلام ، أو جحد شيئاً صح عنده بأن النبي ﷺ قاله فهو كافر (٣) . كتاب "الفصل" لابن حزم (٤) .

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي ﷺ يقتل الخ . وحكى الطبري مثله — أي مثل القول بأنه ردة — عن أبي حنيفة وأصحابه فيمن تنقصه ﷺ أوبرئ منه أو كذبه الخ . قال محمد بن سحنون : أجمع العلماء على أن شاتم النبي ﷺ المستنقص له كافر ، ومن شك في كفره وعذابه

(١) ص — ٢٤٩ ج — ٣

(٢) كتاب الفصل ص ١٨٠ ج — ٤

(٣) وفيه حديث عند أبي داود من باب الرسل من الجهاد، وهو عند الحاكم

أيضاً و"الكنز" ص — ١٧١ ج — ٧ .

(٤) ص ٢٥٥ و ٢٥٦

نص عليه أبو يوسف في "الأمالي" فقال: أكره أن يكون الإمام صاحب هوى وبدعة، لأن الناس لا يرغبون في الصلاة خلفه هل تجوز الصلاة خلفه؟ قال بعض مشائخنا: إن الصلاة خلف المبتدع لا تجوز، وذكر في "المنتقى" رواية عن أبي حنيفة: أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع. والصحيح أنه إن كان هوى يكفره لا تجوز، وإن كان لا يكفره تجوز مع الكراهة اهـ. وهذا "المنتقى" هو الذي نسب إليه في "المسيرة" مسألة عدم إكفار أهل القبلة، ففسر بعض كلامه بعضه، وفصل كذلك في الشهادة، ونص في "الخلاصة" أنه صرح به في "الأصل"، وكذا نقله عنها صاحب "البحر". ويراجع ما ذكره في "الفتح" من حيلة تحليل المطلقة ثلاثاً.

والتأويل في ضروريات الدين لا يدفع الكفر. "علامه عبد الحكيم سيالكوتي" على "الحيالي"، وهو كذلك في "الحيالي":

و چون این فرقه مبتدعه اهل قبله اند در تکفیر آنها جرأت نباید نمود تا زمانی که انکار ضروریات دینیّه ننمایند، و در متواترات احکام شرعیّه نکنند، و قبول ما علم محییته من الدین بالضرورة نکنند. "مکتوبات امام ربانی" (١).

وجعل في "الفتوحات" (٢) التأويل الناسد كالكفر، فراجعها من

الباب التاسع والثمانين ومائتين.

والقول الموجب للكفر إنكر مجمع عليه، فيه نص، ولا فرق بين أن يصدر عن اعتقاد أو عناد. "كليات أبي البقاء" من لفظ "الكفر". قال الكمال: والصحيح أن لازم المذهب ليس بمذهب، وإنه لا كفر بمجرد اللزوم لأن اللزوم غير الالتزام. وقد وقع في "المواقف" ما يقتضي

(١) ص ٣٨ - ج ٣ - ص ٩٠ - ج ٨.

(٢) ص ٨٥٧ - ج ٢.

تأويله ليوافقها ، فأما إذا اطردت كلها على وتيرة واحدة صارت بمنزلة النص وأقوى ، وتأويلها ممتنع ، فتأمل هذا . "بدائع الفوائد" (١) .

وهذا يجري في نحو لفظ "التوفى" في عيسى عليه السلام أنه الإستيفاء لا الإمامة ، فإن كل ما ورد في حاله في القرآن والحديث اطرد في حياته .

قال حبيب بن الربيع : لأن ادعاءه التأويل في لفظ صراح لا يقبل — "شرح شفاء" (٢) — في من قال : فعل الله برسول الله كذا وكذا . وقال : أردت به العقرب — والعياذ بالله — وأقره الحافظ ابن تيمية بعينه في "الصارم المسلول" (٣) .

فعلم أن التأويل كما لا يقبل في ضروريات الدين كذلك لا يقبل في ما يظهر أنه احتيال في كلام الناس ، وتمحل غير واقعي ، وقد كان الأئمة رحمهم الله يعتبرون إرادة التأويل وقصده ، فجاء المتسللون فاعتبروا إيجاده ، ففي "جامع الفصولين" : وعن مالك رحمه الله أنه سئل عن من أراد أن يضرب أحداً : ف قيل له : ألا تخاف الله تعالى ؟ فقال : لا ، قال : لا يكفر ، إذ يمكنه أن يقول : التقوى فيما أفعل له ، ولو قيل له ذلك في معصيته ، فقال : لا أخافه يكفر : إذ لا يمكنه ذلك التأويل اهـ . ونحوه في "الحانية" في قصة شداد بن حكيم مع زوجته ، وذكرها في "طبقات الحنفية" من شداد عن محمد رحمه الله أيضاً ، وهو أولى بالاعتبار مما ذكره من اعتبار مجرد الامكن ، فإنه لا حجر

(١) وأيضاً في ص - ٥ ج - ١ من "البدائع والفوائد" في الفرق بين

الرواية والشهادة . منه .

(٢) ص - ٥٢٩

(٣) ص - ٣٧٨ ج - ٤

فيه ، وقالوا في الإكراه على كلمة الكفر : إن خطر بباله التورية ولم
يور كفر ، فاعتبروا القصد وإرادة التأويل في حقه ، وإلا فالتمحل
لا يعجز عنه أحد ، ففي "الميزان" (١) بإسناد قوى : فوالله إن المؤمن
ليجادل بالقرآن فيغلب ، وإن المنافق ليجادل بالقرآن فيغلب ، ألا ذكره
من ترجمة الحكم بن نافع .

ولذا قال ابن حجر بعد سياق كلام المصنف : وما ذكره ظاهر
موافق لقواعد مذهبنا ، إذ المدار في الحكم بالكفر على الظواهر ، ولا نظر
للمقصود ، والنيات ، ولا نظر لقرائن حاله ، نعم يعتذر مدعى الجهل إن
اعتذر لقرب عهده بالإسلام أو بعده عن العلماء ، كما يعلم من كلام
"الروضة" انتهى . "خفاجي" شرح "شفاء" (٢) . أى فيما أتى
بالسب إمالة مراقبة ، وضبط للسانه ، وتهور في كلامه ، ولم يقصد السب .

فإن قيل : كيف تأولت أمر الطائفة التي منعت الزكاة على الوجه
الذى ذهبت إليه ، وجعلتهم أهل بغى ؟ وهل إذا أنكرت طائفة من
المسلمين في زماننا فرض الزكاة ، وامتنعوا من أدائها ، يكون حكمهم
حكم أهل البغى ؟

قلنا : لا فإن من أنكر فرض الزكاة في هذه الأزمان كان كافراً
بإجماع المسلمين ، والفرق بين هؤلاء وأولئك أنهم إنما عذروا لأسباب
وأمر لا يحدث مثلها في هذا الزمان .

منها : قرب العهد بزمان الشريعة الذى كان يقع فيه تبديل الأحكام
بالنسخ .

سرى ذلك فى أتباعه الملاحين ، فهم يصنفون فى هجاء عيسى عليه السلام ويشيعونه فى أهل الإسلام ، دع النصارى ، وغرضهم بذلك أن لا يبقى للناس اشتياق إلى عيسى بن مريم عليه السلام ، فيسلموا ذلك الشقى المأذى المهذار ، خذله الله تعالى . وقد ذكر العلماء أن التهور فى عرض الأنبياء وإن لم يقصد السب كفر ، وليس من شأن المؤمن ، والله يقول الحق وهو يهدى السبيل .

ومما قلت فيه (١)

ألا يا عباد الله قوموا وقوموا خطوباً ألت ما لمن يبدان
وقد كاد ينقض الهدى ومناره وزحزح (٢) خير ما لذاك تدان
يسب رسول من أولى العزم فيكم تكاد السماء (٣) والأرض تنفطران
وطهره (٤) من أهل كفر وليه وأبقى لنار بعض كفر أمانى
وحارب قوم ربهم ونبيه (٥) فقوموا لنصر الله إذ هو دان
وقد عيل صبرى فى انتهاك حدوده فهل ثم داع أو مجيب أذانى
وإذ عز خطب جئت مستنصراً بكم فهل ثم غوث يا لقوم يدانى
لعمرى لقد نبهت من كان نائماً وأسمنت من كانت له أذنان

(١) وقد سمي الشيخ إمام العصر هذه التصديده بإسم: "صدع النقاب عن

جساسة الفنجاب" . القادري .

(٢) قد جاء هذا اللفظ لازماً . منه .

(٣) حكاة فى "القاموس" مقصوراً ، اسم جنس . منه .

(٤) ومطهرك من الذين كفروا . منه .

(٥) من آذى ولياً لى فقد آذنته بالحرب . منه .

قَوْلُكَ تَعَالَى: وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ
 ترجمہ: جو شخص اسلام کے سوا اور دین اختیار کر لیا پھر اس سے قبل نہیں کیا جائیگا

حق پرست علماء کی مؤودیت کے تار و خنک کے اسباب

حررت

مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المشیع

سلسلہ قادریہ اشدیہ
 دفتر انجمن خدام الدین دروازہ نمبر ۱۰۱ لاہور
 بارچہارم پنجاب پریس لاہور قیمت ۵۰ پیسے

ہیں۔ اور فقط یہی نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہیں فرمایا کہتے بلکہ میری طرف سے آپ کے دل پر القاء ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ اب بتلائے۔ کیا وہاں کی احادیث کو غلط کہنے سے سارا دین اسلام تباہ اور برباد نہیں ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دین الہی سدا زندہ رہے گا۔ اور اسے تسلیم نہ کرنے والے اس کا خمیازہ خود بھگت لیں گے۔

رسول اللہ پر کذب بیانی کا بہتان

حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ شاید وہاں آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا سارے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا۔ کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا۔ کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں۔ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے۔ اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ لگانا بہر منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے۔ ماخوذ از ترجمان القرآن

سیاق و سباق سے مودودیوں کی یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ
اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا
چاہئے۔

اگر دس سیر دودھ کسی کھلے مونہہ والے دیکھے میں ڈال دیا
جائے۔ اور اس دیکھے کے مونہہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ میں
خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں
لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے
وہ کہے گا۔ کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیونگا کیونکہ
سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے۔ کہ بھائی
اسیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں۔ آپ فقط
اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو۔ دیکھئے اس بوٹی کے آگے
پچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی
میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا۔ یہ
سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا
ہے۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے
جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا۔ کہ
خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے۔ اس کے
بعد مودودی صاحب نزار تعریف کریں۔ مگر جب تک
مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں

کریں گے۔ مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ
 یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔
 پھر مودودی صاحب کے حمایتی کہتے ہیں کہ معترضین
 مودودی صاحب کی عبارتوں میں سے چن چن کر قابل
 گرفت فقرے نکال لیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے حمایتیوں
 سے پوچھتا ہوں۔ کیا مودودی صاحب نے جو تمام محدثین
 تمام مفسرین۔ تمام مجددین اور صحابہ کرام اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نکتہ چینی کی ہے۔ کیا ان سب
 مقدس حضرات کی سوانح عمریاں بالتفصیل لکھ کر نکتہ چینی
 کی ہے۔ کیا یہی نہیں کیا۔ جو ان کے خیال میں قابل
 گرفت چیزیں تھیں۔ ان کو چن چن کر اعتراض کر دیا
 ہے۔ مودودی دوستو۔ یہ چن چن کر کا یہ سستہ مودودی
 صاحب ہی کا گھڑا ہوا ہے

اللہ والوں کا طریقہ

تحریک مودودیت کے جان نثارو۔ اللہ والوں کا
 طریقہ یہ نہیں ہوتا۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کر
 رکھا ہے۔ کہ ہر مقدس ہستی کی توہین کرنا۔ حضرت
 شیخ احمد سرمدی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے

مودودیت (۱۰)

کا

پول کھونے کی ضرورت

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مسلمانوں کو اعلان جنگ

مودودی صاحب نے تمام مسلمانوں کے خلاف پہلے اعلان جنگ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے متفقہ اور مسلمہ عقائد پر وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت رسوائے ان کے جن کی آنکھوں پر مودودیت کی پٹی باندھی جا چکی ہے) نہیں کر سکتا اب یہ کہنا کہ مولوی صاحبان مودودی صاحب سے لڑتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے۔ تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے۔ اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے۔ تو پھر یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

بہذا محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْنَا فِي هَذِهِ السُّورَةِ الْآيَاتِ الْمُبِينَةَ
 مرزا غلام احمد قادیانی میلہ پنجاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدا نے قدرے اُن کو اس میں ناکام کیا۔ اور وہ
 ناکامی کی حالت میں اپنے اقرار سے بعضی موت مر
 چونکہ مرزا صاحب کے کفریات اُن کے رسائل میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو اس قدر فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب
 کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور بہت سے مرزائی وقت پر انکار یا لغو تاویل سے کام لیتے تھے جو
 مسلمانوں کے نفع کے لئے مرزائی کفریات، توہین انبیاء علیہ السلام، دعوی نبوت و رسالت شرعی و احکا
 حشر اجساد و دیگر ضروریات کو ایک جگہ جمع کر دیا جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا
 اس رسالہ کا نام

أَشَدُّ الْعَذَابِ عَلَى مُسَيِّلِ الْبَيْتِجَابِ

ادولقب

دین مرزا کفر خالص

یہ رسالہ جس مسلمان کے ہاتھ میں ہو گا خدا کے فضل سے کوئی مرزائی اس سے بات نہ کر سکے گا۔ اس فرقہ کا
 کفر و تعداد مرزائی اقوال سے آفتاب کی طرح روشن کر دیا گیا ہے ہر مسلمان اس کو اور دوسرے کو سنائے

مطبع مجتبائی جدید دہلی

میں طبع ہو گیا

دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفر یہ اقوال کفر یہ کو تسلیم کرتے ہیں انکار کرتے ہیں ان کو حسین ایمان سمجھتے ہیں اور جو کہیں کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل، تاویل انکلام بالا پر مبنی ہے قابلہ ہے، ایک حکم تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوسرا کلام اس کی تفسیر کرتا ہے بچارے عاجز ہیں۔ مگر ایمان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہتے، اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت فرمائے، ابھی تک بفضلہ تعالیٰ مسلمان اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ ان صحیح کفریات کو بھی دیکھ کر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں۔

ایک بات قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عملات مرزا صاحب کی پیش کردہ ہیں جنہیں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا اقرار ہے، اس کا منہ پر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ جہاں تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کیساتھ حق بھی ہے پہلی عبارات مفید نہیں جب تک کوئی ایسی جلدت نہ کھادیں کہ میں نے جو ظان معنی ختم نبوت کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی جھٹی نہیں ہوگا یا عیسیٰ السلام کو جو ظان جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے تو بیکر کے مسلمان ہو تا ہوں۔ ورنہ ویسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آجاتے ہیں کہ ختم نبوت کے بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں حشر اجماد پر بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام اہمیت باللہ اصلا ایمان محل اور مفصل مذہب یہ مسلمان کیوں ہوں گے۔ مگر مسلمانو یہ ان کے الفاظ میں لیکن معنی نہیں جو قرآن و حدیث نے بتائے ہیں معنی ان کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کہے کفر کی بنیاد ڈالی ہے۔ لہذا جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں۔ جب تک ان مضامین سے صاف تو بہ نہ دکھائیں یا تو بہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب امان کے اذتاب کے چنا قال لکھنے میں، ورنہ متنبہ کجائے تو معلوم اور کس قدر ایسے کفریات بھرے ہوں گے۔

جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس عاجز و محنت جانی رحمت اللہ تعالیٰ کے لئے جملہ اہل اسلام کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تو اس رسالہ میں بفضلہ تعالیٰ پورے آگئے ہیں، رہا مسئلہ ختم نبوت و دعویٰ نبوت سو پیغمبروں کے لئے تو مرزا صاحب کی یہ عبارات ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَكَلَّا تَقْبِضُوا عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَارْجِعُوا إِلَى اللَّهِ ذَلِكُم مَّا تَعْبَثُونَ

پس آن آیت مژمره وال است بطریق قیاس، بر آنکه بیان استوار مطلق مقبولین و تقویت
قرب اصل است و اساس در رساله

قصص الاکابر

لمحیی صلی الاصلین

ماخوذ از مواضع و موقوفات محیم الامت و مبداء الایمان جامع شریعت و طریقه حضرت علی مرتضی
شاه محمد اشرف علی صاحب قاضی ثقلین و قدس سره

المکتبۃ الشریفیه

جامعه اشرفیه، فیضیه، لاہور

نے عرض کیا فلسفے کا رآمد چیز تو ضرور ہے فرمایا ہاں عمق نظر اور وقت فکر اس کے پیدا ہوتی ہے۔ ایک طالب علم فلسفہ جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو تو دونوں میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ فلسفہ دان کو سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے۔ ایک بار حضرت گنگوہی قدس سرہ نے دیوبند کے نصاب سے بعض کتب فلسفہ کو خارج فرمایا تو بعض طلبہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے شکایت کرنے لگے کہ حضرت نے فلسفہ کو حرام کر دیا۔ فرمایا مگر نہ نہیں حضرت نے نہیں حرام کیا بلکہ تمہاری طبیعت نے حرام کیا ہے ہم تو پڑھاتے ہیں اور ہم کو تو یہ امید ہے کہ جیسے بخاری اور مسلم کے پڑھانے میں ہم کو ثواب ملتا ہے ایسے ہی فلسفہ کے پڑھانے میں بھی ملے گا۔ ہم اعانت فی الدین کی وجہ سے فلسفہ کو پڑھتے پڑھاتے ہیں جلد نہ کور۔^{۱۵}

(۴۶) ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ فرمایا (حضرت حکیم الامتہ علیہم السلام نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں ہمارا تو مسلک یہ ہے کہ کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہیے اگر کوئی حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے نہ کہا تو کیا حرج ہوا اگر ہم نے کافر کہا اور حقیقت حال اس کے خلاف ہے تو یہ بہت خطرناک بات ہے۔ ہم تو قادیانیوں کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہمیں کہتے تھے ہاں اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں تب ہم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ کفر بہ نوکفر صریح ہے اس کے سوا ان کی تمام باتوں کی تاویل کر لیتے تھے گو وہ تاویلیں بعید ہی ہوتی تھیں۔ ہم بریلی والوں کو اہل بتول کہتے ہیں اہل بتول کافر نہیں ہاں ایک مسئلہ علم غیب ہمارے اور ان کے درمیان ایسا متنازع فیہ ہے کہ اس میں اثبات صفت باری تعالیٰ غیر کے لئے لازم آتی ہے مگر ان کی تاویل قادیانیوں کے اقوال کی تاویل سے زیادہ دشوار نہیں اور اب تو سنا ہے کہ وہ علم غیب کو جناب

قطب ۲۳

قال الله تعالى قولوا للناس حسنا الآية
چون نفس مزبور مخبر است از مطلوب بیت کلمات حسنه تکلمها بالمطالبت
و استماعا و استماعه بالالتزام و کراسته

الافاضات اليومية

من

الافادات القومية

حصص مفتحة كاجز اوّل

که حصص البیت از مفردات سراج المله حکیم الامة مولانا محمد اشرفی است
قدس الله سر و مصداقی بود از بهترین کلمات حسنه بنابر علیه

احقر نظر و احسن ناظم مکتبه تالیفات اشرفیه تعانه بهیون ضلع مظفر
اشاعت کرد

ملفوظات

انفاذات الیوم یہ حصہ ہے

کیا معلوم نہ تھا کہ یہ عشاق کا میدان تھا۔ ایسے ویسے تو اس راہ میں یوں ہی اپنا سامنے لے کر رہ جاتے ہیں۔ جب ایک چکر لکھی برداشت نہیں تو اس راہ میں تو نہراؤں تلواریں اور چھریاں اور آدے چلتے ہیں۔ اس وقت کیا کرو گے۔ اس کو مولانا فرماتے ہیں ۵

تو بیک زخمی گریزانی ز عشق تو بجز نامے چہ میدانی ز عشق
در بہر زخمی تو پڑ کیسہ شوی پس کجا صیقل چو آئینہ شوی

ملفوظ : فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میں نے آپ کا بتلایا ہوا وظیفہ شروع کیا تھا ایک چٹ ختم ہو گیا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس سے کوئی پوچھے کہ بندہ خدا میں نے یہ کب دعویٰ کیا تھا کہ ضرور اثر ہو گا۔ فرمایا کہ میں جو مناسب قیود لگا دیتا ہوں ان سے یہ نفع ہے کہ میں اب یہ جواب دے سکتا ہوں۔ پیروہوں نے لوگوں کے عقاید کا ناس کر دیا ہے۔ ان کی دکانداری ٹھیری اور لوگوں کا دین اور خراب برباد ہوا۔ ان کو تو اپنے نفع سے غرض۔ مُردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں۔ انہیں اپنے حلوے ساندوں سے کام۔ ان جاہل پیروں اور فقیروں کی بدولت بڑی گمراہی پھیل۔ اللہ بچائے جہل اور بد فہمی سے۔

ملفوظ : ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں میں اور بریلویوں میں صلح ہو جاوے میں نے کہا ہماری طرف سے تو کوئی جنگ نہیں۔ وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔ (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کہو آمادہ نہ آگیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔ آجکل طبائع میں ایک خاص بات یہ بھی پیدا ہو گئی ہے

تُعَزُّ مِنْ تَشَاءَ وَتُذِلُّ مِنْ تَشَاءَ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زاد ہما شہ شرفاً و تعظیماً کے قلم سے

المُهَنْدِ عَلَى الْمُفْنِدِ

معروف ب

التَّصْدِيقَاتِ لِدَفْعِ التَّلَبِيسَاتِ

تسمیۃ مترجم

مَاضِی الشَّفَرَتَیْنِ عَلٰی خَادِعِ اَهْلِ الْحَرَمَیْنِ

○

جس جماعتِ دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علماء کی تہمتِ تصدیق

ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ

مکتبہ حنفیہ ○ جامع مسجد سیدی جہلم

زیر نگرانی : حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند

کے خون اور ان کے مال و آب و کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے؟

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا ترکیب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو ملامت سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے "جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سرزد ہوئے کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر غلبہ ہونے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے

النجدی يستحل دماء المسلمين و اموالهم و اعراضهم و كان ينسب الناس كلهم الى الشرك و يسب السلف فيكف ترون ذلك و هل تجوزون تكفير السلف و المسلمين و اهل القبلة ام كيف مشرب بكم۔

الجواب

الحکم عندنا فیہم ما قال صاحب الدر المختار و خوارج ہم قوم لهم منعة خرجوا علیه بتاویل بیرون انه علی باطل کفروا معصیة توجب قتاله بتاویلهم يستحلون دماءنا و اموالنا و یسبون نساءنا الی ان قال و حکمهم حکم البغاة ثم قال و انما لم نکفرهم لكونه عن تاویل و ان کان باطلا۔ و قال الشامی فی حاشیئته کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتحلون مذہب الخبایلة لکنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشرکون و استباحوا بذلك قتل اهل

السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله
شوكهم ثم اقول ليس هو ولا احد
من اتباعه وشيعته من مشائخنا في
سلسلة من سلاسل العلم من الفقه
والحديث والتفسير والتصوف واما
استحلال دماء المسلمين واموالهم و
اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او
بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون
من غير تاويل فكفر وخروج عن
الاسلام وان كان بتاويل لا يسوع
في الشرع ففسق واما ان كان بحق
فجائز بل واجب واما تكفير السلف
من المسلمين فحاشا ان تكفرا احدا
منهم بل هو عندنا رفض وابتداع
في الدين وتكفير اهل القبلة
من المبتدعين فلا تكفروهم ما
لم ينكروا احكما ضروريا من
ضروريات الدين فاذا ثبت انكار
امر ضروري من الدين تكفروهم
ونحطاط فيه وهذا دأبنا ودأب
مشائخنا رحمهم الله تعالى۔

عقیدہ کے خلاف ہو وہ مُشرک ہے اور اسی بنا پر
انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح
سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شکست
توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب
اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ
مُشاخ میں نہیں، نہ تفسیر وفقہ و حدیث کے علمی سلسلہ
میں، نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان و
مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناسحق ہو گا یا ناسحق
پھر اگر ناسحق ہے تو یا بلا تاویل ہو گا جو کفر اور
خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر الیسی تاویل سے
ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو
تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام
کو کافر کہنا سو جا شاہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے
یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور
دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی
جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری
حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس
وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت
ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے
یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم
اللہ کا ہے۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي جعل كتابه تطاير في افئدة القلوب وبارك في امر كتابه على الصلوة والحيات

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

مطبعه محمدی: دهکد شد
دین و افع مطبوعه

مجموعہ کی عمدہ سہولتیں ملنے کا یہ تھا { حاجی عبدالمتین طبع مستعدی چوڑی دالان و سیرلی !!

ارشاد فرمایا انک میت اور سوا آپکا اور وکوحی عبدالرشاد فرمایا انہم میتوں اور مشاں جملہ لائقہ انکم یوم النقیعہ
عند ربکم تنقصون سب کو شامل کر کے یون ارشاد فرمایا انکم میتوں بالجملہ جیسے حیات نبوی صلعم اور حیات رین
امت میں فرق ہے چنانچہ اسکے اثبات کے لئے تقریر لائی اور تحریر شافی کافی اوراق گذشتہ میں گذر چکی ہیں ایسی ہی
موت نبوی صلعم اور موت مومنین میں بھی فرق ہے اور بوجہ فرق بین الموتین وہی فرق بین الحیاتین ہی اور اسی
بنیابر لازم ہے کہ نوم نبوی صلعم اور نوم مومنین میں فرق ہو اس لئے کہ النوم انخواموت چنانچہ خداوند کریم نے
بھی اپنے کلام پاک میں موت اور نوم دونوں کو ایک سماں میں کھینچا ہے اور ایک ٹیل میں داخل کیا ہے فرماتے
ہیں اللہ یتوفی النفس حین موتہا والقی لم تست فی مذاہبا جب دونوں کی حقیقت توفی اور اساک ہوئی چنانچہ
ارسال کا تقدم اساک پر ال ہے جیسے موت تقدم حیات پر ولالت کرتی ہے تو پھر جو حال وقت اساک موت
ہوگا وہی حال وقت اساک نوم ہوگا جس کی موت کے وقت استتار حیات ہوگا اس کی نوم کے وقت بھی
استتار ہی ہوگا فرق ہو تو شدت استتار وضعف استتار ہو یا یون کہتے کہ موت میں سترہ قوی اور شف
ہو اور نوم میں سترہ ضعیف اور لطیف ہو اور جہاں وقت موت انقطاع حیات ہو وہاں وقت نوم بھی انقطاع
حیات ہو فرق ہو تو یہ ہو کہ موت میں انقطاع تام ہو اور نوم میں منقطع جہ انقطاع ہو اور منقطع وجہ اتصال کمال
خوب باقی رہے بالجملہ رسول اللہ صلعم کے نوم میں بھی استتار حیات ہی ہوگا اور اس صورت میں حسب قیاس و
سابق وقت استتار حیات میں اور قوت آجائے اور خواب میں اور وحی سیدری میں کچھ فرق ہو چنانچہ
آنحضرت صلعم کا کلام اس معجزانہ کی تصدیق کرتا ہے فرماتے ہیں تمام عینای و لاینام قلبی او کمال لکن
اس قیاس پر دجال کا حال بھی ہی ہونا چاہیے اسلئے کہ جیسے رسول اللہ صلعم بوجہ مشائیت ارواح
مومنین جسکی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ
مشائیت ارواح کفار جسکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اسکی حیات
قابل انفکاک نہوگی اور موت و نوم میں استتار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد
جس کے دجال جو نیکاصحاب کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے اپنے نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ
صلعم نے اپنے نسبت ارشاد فرمایا لینے بظہارت امارت وہ بھی کہتا تھا کہ تمام عینای طلائع قلبی
اور اس وجہ سے خیال نہ کر لینے دجال کا انتشار و موثر دلدار و لوح کو کفار جو نا اور پھر اس کے ساتھ ابن صیاد ہی
کا دجال ہونا زیادہ تر صحیح ہو رہا ہے اور اس کی محنت کما گان قوی و قیابا ہستہ سارے مشائین اس بنیابر

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

الحمد لله والمنته كرمه رساله مؤلفه جناب مولانا محمد قاسم صاحب دارالافتاء
مزیل التباس ووضوح اثر علی سبیل

تحذیر الناس
۳۵۵ھ

بِأَهْتَمَامٍ

راحق محمد علی مالک کتب خانہ امدادیہ دیوبند

بہائی جوب برقی پریس ہلی سے طبع کراکر

کتب خانہ امدادیہ دیوبند سے شایع کیا

یہ رسالہ خیر مہر قسم کی اسلامی دینی وغیرہ کی کتب خانہ امدادیہ دیوبند
کتب نہایت ہی انداز قیمت پر شایع ہوگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں کہ زید نے بہ متبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی دربارہ قول ابن جبار کہ جو در مشور و غیر میں ہے ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض ادم کا دمکہ نوح حکم و ابراہیم کا ابراہیم حکم و عیسیٰ کا عیسا کو وہی کنسیکو کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور مستبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقے میں مخلوق الہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقے میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے مگر اس کا شل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم ماضی آنحضرت علیہ السلام کے ہوں گا کہ اولاد آدم جس کا ذکر و تقدیر مٹا بیٹا آدم میں ہے اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقے کے آدم کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت صلعم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے ہیں دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں آپ کے مائل کسی طرح نہیں ہو سکتے انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لوں گا میرا اصرار اس تحریر پر نہیں ہیں علماء شرع و استفادہ یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو متحمل ہیں یا نہیں اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا فاجر اہل سنت و جماعت سے ہوگا یا نہیں بشیوا تو جہر واجب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْبَرِیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ
وَ اٰصْحَابِہٖ اَتَمِّیْنَ بعد حمد و صلوة کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول مع خاتم النبیین صلعم

کہتے چاہئیں تاکہ ہم جو اب میں کچھ وقت نہ ہو موصوفوں کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا
 بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء و سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری میں مکرمل ہونے پر
 روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر نہ میں بالذات کچھ تفصیل نہیں پھر مقام مدح میں ولیکن ترشؤل اللہ
 وَخَلَقُوا النَّبِيِّينَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَدْ قَامَ مَعَهُمْ هَذَا الْمَقَامُ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَذْهُوبُ عَنْهُ الْمَقَامُ الْمَذْهُوبُ عَنْهُ
 میں سے نہ کہے اور اس مقام کو مقام مدح قرار دینے کو البتہ خالصتہ باعتبار تاخر زاتی کی
 ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کیسے کو بات کو اراہوگی کہ اس میں ایک تو خدا
 کی جانب نحوذ بالشر زیادہ کوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور کدو قامت و کمال و رنگ و صب و
 نسب و سکونت و غیرہ اوصاف میں جنگ و نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اسکو
 ذکر کیا اوروں کو ذکر کیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ
 اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اہل ایمان دیکھ لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے
 ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سب باب اربع
 مدعیان نبوت کیا ہے جو کل چھوٹے دعویٰ کے خلاف کو گمراہ کر سگے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہو
 بِرَجُلٍ مَا كَانَ يُحْمَلُ أَكْبَارُ الْخَلْقِ مِنْ رَجُلٍ كَذَلِكَ أَوْ جِلْدَةً وَلَكِنْ رُسُلُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ میں کیا تناسب
 تھا ہوا ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور
 ظاہر ہے کہ اس قسم کی بیہیلی اور بے ارتباطی خدا کے کلام سحر نظام میں متصور نہیں اگر سب باب مذکور
 ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بنا بر خالصتہ اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانے اور
 سب باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور تفصیل موی و بالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ جو
 کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف
 بالذات سے مکتب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف مکتب ذاتی ہونا اور غیر مکتب من الغیر ہونا
 لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو یہ بھی
 و کہ سارا درود و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور تباری
 غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی جہی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو
 وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتب اور کسی اور کا فیض نہ ہوگا
 الغرض یہ بات یہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور
 خدا کے نہوت کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب موصوف بالعرض

کہتے چاہئیں تاکہ ہم جو اب میں کچھ وقت نہ ہو موصوفوں کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا
 بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء و سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری میں مکرمل ہونے پر
 روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر نہ میں بالذات کچھ تفصیل نہیں پھر مقام مدح میں ولیکن ترشؤل اللہ
 وَخَلَقُوا النَّبِيِّينَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَدْ قَامَ مَعَهُمْ هَذَا الْمَقَامُ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَذْهُوبُ عَنْهُ الْمَقَامُ الْمَذْهُوبُ عَنْهُ
 میں سے نہ کہے اور اس مقام کو مقام مدح قرار دینے کو البتہ خالصتہ باعتبار تاخر زاتی کی
 ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کیسے کو بات کو اراہوگی کہ اس میں ایک تو خدا
 کی جانب نحوذ بالشر زیادہ کوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور کدو قامت و کمال و رنگ و صب و
 نسب و سکونت و غیرہ اوصاف میں جنگ و نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اسکو
 ذکر کیا اوروں کو ذکر کیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ
 اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اہل ایمان دیکھ لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے
 ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سب باب اربع
 مدعیان نبوت کیا ہے جو کل چھوٹے دعویٰ کے خلاف کو گمراہ کر سگے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہو
 بِرَجُلٍ مَا كَانَ يُحْمَلُ أَكْبَارُ الْخَلْقِ مِنْ رَجُلٍ كَذَلِكَ أَوْ جِلْدَةً وَلَكِنْ رُسُلُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ میں کیا تناسب
 تھا ہوا ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور
 ظاہر ہے کہ اس قسم کی بیہیلی اور بے ارتباطی خدا کے کلام سحر نظام میں متصور نہیں اگر سب باب مذکور
 ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بنا بر خالصتہ اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانے اور
 سب باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور تفصیل موی و بالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ جو
 کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف
 بالذات سے مکتب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف مکتب ذاتی ہونا اور غیر مکتب من الغیر ہونا
 لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو یہ بھی
 و کہ سارا درود و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور تباری
 غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی جہی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو
 وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتب اور کسی اور کا فیض نہ ہوگا
 الغرض یہ بات یہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور
 خدا کے نہوت کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب موصوف بالعرض

لئے نبی عوام کا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کہ اب سب آدمی

ہونا ثابت ہوتا ہے اور آب کا اس وصف میں کسی کی طرف متنازع نہ ہوتا اس میں امتیاز گذشتہ ہوں یا
کوئی اور اسی طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانہ میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں
کوئی نئی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ نبوت بہر طور
آپ پر ختم ہوگا اور کہوں نہ ہو عمل کا سلسلہ علم پر ختم ہوتا ہے جب تک ممکن البشر ہی ختم ہو گیا تو ہر سلسلہ
علم و عمل کیسے غرض اختتام اگر ایسی معنی بخور کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ
ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر فرض آپ کے زمانے میں بھی ایسی اور کوئی نئی ہو جب بھی آپ کا
خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے مگر جسے اطلاق خاتم النبیین اس بات کو معنی ہے کہ اس نقطہ میں کتب و
ذکیجے اور علی العموم تمام انبیاء کا خاتم کہے اسی طرح اطلاق لفظ شہن جو آیہ اللہ الذی خلق
سموات وارض شہن یتنزل الامر مبین..... میں واقع ہے اس بات کو
معنی ہے کہ سوا ربان ذاتی ارض و سما جو لفظ سموات اور لفظ ارض سے مفہوم ہے اور ان
دونوں لفظوں کا ذکر کرنا اس باب میں بمنزلہ استعارہ ہے اور نیز علاوہ اس تبائن کے جو بوجہ اختلاف
لوازم ذاتی یا اختلاف مناسبات ذاتی خواہ جملہ لوازم وجود ہوں یا مفارقت بین السماء والارض تصور
اور بالاتر اتمام سلسلہ نبوت و خاتم النبیین و سما والارض مائت ہوتی چاہے سوا اس میں سے مائت
فی العدد اور مائت فی البعد اور فوق و تحت ہونے میں مائت تو اسی حدیث مرفوعہ سے معلوم
ہوتی ہے جس سے تحقق سبع ارضین معلوم ہوا ہے اور صاحب شکوۃ نے بحوالہ امام ترمذی اور امام
احمد باب بد الخلق میں اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی میں کتاب التفسیر میں سورۃ حدید کی
تفسیر میں روایت کیا ہے وہ حدیث یہ ہے - وعن ایہریرۃ قال ینبأ عن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جالس واما بعد ذاتی علیہم صاب قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال
ہذا العنان ہذا روایات الارض یوقبہ اللہ اے قوم لایث کرو نہ ولایدعونہ ثم قال هل تدرون
ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع سقف محفوظ و موج محفوظ ثم
قال هل تدرون ما بینکم و بینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم و بینہا خمسۃ عام ثم
قال هل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماء ان بعد ما بینہا خمسۃ سنۃ
ثم قال ذلک حتی عد سبع سموات ما بین کل سماءین ما بین سماء الارض ثم قال هل تدرون ما فوق
ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان فوق ذلک العرش و بینہ و بین السماء بعد ما بین السماءین ثم قال هل

اب اتنا ہی اقرار کریں بلکہ اس سے بھی بڑا انکار میں تو مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہی تھا اقرار
میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات زمینوں کی جگہ اگر لاکھ دو لاکھ اور بیسے سیڑھے اور زمینیں سیڑھی
تو میں ذمہ کش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ وقعت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تعارض نہ کسی
حدیث سے معارضہ رہا۔ اثر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں موجب انکار شدہ کو
باد وجود صحیح ائمہ حدیث یہ جرات ہے تو اقرار اراضی زائدہ از بیع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں علاوہ یہیں
بر تقدیر خاتمت زمانی انکار اثر مذکور میں قد نبوی ﷺ کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر
آباد ہوا اس کا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں قفل تو بعد اس کے کہ اس شہر کی برابر دوسرا دوسرا
ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو سب میں قفل تو اس شہر کی آبادی
اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے فرد فضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کی
حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائے گی اور اگر وہ صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے
وہاں کے آدم و نوح و غیرہ علیہم السلام یہاں کے آدم و نوح علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ
سابق میں ہوں تو باوجود مماثلت کی بھی آپ کی خاتمت زمانے سے انکار نہ ہو سکے گا جو وہاں
کے ~~موجود~~ کے مساوات میں کچھ حجت کیجئے ہاں اگر خاتمت یعنی انصاف ذاتی تو صفت ہوتی
لیجئے جیسا اس سمجھ ان سے عرض کیا ہے تو پہر ہوا رسول اللہ ﷺ کسی کو افراد مقصود بالحق میں
سے مائل ہوئی نہ کہ اس کے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افسر اد خارجی ہی پر گئی
افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد
زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پہر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چاہے کہ
آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی جو زیر کیا جائے بلکہ
ثبوت اثر مذکور و تا ثبوت خاتمت ہے معارض و مخالف قائم نہیں نہیں جو یوں کہا جائے کہ
یہ اثر شاؤ بمعنی مخالفت روایت ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ حسب دعویٰ مخالف
اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول تو امام
مہدی کا اس اثر کی نسبت صحیح کھنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ
کا وہ فی الحقیقت نہیں دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین سے اور علت قہری
تبدیلی تھی اگر اور کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی ہوتی جس سے سناجے کم زیادہ زمینوں
کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا ہونا ثابت ہوتا تو کچھ کہہ سکتے تھے کہ وہ شذوذ یہ ہے مگر چونکہ

اپنے کتب خانہ کے دیوبند خریدنے وقت مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے یہ کتب

اللہ ربکم بنیکم من القم

حفظ الایمان بسط البیان

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

جس

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

باتمام خاص اپنے

لیکھنے کے لئے یہ کتب خانہ

مجموعہ درسی و غیر درسی کتب قرآن مجید نے کتب خانہ مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ

دیوبند کے مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

یہ ن خاصیت دلیل جو اد نہیں۔ فافہم ولا تزل واشتد علم فقط
 جواب سوال سوم۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل
 قائم نہ ہو، وہ اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلمون فی الغیب
 والاشہد الغیب الا اللہ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم
 بواسطہ ہوا اس پر غیب کا اطلاق محتاج قریب ہے تو بلا قریبہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق مومن شرک
 کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبیدی
 و امتی و ربی کہنے سے نہیں۔ اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم
 الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق
 وغیرہما بتاویل انسداد الی سبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے
 سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود و معنی مطلع کہتا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم
 الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی
 حق جل و علا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں
 پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم غیب
 ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم غیب نہیں، خود بذات اللہ نہ، تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عقل
 متدین اجانت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی غامض پیروی وہ صدائیں بھی خلاف
 شرع نہ ہوں گی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ
 کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
 غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا
 تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر نبی و معجزین بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی
 حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو
 چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ میں میں سب کو عالم غیب
 کہوں گا تو پھر غیب کو مخلد کمالات نہ یہ کہیں شمار کیا جاتا ہے جس میں وہ دن بلکہ انسان کی بھی
 خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں تو
 فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ
 رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ

جستار و نیکو



رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

استدلالیه که دال است بر مطلوبیت زیادت علم و امداد و للحدیث که دال است بر فضیلت کتب از
فصل در ارشاد و صحیفه شهر به ملقب به

الامداد

مستملک شعب غنیه تسوعه شمس سلسله و دائره

معنی امداد الفتاوی فی الفقه و العقائد و حوادث الفتاوی فی مایه تعلق باسوال المجریه
تربیه السالک فی الاحوال الخاصه من السلوک و الرفیق فی سبله الطريق فی الاحوال العامه من
لمنه نطات خبرت فی الفوائده المنفذه الثقلیه و الثقلیه که کل آن از افتاوات سلسله حضرت مولانا الشریفی
صاحب المجلد است باطل آن از افتاوات حضرت شیخ العرب اعظم مولانا الحاج اشاه محمد امداد الله است
لقب صحیفه مشهور است به تبرک بنام نامیش نیز و غایب الامتانات از حققه ظاهره و دیگر این فصل است

جلد (۸) بابت ما وصفه المظفر ۳۲۳ هجری جلد (۳)

از طبع امداد المطلب مع کتاب جلیوه نمودن گرفت

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص شاہ حضرت صدیق اکبر
کے اُس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اُس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت طبعیہ سے نہ کہ محبت شرعیہ سے پس خواب میں
میسے خاموشوں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو دہتم باشان ہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام
۲۰ شوال ۱۳۲۵ھ -

سوال - اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی
طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اپنے
کہہ سنا کر کیا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و
مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس
سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں
اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اہل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل الیک
ہیں اور اگر مولوی صاحبان لودیہ والوں اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو
تو ہمیں ہی جناب کی طرف رجوع کرنا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ
رہی ہیں جن میں سے بشتی زیور تاجہ زبان ہے اور شرح فتویٰ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ
ابھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ ماہ پوریہ راست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں
ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب طالع علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہو گئی تو انہوں
گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھا بھوئی سے دور سالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری
آتے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالع علم
نے چند رسالہ مجھ کو دیکھنے کے واسطے دئے احمد شہ جو لطف اُن سے اٹھایا بیان سے باہر ہے
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ غیندے غلبہ کیا اور سو جانے کا
ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو
دل میں خیال آیا کہ کتب کو پشت ہو گئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب لکھ لیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہوتا ہوں
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی
کلہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں دل پر
تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بیجا نہ بھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے
اشرف علی کل جلتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان
سے یہی کلہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے منہ سے دیکھتا ہوں اور یہی
چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کمر ابوجہ اس کے کہ
رفت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک بیچ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بے ستور
بے حسی تھی اور وہ اثر نا طاقی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا یہی خیال
تھا لیکن حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا امداد ہوا کہ اس خیال
کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے یاں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر
دوسری کروناٹ کر کلہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کتا ہوں اللہم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی خلائک
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز
ایسا ہی کچھ خیال ہوا تو دوسرے بیداری میں رفت رسی خوب روایا اور بھی بہت سے وجوہات
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ ان تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم جمع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ شیعہ ملت کے
۲۳ شوال ۱۳۲۹ھ۔

سوال جناب عند مناد مولانا عم فرح نسیم علیکم السلام درجہ اشرف و برکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد
ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جہاد محمد قبلہ عالم بخللہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی
صاحب مرحوم کا لڑکا ہے انھیں مشبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت
بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دنیات میں لکھا کہ ان کو استفیض فرمایا مگر آپ سے

فارسی
صراطِ مستقیم
یعنی

ملفوظات حضرت مولانا محمد علی شریف صاحب
۱۲۱۱ھ ————— ۱۲۳۶ھ

جمع و ترتیب

● سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ
مر ۱۲۳۶ھ

● مولانا عبدالحی بدھانوی علیہ الرحمۃ
مر ۱۲۳۳ھ

المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

مخل نمی شد بلکه آنهم مجله کلمات نماز میکرد و نیز آن تدبیر از جمله ملهمات حضرت حق در دل ایشان بوده بخلاف
 کسی که خود متوجه تدبیر امری از امور دینی یا دنیوی نباشد بر هر کس مقام شکستفای شود و میگذارد از مقتضای ظلمات
 بعضیها فوق بعضی از سوسه یا خیال مجامعت و وجه خود بهتر است صرف بهمت بسوی شیخ و امثال آن
 از عظیمین که جناب سالت آب باشد بچندین مرتبه بدتر از استغراق در صورت گاه و خرد دست که خیال آن
 با تعظیم و اجلال بسوی دلی انسان میچسبد بخلاف خیال گاه و خرد که آنقدر چسبیدگی می بود و نه تعظیم بلکه برسان
 و محقر می بود و این تعظیم و اجلال غیر که در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشکستگی که با محله منظور میان تفاوت است و سواد
 است انسان را باید که آگاه شد به هیچ عانی از قصد حضوری حق نمجم و پس ناگزیر در غرض درین مقام علاج این غل
 است بر وضعیکه فهم بر کس تا کس بآن سد پس اگر سوسه قبل قبیح ترین سوسه پس خود با التجای تمام میکند
 هر چند هر چیزه بفضلی الهی است لیکن بعضی چیزها سبب هری چندان دخل ندارد و حصول آن بر بفضلی
 الهی است پس از همین قبیل است دفع این سوسه و نجات شیخ خود عرض نماید که اگر مرشد از وی اناترین کار
 است بر تدبیری مفید تر شاید آگاه سازد و دعا خواهد کرد و اگر سوسه از عرف نفس یا از طرف شیطان سواد و سوسه
 مذکور است پس علاجش آن است که اگر مثلاً در وضو طهرش آلوده بعد از فراغ از وضو دست در خلوت و تنهایی بچند
 جلد اینکه سوسه بخورد و شانزده رکعت بخواند اگر در تمام رکعات خیالات متنازه بود و اگر در تمام رکعات خیالات
 نمانده بعضی بحضور خالی از خیالات گزینانیده و بعضی آن ملوث بالودگی خیالات گشته پس مقابل هر رکعت
 که در آن سوسه شده چهار رکعت مقرر نموده بحساب آن بخواند و تدارک نماز محصر بعد مغرب کند و تدارک نماز
 بعد از علی بن اقیاس و تدارک نماز بعد طلوع آفتاب کند تا نفل تا شروع نشود و چون این کار بر نفس شاق است
 البته از آن باز خواهد آمد و خود را باز خواهد داشت چونکه نفس در کار می آید و شکر الهی بسیار بجا آورد و لذات نفس
 مکافات آن بر فیه آرام دادن خواهش و بموجب شرع بوی رسانیدن میل آورد و اگر تجدید نظر آن سبب
 تسوئل نفسانی یا شیطانی قضا شود صبح آن وزه دارد و اگر در روز غلی از مخلات شرعی نفس شیطانی بود
 کار آرنج تنبیه آن شب بیداری همه شب بآن وزه پوسته است میباید شیطان چون اینها را خود مایوس شود
 نفس را شریک نمی سازد و تادعای او بر آید و تنبیه او بر نفس شیطان هر روز شرارت بازمی ماند بلکه

بِأَيِّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ

اے لوگو! حقیق آئی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے
الحمد للہ علیہ السلام کہ کتاب الاحیاء ماحی رسوم و بدعات
دافع اوہام و ظلمات محلی نفع لامعہ موشی بدلائل نافعہ اعنی

البرہان القاطع علی مراد الشیاطین



بام حضرت بقیۃ السلف حجتہ الخلف راس الفقہاء المحدثین تاج العلما
الکامین جناب مولانا شہید احمد صاحب کنگوہی قدس سرہ
حسب فی ما دیش مولوی محمد یحییٰ حبیب تاج کرتبہ بیانات مدرسہ نظامیہ علوم سہانہ

مطبع کے لاہور سے ڈھو مطبع شد

درد و اس امام رسل ہادی سبیل کی روح پر فتوح پر جسکے فیض تعلیم و ہدایت سے ہر غفلت دل اپنے مردگان غناک کی ۔

ارواح کو فائدہ و درود سے راحت رسائی ہے ۔ ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انک رؤوف رحیم اما بعد اہل اسلام کو اپنی اس حالت نازک پر رونما چاہئے کہ اسلام ایک نکل پر مردہ کی طرح سموم اختلافات سے آٹا فانا کھلا یا جاتا ہے اور غنا و فساد ایک تند باد شدیدی ظلمانی کی طرح ہر طرف سے ادھوا چلا آتا ہے نہ زبانیں بھی نہ سینے صاف سیکڑوں مفسدی ہزاروں اختلاف کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عزائم جسکی شان مائی یہ ہے

و مسلم چند جملہ کی تحسین پر اپنے جامہ میں نہیں سماتا چنانچہ خود تحریر رسالہ گواہ اس دعوے کی ہے لہذا خوب روشن ہو گیا اور مثل آفتاب نیروز کے واضح ہوا کہ مولف اسکا مولوی عبد السمیع راہپوری ہے جو بیرون میں برہمکان شیخ الہی بخش مرحوم رہتا ہے کہ اس نے ابتدائے طفلی سے رسائل ہندو عین کی جمع کر کے یہ ملکہ واپس ہم پہنچایا اور باوجودیکہ خدمت جناب

مولانا محمد علی صاحب سہارنپوری محدث اور مولوی سعادت علی صاحب سہارنپوری اور مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم میں یہ بضاعت مزاجہ علم بے فہم کی حامل کی تھی ان کو بھی مع دیگر علماء متقدم و متاخر کے نشان سہم طعن و شتم بنایا ۔ اسوجہ سے زیادہ تر موجب ملال و توجہ کا ہوا چونکہ جملہ اضلال اس کتاب پر ناز کر میں اور خود مولف بھی اس تار عنکبوت کو حصن حصین تصور کرتا ہے اسکی حقیقت جمل کو کشف کرنا ضرور چاہنا تاکہ مولف کو سبیل اپنے

علم و فہم کا واضح ہو جائے اور ہر ناظر پر کیفیت مولف کی اور یہ تعدد و دیانت اس کی ہولیدامہ جادوے ۔ اور اس رد انوار سا طعہ کا نام البراہین القاطع علی ظلام الانوار الساطعہ رکھا گیا اور اس رد میں لفظ مولف سے مراد مولوی عبد السمیع راہپوری ہو چکا اور عجیب وہ عالم کہ جسکے جواب پر مولف نے بحث شروع کی ہے اور اس جواب میں مقاصد مضامین

اس رسالہ کا ابطال اور حاصل مراد مولف کا قلع کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ و عبارت کی اغلاط اور غفوات و خرافات کا جواب اور سب وطن کا انتقام اور جملہ جملہ کافساد و ابطال بسبب خوف طوالت کے ترک کیا گیا ہے الا ما اشار اللہ تعالیٰ پس بغور و حذر طلب ہے کہ مولف کے حملہ مطالب کو نیست و نابود اور جمیع قبائح و مفسد کو باختصار تمام معائن و مشہور باذن تعالیٰ کر دیا

گیا ہے کہ تھوڑی فہم والا بھی اس تالیف و مولف کی قدر پر مطلع ہو جاوے گا واللہ ولی التوفیق و علیہ السلام ویدہ ازمتہ الحق و التحقیق ۔ قولہ ۔ کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عزائم اسکا کذب کا سلسلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف و عید آیا جائز ہے یا نہیں چنانچہ رد مختار میں ہے ہں بخود الخلف نے الوعد

فظا ہرانی الموافق و المقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازہ لا یعد نقصا بل جودا و کرما الخ ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے پس اسپر طعن کرنا مولف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اسپر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے ہاں حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی مثل پیدا کرنے پر قادر نہ ہونا آج تک کسی اہل علم نے نہ کہا تھا جیسا اس سیزدیم صدی کے ہندو عین نے کہا ہے اور عجز و غرور ظلم کے شر

ہوسے اور ان اللہ علی کل شئی قدير کے خلاف عقیدہ ٹھہرا یا اسپر مولف کو افسوس اور عبرت ہوئی پس یہ ماجرہ الایق دیدہ ہے کہ تمام

وہ جائز ہو ورنہ جائز یہ بات ہرگز محققین کمال کے نزدیک مسلم نہیں اسی ہر کہ یہاں تکست ال فتویٰ انکار کی شجہ کی گئی اب اسی کے جوابات جو مفتی صاحب نے لکھے ہیں اس کی توضیح کرتا ہوں نور دوم میں چند نسخے میں لکھوائے نقل جواب واضح ہو کہ اس سوال کا جواب اول دہلی میں لکھوا گیا پھر اصحاب پر بند نے اس پر غریب نگاہیں وہ یہ ہے جواب فتویٰ انکاری التعداد مصلیٰ واد قیام و ذکر سید ایشیہ آنحضرت صلیم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہو اس پر بدعت ہے واسطے ہذا القیاس برودین و غیرہ میں و پختہ و غیرہ میں فائدہ رسوہ ہاتھ اٹھا کر پایا نہیں گیا البتہ ثابۃ عن الیہ بغیر تخصیص ان امور و قیام سوال کے یہ مسکین فقر کو دیکھ کر اب پہچانا اور ما اور سب تنفک کرنے میں امید منت ہے اور ایسی حال دہم سویم و چلم و غیرہ اور پنج تہ اور چہل اور شیشوی و غیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے خلاصہ یہ کہ بدعات و غیرہ ناپسند شرع میں اتنے حرفا و اب مولف رسالہ ہذا اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد پر مجبور و مر کر کے بیان کرتا ہے ان امور نا صواب کو جو اس جواب میں میں واضح ہو کہ اس جواب پر دہلی کے تین صاحبوں کی تحریر ہے انہی میں شریف علی نظام الدین شریف حسین یہ صاحب دہلی میں فرماتے ہیں سب کو جوابا ہیں انکا یہ جواب لکھنا کچھ تعجب تھا لیکن اصحاب پر بند بھی اس فتویٰ میں آگے تاج ہو گئے مدرسہ دیوبند کے طلباء اور مدبرین کی پائی غریب اور چند و خطا ایسے ایسے مفتی کران میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ ہو "ہذا مسئلہ جواب صحیح حسن علی معنی دعوت" بخان الدین صاحبین مفتی صاحب کی دیکھنے کے قابل ہو اور فصاحت و بلاغت نہ کروں میں لکھنے کے لائق ہو لفظ ہذا کی تیکہ و تعریف مسئلہ کی ثابت و تکیہ جواب کی تکیہ مجموعہ کی تائید پھر مسئلہ بیضے سوال بند اور جواب صحیح اس کی خبر سوال کی خبر کا کجا کیا تھے جو بیضے میں فرمایا کہ صاحبوں میں کسی سے کچھ تعارض نہیں لایا مولوی محمد یعقوب صاحب کلاس مدرسہ کے مدرس اول میں ہو گئے انہوں

اول نے علمہ نور اول کو ظلمات مکتوبہ سے کلمات چل پر نور اول کے متذہب کر کے اسکی ظلمات اصلہ کو واضح طور پر نمایاں کر دیا تاکہ کھایا قولہ نور دوم انما قول اس میں مولف نے جواب بغض نقل کیا ہے بعد اسکے کچھ اپنے علم کے فرقہ کلمات لکھے ہیں کہ اسکے جواب کی ضرورت نہیں علم مولف کا نور اول میں ہی خوب منور ہو چکا قولہ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ ہے انما قول حسن علی نام کوئی مدرسہ دیوبند میں نہیں ابتدا ہے بنا مدرسہ کے آج تک کی کیفیات موجود ہیں دیکھو مولف کا اگر دیوبند کے مدرسہ پر طعن کرنا مقصود ہے تو ایسی طرح طعن کرنا کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہ ہو شرم کی بات ہے حق تعالیٰ فرماتا کہ ان بعضی ظن انہم پھر خواہ خواہ حسن علی کو دیوبند کا مدرس یا طالب علم قرار دے بغیر غرض اپنی طرف سے یہ گھنا کستہ و خلاف حرکت اسکے ہوا اور جو توہین مدرسہ کی غرض مولف کی ہے تو ایسے دہمی مطامع سے کچھ نہیں ہوتا اور مدرسہ دیوبند کا جو کچھ علم پر اگر کچھ فہم خدا و مولف کو ہے تو اسے اور دیکھے اس فقر کے گمان میں یہ آتا کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت و حق تعالیٰ کی نگاہ پاک میں مست ہے کہ صدا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ملامت سے نکالا ہی سہیے کہ ایک مسئلہ فرمایا علیہ السلام کی مذہبیت خوب میں شرف ہوئے تو پھر اردو میں کلام کرتے دیکھو پھر بھلا کچھ یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی میں فرمایا کہ جیسے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا بلکہ یہ زبان آگئی۔ بھان اسی سے تہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا پس جس کا رتبہ عزا صراحتہ زیادہ ہو گا۔

اور شکوہ میں ہر کہ ملک الموت وقت موت میت کے سر ہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طریوں پر اور قاضی شہار سے
تذکرۃ الموت میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو بطریق احمد ابن مندہ سے اس میں یہ بھی ہر کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیان کیا کہ اگر کوئی گھر میں نیک یا بد آدمیوں کا جس کی طرف جھکو تو جو نور اتار دیتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں
کہ وہ خود بھی اپنے کو استدھنیں پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے ملک الموت علیہ السلام تو ایک
خوشہ مقرب پر و کھو شیطان ہر جگہ موجود ہے وہ فنا کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا
آدم کے ساتھ رات کو رہتا ہے ملائکہ شامی نے اس کی شیعہ میں لکھا ہے کہ شیطان تمام نبی آدم کے ساتھ رہتا ہے جبکہ اللہ نے علیہ السلام
اس کے کھارے قادر علی ذلک کا اقدار ملک الموت علیہ السلام نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی جو جس
ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا جتنے کلا راب عالم اجماع محسوس میں اس کی مثال سمجھنے کوئی آدمی مشرق سے خبر
نہیں لگتا آدمی دنیا کی اگر میر کرے جہاں جا رہا چاند کو موجود پا دیکھا اور سورج کو بھی پا دیکھا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور
سورج سب جگہ موجود تھا تو اسے قاصد سے چاہئے کہ وہ کافر ہو جائے کہ اسے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ کہ وہ مشرک ہے کہ کافر ہے اس کے

پیدا کر کے پس ثواب ہاں اب کو جو اس ہیئت صحت فور بنایا اور ملک الموت و شیطان کو جو وسعت علم دی اسکا حال شاہدہ اور
نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اس پر کسی فضل کو قیاس کر کے اس میں بھی نفس یا زائد اس مضبوط سے ثابت کرنا کسی ماضی فی علم کا کام
نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاوے بلکہ قطعی میں قطعیات خصوصاً ثابت ہوتے ہیں کفر و داعی ہی ہوا
میں نہیں لہذا اس کا اثبات اسوقت قابل انتفاع ہو کہ مؤلف قطعیات سے مسکو ثابت کرے اور خلاف تمام ہیئت کے ایک قیاس فاسد
عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا چاہے تو قابل انتفاع ہو گا۔ دو حکم قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہیں اسکا خلاف کس طرح قبول
ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہو گا خود مقرر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ و اللہ لا ادعی ما یفصل لی ولا لہ الحدیث اور شیخ عبد
روایت کرتے ہیں کہ جگہ دیوار کے چھ کدھی علم نہیں اور عین کمال کا مسئلہ بھی بحر اللافق وغیرہ کہے لکھا گیا تیسرے اگر فضیلت ہی
موجب کی ہو تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے فضل میں تو مؤلف سب ام میں بسبب انصاف کے شیطان
سے زیادہ نہیں تو اس کی بابت قلم غیب بزم خود ثابت کر دوے اور مؤلف خود اپنے زعم میں تو بہت بڑا اکمل ایمان پر تو شیطان سے
ضرورتاً اس ہر کا علم سن اللہ شیطان ہو گا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جمل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور شیخ بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالیق بات منہ سے
نکالے کہ قدر دور از علم و عقل پر اجماع خود کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم و طہرین کافر عالم کو خلاف نصوص
قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں ہو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس سے
ثابت ہوئی مقرر عالم کی وسعت علم کی کوئی حق قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شے کی ثابت کرنا ہی اور خاصہ کی تعریف تہذیب
پر احکام مؤلف نے یاد کر کے بے تنزیہی عقیدہ کی اختیار کی مگر ہم سے اشارۃ اللہ منہ زہدیت و دروغ صادق تعالیٰ کے علم کا یہ ہر کہ اس کا علم
ذاتی حقیقی ہے کہ جبکا لازم احاطہ کل شی کا ہو اور تمام مخلوق ہ علم باری علی کس قدر عطا کی حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہے پس

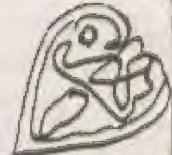
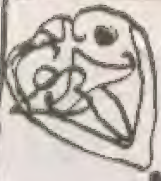
پس اس طرح جو کہ جس شیخ سب جگہ موجود ہو کر وہ چوتھے آسمان پر پہنچے جس سے اللہ علیہ السلام جو ساتویں آسمان پر عیسیٰ مدح و حمد و گداز کا پانی
نظر مبارک کل زمین پر یا زمین کے چند مواضع و مقامات پر پڑے اور شیخ انوار فیض احمدی نے کل جاسطو کو ہر طرف سے شل شل شل شل شل
کیا حال اور کیا عید ہے علامہ زرقانی نے ابوالعینک شمس الدین کو اس مسئلہ کی فصل زیارت قبر شریف میں نقل کیا ہے کہ کاشف و سطر
دور ہا نیشہ بلا و مشارقا و مغاربا کا بعد من حیث انھما راہ و بعدی الی عینک فورانا جابا یعنی جس طرح صوبہ آسمان کے
پہلو میں ہے اور روشنی اس کی پھولی ہوئی ہے مشرق سے مغرب تک اور جس طرح پانچ جہاں سے ہوا سکو دیکھے اسی جگہ پر ہی انجمن
نور مجتبیٰ گامتی کلام میں فرق یہ ہے کہ صوبہ اور چاند کے دیکھنے کی آنکھ نہ تھکانے کے کھول لی ہو اس کے ذریعہ سے بنی آدمی دیکھ کر کہتا
ہے کہ چاند جگہ موجود ہے اور نہ چاند دوں کی جگہ چاند نہیں ہے پس اسی طرح روح نبوی کا دیکھنا موقوف ہو اللہ تعالیٰ کی عنایت پر
اگر وہ آنکھ باطنی کھولے اور پردہ اٹھائے ہر جگہ انسان جلوہ احمدی دیکھ سکتا ہے امام شرفانی نے نیز ان میں لکھا ہے کہ بلنہا عن ابی انور
الشافی و لیثہ ابی البیاس سری و غیرہ انھم کلا الذین یؤمنون بالبعث۔ و یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملازمین ماعدا انھما
من جملة اسلمین دیکھے ہوا محسن شافعی و زہرہ اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل چھپنے کی برابر بھی سونے صلی اللہ علیہ السلام سے چھپ
جاوے تو ہم اپنے حسین سلمان بنائیں اتنی اب دیکھے یا اولیاء اللہ مثنی صاحبان صفائی عقیدت کے نزدیک کس فتویٰ اور کس حکم میں
داخل ہونگے اور جو ناصوح انبیاء علیہم السلام کا طریق میں ساتویں آسمان پر ہونے بیان کیا ہے فقیر و غریبی کے بیان علیہ میں میں کچھ لیکن
باوجود ہونے عیسیٰ میں آپ کی روح کو قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہو ہزار کو جانتے ہیں کون زیادہ کو ان سب کو سلام کا جواب دیتے ہیں
قبر مبارک میں مبارک مذہب زرقانی نے لکھا ہے کہ ان نبیاء بالرفیق الاعلیٰ و بدنی قہر و الاسلام علیہم سلم علیہ اس مقام کی تحقیق نہایت
اس سے تمام اثبات مولود شریف میں بیان کر چکے اب فکر کرنا چاہئے سب سے سب سے موجود اور ہر جگہ میں ہر شیطان موجود ہے اور
ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو مصطفیٰ خدا کی لکھا ہوئی اور نہ شاید کہ صاحب عقل میلاد تو زمین کی جگہ یا پاک یا گناہ میں ہی فرزند نبی میں حاضر ہوتا
اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے فصل ہو چکی وجہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان
اس میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چکا ہیکہ زیادہ چنانچہ وہ اسکی اوپر ذکر ہوئی اور قیاس سے اسکا اثبات جس کی کتاب علم کا بھی اسکا
موجود نہیں الغرض یہ تحقیق وہابی مولف کی محض جمل ہے وہ اب نہ شام و شرک میں بتلائے ہو مگر ایک عالم کارامہ مارو یا بعد اس کے جو حکایات لایا
اسکی مولف نے بھی میں تو اول تو یہ حکایات بہت شریعت کے علم کی نہیں خصوصاً باب عقائد میں پس ان حکایات کو قبول کر کے
خصوصاً رو کرنا کسی علم سے بھی متوقع نہیں چہ جائیکہ عالم سے اور بعد تسلیم کے جواب یہ کہ ان اولیاء کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ انکو یہ خصوص علم
حاصل ہو گیا اگر آپ نے تو عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گنا اس سے زیادہ اطلاع دینے ممکن ہو نہ ثبوت علی اسکا کھلا کیا ہو کس شخص سے ہو کہ یہ عقیدہ کیا
جائے اور عیسیٰ خود میں خطاب فرمایا جائے اس امر کا محض امکان سے تو کام نہیں ملتا بالفضل ہونا چاہئے اور ثبوت ہونا انصاف سے واجب ہے
مگر سو اہم مولف کا قابل تماشائی کہ کچھ نہیں جانتا اور یہ بحث اس صورت سے ہو کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا پہلا کا یہ عقیدہ
ہے اگر جانے کہ حق تعالیٰ اطلاع دیکر حاضر کرتا ہے تو شرک تو نہیں مگر یہ ثبوت شہری کے افسر عقیدہ درست بھی نہیں۔

فاروقی عفا اللہ عنہ بخیرہ مولوی نذیر احمد خاں صاحب بعد سلام تحیۃ اسلام آنکو آپکا خط آیا مضمونک مطلع ہوا ہر چند کہ بعض جوہر سے قلم تحریر جواب نہ تھا مگر بغرض مطلع اور توضیح مطلب برہیں قاطعہ بالا نقصا کہ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالیٰ شے پہنچا دے۔
ان اوہد الا اصلاح ما استطعت و ما توفی اللہ انہ

جواب اول۔ و جمع ہو کہ امکان کذب کے جوہر سے اپنے کلمے میں وہ تو بالافتاق مردود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف کتب و نص صریح۔ و من صدق من الصدقین۔ و ان اللہ لا یخلف الیعاد۔ و غیر آیات کے وہ ذات پاک مقدس پر شائبہ نقص کذب و غیرہ سے۔ رہا خلاف علماء کا جو دربارہ وقوع و عدم وقوع خلاف و عید ہے۔ جسکو حکماء برہیں قاطعہ تحریر کیا ہے وہ اصل کذب نہیں صورت کذب ہے بلکہ تحقیق میں طبل ہر الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرۃ باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ و عید فرمایا ہے اس کے خلاف پر بھی قادر ہے اگرچہ وقوع اسکا نہ امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی غلطی ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اسکو شہکار لاحق ہوا ہو چنانچہ اہل قتل پر بھی نہیں پس نہ یہاں جمع محققین اہل اسلام صوفیہ کرام و علماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ کہ کذب داخل تحت قدرۃ باری تعالیٰ ہی میں جو شہادت آتی وقوع کذب پر تفریع کئے گئے وہ مندرج ہو گئے کہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہی مہام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں اسکی حقیقت کے انداز سے اکثر نازاں قاصد میں آیات و احادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہو ایک کتب کمال قرآنی و حدیث کی بھی جاتی ہے۔ ایک مسئلہ کہ شاد خباب باری کو قتل ہوا قادر علیٰ ان یبعث علیکم هذا اللہ اوہد و سہری جگہ فرمایا۔ و ما کان المرسلین

لکم کہ یخلفوا فی قولہم و وعدہ و قدرۃ آیات و احادیث میں ذرا غلطی نہیں وہ مومنات اقبال متحقق طلب و محققان علیٰ ہر تفسیر ہر درجہ کلمے میں ہر کلمہ کی سادہ بھی ذرا کلمہ نہیں سے جسکو چاہیں بلا تعصب بخیرہ برہیں و دیگر خلاف کتب میں ہر تفسیر بعض اہل تصوف کونین کا لایتنوب ہر تفسیر میں انہ تعالیٰ کا انہ صراحتی رحمت سے بخیرہ کلام میں صریح و ایت کفار کلمے دونوں میں ہمارا وعدہ طبعی ہو اسکا خلاف کتب کے اسلئے کفار جنت میں جا چکے مگر کفار کا جنت میں داخل کرنا قدرۃ خداوندی میں داخل ہر ہی نامی امکان کذب کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کذب پر قادر ہے ہر وقوع اسکا لازم نہ۔

۱۱۔ جیسے رسول خلفائے الانبیاء علیہ السلام کا نقل میں ممکن ہی یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے کذب کا شہید کلمے کی یہ قاصد سلم ہر کلمہ میں کہ رسول خدا علیہ السلام علیہ السلام کان ہی واجب نہیں مخلوق میں خالق نہیں تو آپ کا نظریہ ممکن انبیاء باغض الاول مگر یہ کہ وعدہ الہی ہر حکاک کلمات نبیہ و رسالت انصرفت علیہ السلام ہر کلمہ کی نہ آپ کے بعد کر لائی نہ ہر کلمہ کے واقعہ نظر حضرت علیہ السلام کا حال ہر گاہی یعنی عالی الہیہ طہارت ازہ طہارت کی قدر میں عالم ہر کلمہ گرا اسکا جہاں ہر نایانہ ممکن میں خدا تعالیٰ کی قدر میں داخل ہر کلمہ کا خدا تعالیٰ کا لکھا ہر کلمہ انیس ایلے زیہ کا جہاں ہونا عالی الہیہ طہارت و بیعت فرشتہ کی شایہ کی موجود میں ۱۲۔ مضمون کے شبہات کی بنا وقوع کذب پر بھی کہ قرآن شریف میں مثلاً افعال کتب امیہ و کتب کتب کے وقوع کا کوئی قائل ہر کلمہ وقوع کذب باری تعالیٰ قائل گویا استحالہ کسی وجہ سے ہوا افعال کتب کتب کلام اللہ ہی غلط اور نیز واضح ہر کلمہ ہر کلمہ جاتا۔ حاجی صاحب نے جمع محققین اہل اسلام و صوفیہ کرام کا مذہب امکان کذب یعنی وقوع تحت قدرۃ باری تعالیٰ تو اب تک کہ انہ انجام سوس کی دسے کس گمہ میں داخل ہیں ۱۳۔ کلمہ کہ جب دیکھا کہ اس زمانہ کے مقلد مناظرات کے جوہر قدرۃ خداوندی کی نفی کرنے لگے اولیٰ من کی کفر و تفسیل پر آمادہ ہوئے تو بغیر دست انہما اس مسئلہ کا کرنا ہر ۱۴۔ اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے ہر کلمہ سے اور نہ اب بھی پراور آیت انہ کا حاصل یہ ہے کہ بت محمد علیہ السلام پر ہر وقت آنحضرت علیہ السلام دنیا میں مذہب نہائے گا پس اس وعدہ کی وجہ سے دنیا۔ مذہب شکست آجی گواہ آیت انہ سے اسکا قدرت الہی میں داخل ہونا معلوم ہوا و اللہ اعلم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ إِلَهٌ مَزِيدٌ وَلَهُ الْحَمْدُ

تصفیۃ العقائد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند
اور جناب سرسید احمد خان صاحب بانی علی گڑھ یونیورسٹی کی ذمہ داری
جو دونوں حضرات کے درمیان عقائد الاسلام اور دوسرے اہم موضوعات
پر ہوتی اسکے علاوہ مسئلہ تقلید، تراویح کی اٹھارہ نکات و مخرج مندرجہ پر مباحث

از حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

ناشر

دارالاشاعت بمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

واقع کی طرف پہنچ لیجاتے ہیں پھر دروغ صریح بھی کہی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے بنی کو معصوم ہونا ضرور نہیں اگرچہ چاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب ہی سے محفوظ ہے ہوں ہم کو لازم پڑا کہ اس باب میں ایک تحقیق مختصر بقدر ضرورت لکھیں سو سینے کہ بعض بعض افعال تو خیر باین معنی ہوتے ہیں کہ اُن کی وضع کسی امر شر کیلئے ہوتی ہے سو جیسے آگ احراق و حرارت کے لئے اور پانی رطوبت اور ترطیب کیلئے موضوع اور مخلوق ہوئے ہیں ایسے ہی نماز مثلاً تعظیم باری کیلئے موضوع ہوئی ہے جس کی خیریت میں پھر کچھ مان نہیں اور جس میں اصلاً شائبہ شر نہیں اور بعض افعال شر محض باین معنی ہوتے ہیں کہ اُن کی وضع کسی امر شر کیلئے ہوتی ہے سو جیسے قطع اعضاء و تحزیب بدن اور فساد جسم کے لئے موضوع ہے ایسی ہی ظلم و ستم و آزار مردم اور زنا حد سے جیائی کے لئے موضوع ہوا ہے علیٰ ہذا القیاس اور افعال کو سوچ دیکھئے مگر بعض افعال ایسے ہیں جن کی حد ذات اور مرتبہ حقیقت میں نہ کوئی خوبی ہوتی ہے نہ کوئی برائی تو یہ اگر نتیجہ حسن کے وسیلہ اور امر خیر کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ محاسن سمجھے جاتے ہیں اور اگر کسی نتیجہ قبیح کے وسیلہ اور امر شر کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ مساوی و ذمائم شمار کیے جاتے ہیں مثلاً رفتار البصار استماع وغیرہ کہ فی حد ذاتہ نہ امور حسن ہیں نہ قبیح البتہ اگر رفتار مسجد کی طرف ہے تو منجملہ طاعات سمجھی جائے گی اور اگر شراب خانہ یا بتکدہ یا چکلہ کی طرف ہے تو سیئات میں داخل ہو جائے گی اور اگر کہیں دونوں مجتمع ہو جائیں تو پھر غلبہ کا لحاظ کیا جائے گا مثلاً اجتماع رجال و نساء مساجد میں اگر موجب حصول برکات جماعت و مزید ثواب ہے تو اندیشہ فتنہ اور خوف تسلط خاطر یکے با دیگر نے نہیں ساتھ ہی لگا ہوا ہے اس میں اگر مکان یا زمان میں جنت اونی غالب ہوگی جیسے زمان برکت تو امان حضرت نبی الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ کمال زہد صحابہ و صحابیات و غلبہ ایمان انبار روزگار اندیشہ فساد اگر تھا تو موم ہوم تھا تو ایسی اوقات اور اکنہ میں اجازت ہوگی بلکہ داخل سلسلہ محاسن ہو جائیگا

ہوگا اور تفسیری صورت میں غالبہ وقوت جہات متغایہ پر نظر رکھنی چاہیے اگر جہت
منفعت غالب ہے تو منجملہ نافعات اور جہت مضرت غالب ہے تو منجملہ مضرات سمجھا
جائے گا پھر اگر منفعت دینی ہے تو حسنات دینی میں شمار کیا جائے گا اور منفعت دنیوی
ہے تو حسنات دنیوی میں شمار کیا جائے گا مثلاً اطعام طعام یا تعلیم علوم دنیوی پر
منفعت دنیوی اور راحت دنیوی منفرع ہوتی ہے اور تعلیم و تلقین علوم دین پر
راحت دینی تو اول حسنات و احسانات دینی دوم حسنات و احسانات اخروی
میں اور تخریک و تہذیب قلب جو بغرض ابغاث محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے راحت اخروی میں سے ہوں گے اور اس تفادت کی وجہ سے اول کو ثنائی
سے کچھ نسبت نہ ہوگی مشروعیت قتال کفار اور اس کا حسنات میں داخل ہو جانا
اسی قسم میں سے ہے کیونکہ قتال مذکور و قطع عضو فاسد جس میں خیر خواہی بدن
باقی ظاہر ہے منجملہ زفاہ باقی مخلوقات سمجھا گیا جب اس قدر آزار مقولین دفع فساد
کے لئے ثواب مستحق ٹھہرے تو کذب صریح جس میں کفار کو دہوکا دینا مد نظر ہو بغرض
دفع فساد و اعلا کلمۃ اللہ کیونکہ مستحق نہ ہوگا اس کا آزار اس آزار سے جس
سے بڑھ کر کوئی آزار دنیوی نہیں یعنی قتل کچھ نسبت نہیں رکھتا جب مرض
مذکور پردہ جائز ہوا تو یہ کیونکر نہ ہوگا اور وہ حسنات میں سے ہوا تو یہ کیونکر
نہ ہوگا یہ مسلم کہ دفع فساد قتال مذکور سے حاصل ہوتا ہے اور کذب فی
الخصرب جو بطور حدیجہ کام آتا ہے چنانچہ ارشاد ہے الْحَوْبُ خَدَاعَةٌ بَغْرَضٍ
سہولت دفع فساد مطلوب ہے اس لئے تمام قدر کذب صریح جائز نہ ہوگا تو یہ
سے کام لیا جائے گا بلکہ انبیاء کرام اگر تعریضات کو بھی مکروہ سمجھیں جیسا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے مترشح ہے تو کچھ عجب نہیں ہاں جس جگہ
دفع فساد خود کذب پر ہی موقوف ہو جیسا کبھی اصلاح بین الناس میں ہوتا ہے
تو پھر یہ تامل بجا ہے بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت باین معنی سمجھنا
کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے

(بسم اللہ حق محفوظ)

کِتَابُ اُحْکِمَتِ الْاَيَاتِ ثُمَّ فُضِّلَتْ مَسْرُودُ دُنْ جُحْمِ مُحَمَّدٍ

الحمد لله الذي اياهم معلوت فرجام کتاب مستطاب بمسود لا جواب
تفسير كلام مجيد وشرح قرآن حکيم بطرز جديد ووجوه لطيف وانيق المست

بُلَغَةُ الْحَكِيمِ
فِي
رَبِّ اَيَاتِ الْفُرْقَانِ

از زبدة المفسرين، عمدة المحدثين، رئيس الفقهاء، الصوفي الصافي، مولانا حسين علي عفيفي نعم النعماني
تلميذ ارشد مولانا رشيد احمد القطب المنجوي قدس سره و مولانا محمد منظر نانوتوي رحمه الله عليه
باني مظهر العلوم سهارن پور

(مولوي حسين علي صاحب پبلشر نے حمایت اسلام پریس لاہور میں تمام شیخ سن المذہب پر مبنیہ کر دین سمیوں شائع کیا)

[illegible]

چلے اس سے کوئی علم ہی نہیں کیا کرینگے بلکہ امر کو اس کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات قرآنیہ جیسا کہ دلیلہ الذین وغیرہ بھی
 بھی اور احادیث کے لفظ طاعتی اس مذہب پر خطبہ میں مکرر بعض مقامات پر آن کے مطابق نہیں جتنے ان کا منی معیم کرتے ہیں اور
 اہل سنت جماعت دلت منی علم کا ظہور دیتے ہیں جس بناء مخالفت آجائے خود وہاں عرشہ علی الماء اور منی کان کامانی والا نہیں جو
 تاکہ یہ منی ہو جائے کہ حاضری اس کا پانی پر تاکہ لازم آئے کہ اس پر سے چلے تو پانی پر تھا۔ بلکہ منی یہ جو کہ عرش اس کا فی الحال بھی
 پانی پر ہے کیا نفہم من حدیث البخاری والمسلم فی باب الحش علی النفقۃ فی اثنا عشر باب الزکوۃ اور یہ کہ یہ ہے عدم ہستی حاج اشتر
 تالی کا منی اس تالی کی طرف محتاج نہیں ہے کہ عرش یا تو زمرہ کا زمانہ یا کسی دیگر ہستی کا جو کہ صاحب ثقل ہوں۔ ان کا پانی پر
 ہونا نہیں ہو سکتا پس یہ کہ یہ ہے عدم ہستی حاج سے قولہ ذلک قلت انکم اوشکوہ نے کفار کا کہ دیکھو کفار جو اب میں کسی بڑی بات
 کہتے ہیں الا صحفین منی کہتے ہیں میں ایک کذب و اور اجابہ و تفسیر ابیہل اور اس جگہ بغیر یہ سیاق کے منی کذب والا شائب
 ہوتا ہے یعنی یہ بات رسول اللہ کے کذب سے یہ تمام منقول سے تفسیر ان جاسٹ۔ قولہ الی ائمة معذونہ اس جگہ منی امت
 معذونہ کا ظاہر ہو سکتا ہے۔ لیکن جات چلتے کہ منی امت سے منی جماعت من الاوقات پس اب منی امت کا ہمت
 من الاوقات ہوگا۔ مایحیہ ما۔ تقیما میرے منی کہ منی مذہب کو بند کیا ہے اس بات کو کفار کہتے ہیں لیون من کفون
 منی لیون کا نا ایدت اور کفون کا منی نہایت نا ایدت منی کہتے۔ اپنی منام سے نہایت نا ایدت ہوتے ہیں جدوت حمت دور
 ہو جائے اور ان سے حمت دور کیا ہے جو کہ منی کہ منی یہ ہم ہیں۔ وکتا خلخلت قارک الا تفسیر مسئلہ منی تم اپنی پوری
 تبلیغ کرتے جاؤ وہم فیہا لا یحسبون منی لا یحسبون منی من اذناق تائیدہ فی سورۃ نبی اسرائیل چل من کان جودہ
 العاقلۃ عجلنا لہ فیہا ما فشا۔ آت سے کہ وہاں عطا و دنا عطا و دنا یعنی جو دنیا میں رزق طلب کرے اور حویۃ دنیا طلب کرے
 تو اس کو ہم دنیا میں جو کہ چاہتے ہیں دیتے ہیں۔ اور رزق کو بند نہیں کرتے لیکن آخرت میں فی النار کرینگے۔ امن کان علی لبنۃ
 من رنبہ ویسئلہ شاہد منہ و من قبلہ کتاب مونی اماما و رحمتہ۔ جو تھا مسئلہ منی۔ اور منی سے مراد عقل ہے اور
 منی تیلو کا لاحق ہوتا ہے اور شادی مراد قرآن ہے اور منی کی تفسیر کا منی اس کے منی یہ ہوگا۔ آیا جس شخص کو عقل دیا گیا ہے سمجھنے
 کے لئے اور لاحق عقل کے بعد قرآن ہی اس کی جانب سے اور منی۔ کہ کتاب توراۃ مونی کی بھی اس کی مصدق آگئی ہو جو کہ پیشوا اور
 رحمت سے دیکھے آیا پھر بھی جانتے شہ کی رہتی ہے اس کے دلت پس اماما و رحمتہ کے بعد اب بقیہ لہ موضع شجہہ معذون ہوگا
 اور اس دعویٰ اور منی میں و لکن اکثر الناس لا یؤمنون منی منہا نہیں ملتے جو معذونوں سے مراد قیامت کا دن ہے و یقول
 الا شہادہ ہونہ الذین کذبوا مراد اشہاد سے جو کہ اس جگہ نہ ہونے یعنی ملاک یا رسول اور الذین کذبوا سے مراد کفار ہیں منی
 ہوگا منی وقت کفار پیش کے جائیں گے رب کے مات اس وقت ملاک یا رسول کہیں گے کہ آیا یہ ہیں جو کہ کذب کہتے تھے یہ
 کے اوپر الا لعنة الله علی الظالمین۔ افعال انہی نے ہشاد کی لازم نہیں ہے۔ یعنی یہ عیمہ قاعدہ باری تعالیٰ نے فرمایا ہے
 اجبتوا الی ربہم منی یہ ہے کہ عاجزی کی ہے انہوں نے طرف رب اپنے کے مثل القریقین منی یہ ہے۔ اسے معذونہ

کہ لے بنی علیہ السلام تھا کہ واسطے قوری ہے کہ تبلیغ میں مستی نہ کرو۔ خوب اچھی طرح کرو۔ تمام دنیا اور جو سے وعدہ لیا گیا ہے کہ تم خوب تبلیغ کرو اس وقت ہے۔ وہ آئیں اس خطب اسے حضور و نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی رہنا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے گا یہاں تک کہ اس میں وہی معنی (۱۵) چوتھا خطب اسے بنی علیہ السلام ازواج مطہرات کو کہہ کر کہتا ہے واسطے اطاعت رسول قرین ہے طہور و غیرہ اس کے فضائل ذکر (۱۶) پانچواں خطب اسے ازواج مطہرات جس نے اتنا بھی کہا کہ اپنی مرضی سے کام کرنا ہے ہماری بات نہیں مانتا اس کے واسطے دو گنا گناہ (۱۷) چھٹا خطب اسے نسا بنی علیہ وسلم قول نرم یعنی اس طرح نہ کہنا کہ اس کی اپنی مرضی ہے بلکہ کہہ کر خدا کے مطابق کرنا ہے جس نے اس طرح کیا اس کو دو گنا ثواب ہو گا (۱۸) ساتواں ہر ایک عین اور مرد کو چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہ کرے اور اسے آتشوں میں نہ ڈالے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہ چلے کہ تبلیغ اور حکام میں دل نہ لگا کرے (۱۹) اسے مومنہ زید کوئی دلدل نہ لے اور مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنا منع ہو (۲۰) نواں خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں غلاوت فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آیا ہے اس واسطے طلب مسائی کی اللہ تعالیٰ سے کر (۲۱) دسواں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو رسول کر کے بھیجا چاہئے کہ لوگوں کو حکم الہی بتائے اللہ تعالیٰ اس حکم کو جاری کر دے (۲۲) اسے مومنہ اگر صلح کو مومنات کے ساتھ خواہ تنجی کی صورت ہو یا نہ اور قبل الذوق طلاق دو تو اس صورت پر عقد لازم نہ ہوگی جو یہ کہہ کر نیکو طلاق قبل الذوق دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بابت نکاح کر لیا۔ جو یہ کہتے ہیں وہ اس حدیث میں جس میں حدیث کا ذکر آیا ہے کام کرتے ہیں (۲۳) اسے بنی علیہ وسلم نے واسطے یاد دہانی کی حدیثیں ممال میں تاکہ تبلیغ پوری طرح سے ہو جائے (۲۴) اسے مومنہ ان قواعد پر عمل کر تاکہ اتمام کسی قوم کا ذکر نہ کرے (۲۵) اسے مومنہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تائید داری میں عام کی طاقت خطب میں سے کی تم بھی آؤں کہ جو بہت مذکورہ (۲۶) اسے بنی اس کے بعد ازواج مطہرات اور باقی ممال کو چاروں اور سننے کا حکم دیتا کہ منافقوں اور کافروں سے ایذا اور حسرت نہ آئے پھر بھی اگر اتمام دینے سے باز نہ آئے تو ساتھیوں سے ان کو قتل کریں گے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا (۲۷) اسے مومنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جہو نے اتمام سے ایذا دیا وہ مومنہ کو بنی علیہ السلام کا مدعی ہے جس کو ذبح اتمام دیا وہ اس کے سب سے پاک ہو گا اور آخر میں زمین اور آسمان اور کائنات کے لئے اور بعض انسان نے منافق اور کافروں نے دینے کے لئے ان کو شہادت دے گا۔ (خلاصہ) اذان میں کیا گیا کہ اس کا بار بار پڑھنا اور پڑھنے میں ایک اصول میں غلطی ہے اور دفعوعات میں ہیں اس کے بعد غلطی کے کرنے کے واسطے اشارہ خطبات بیان کئے گئے اور اخیر میں ایک زجر کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة السجدة

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلٰی ہٰذَا سَنُوْدُ لَہٗ تَحْقِیْقُ مَقَامِ اَفْرَاقِیْنَ کَہٗ چار جہتے ہیں یہ کیا اپنے مقام پر نہ کہے کہ میں اور ہر ایک حصہ اللہ کے ساتھ شریک کیا گیا ہے اور چوتھا حصہ اللہ کا سوا سب سے بڑا ہے جو اسے بوندہ ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ کہ پادشاہ بادشاہی پر بیٹھنے کے بعد کوئی ملک مقرب اور مذہبی مقرب شفاعت قری کر سکتا ہے یہ مومن جو ایمان رکھتا ہو دوسرا مومن لب القربان ہو کہ سب کچھ

فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

فتاویٰ رشیدیہ

مہیوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی



ناشران

سعید ایچ ایم مکی و ادب منزل کراچی
پاکستان چوک

اس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر رجوع کرتی ہے پس جب تک کسی کفر پر پرمنا محقق نہ ہو جائے اس پر لعنت نہیں کرنا چاہیے کہ اپنے اوپر خود لعنت کا اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ ہیں جو موجب لعن کے ہیں مگر جس کو محقق اخبار سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی خوش تھا اور ان کو مستحسن جانتا تھا اور بدو تو بہ کے مرگیا تو وہ لعن کے جواز کے قائل ہیں اور مسئلہ یوں ہی ہے اور جو علم اس میں تردد رکھتے ہیں کہ اول میں وہ مومن تھا اس کے بعد ان افعال کا وہ مستحل تھا یا نہ تھا اور ثابت ہو یا نہ ہوا تحقیق نہیں ہوا پس بدو تحقیق اس امر کے لعن جائز نہیں لہذا وہ فریق علماء کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ محقق ہے پس جواز لعن و عدم جواز کا مدار تاریخ پر ہے اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لعن نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب محض مباح ہے اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاہ اسماعیل شہید کے متعلق رائے

سوال :- جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے شہید ہوئے تھے۔ ان کو مردود کہنا اور بے ایمان کا فرکنا درست ہے یا نہیں۔ اور اگر نادرست ہے تو مردود اور بے ایمان کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو تصنیف مولانا مرحوم کی ہے اس کا مطالعہ کرنا اور پڑھنا اور پڑھانا اچھا ہے یا بُرا۔

جواب :- مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی اور بدعت کے لکھانے والا اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حالت میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جس کا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی اللہ اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اولیاءہ الامت معونۃ اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لایجاب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو بُرا کہتا ہے وہ فاسق اور بدستی ہے۔ اگر اپنے محل

لہ اللہ کے دلی متقیوں کو سزا کوئی نہیں۔

دہلوی ولی کامل محدث فقیہ عمدہ مقبولین حق تعالیٰ کے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بد جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے اور اگر کسی کا باپ یا والدہ نماز جماعت سے منع کرے یا وعظ سننے سے کسی عالم مقبول متدین کے منع کرے تو قول والدین کا سرگز نہ مانے بلکہ ان کاموں کو کرتا ہے اور دفع و سوسہ شیطانی کے واسطے لاجول اور استغفار پڑھا کر و۔ فقط والسلام

تقویۃ الایمان کے بعض جملوں کی تشریح

سوال :- تقویۃ الایمان کے صفحہ ۴۴ میں ہے (یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے چہرے بھی زیادہ ذلیل ہے) اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے کیا مراد لیا ہے۔

جواب :- اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑائی ظاہر کرنا ہے کہ اس کی سب مخلوقات اگر جیسی وجہ کی ہو اس سے کچھ مناسبت نہیں رکھتی، کھار لوٹا مٹی کا بناوے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو احتیاط سے رکھے مگر توڑنے کا بھی مختار ہے اور کوئی مساوات کسی وجہ سے نہ ہو تو کھارے نہیں ہوتی۔ پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو خالق محض قدرت سے اس کے ساتھ کیا نسبت و درجہ کسی خلق کا ہو سکتا ہے چہاں کو شہنشاہ دنیا سے اولاد آدم ہونے میں مناسبت و مساوات ہے اور شہنشاہ نہ خالق و رازق چہاں کا ہے تو چہاں کو تو شہنشاہ سے مساوات بعض وجہ سے ہے بھی مگر حق تعالیٰ کے ساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی کو نہیں کہ کوئی عزت برابری کی نہیں ہو سکتی۔ فخر عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایت عزیز ہیں۔ کہ کوئی مثل ان کے نہ ہو نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابل میں وہ بھی بندہ مخلوق میں تو یہ سب حق ہے مگر کم فہم اپنی کجی فہم سے اعتراض یہودہ کر کے شان حق تعالیٰ کو کھٹاتے ہیں اور اسکا نام حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان کے مسائل

سوال :- تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح اور علماء دین کو مقبول ہیں اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روئے بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افراء ہے اور جو مولانا مرحوم کا معتقد نہ ہو اور ان کو خوش عقیدہ اور بزرگ نہ

جانے وہ بدعتی اور فاسق ہے یا نہیں اور مولوی صاحب شہید مقلد تھے یا عامل بالحدیث اور اگر مقلد تھے تو کون سے امام کے خفی تو شاید نہ ہوں چونکہ سنا ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر کرتے تھے اور اکثر غیر مقلد مولانا موصوف کو عامل بالحدیث بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو زیادہ مانتے ہیں اور انھیں کے قول کو زیادہ سند میں لاتے ہیں بہ نسبت اور علماء کے اور انھیں کو اپنے زمانے کا مجتہد بتاتے ہیں حالانکہ اُس زمانہ میں اور بہت سے علماء عظام موجود تھے اور انھیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے ہیں اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحب کے نہیں مانتے اور ان کے کل مسائل مقبول جانتے ہیں۔ ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب مقلد نہیں تھے۔ عامل بالحدیث تھے۔ اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ نہیں مقلد تھے غیر مقلد ہرگز نہیں تھے بعض یہ کہتے ہیں کہ ان کو مرتبہ اجتہاد کا تھا اس وجہ سے انھوں نے تقلید نہیں کی اس کا خلاصہ

حال جو ہو تو تحریر فرمادیتے اور مولوی صاحب کے عقیدے میں اور محمد بن عبدالوہاب کے عقیدہ میں کچھ فرق تھا یا یہ دونوں صاحب ایک ہی مسلک کے ہیں اور حضرت سید صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ جو ان کے مرشد ہیں یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہیں اور حضرت سید صاحب کے خلفاء میں اور بھی کوئی ان سے زیادہ لائق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سربراہ و زہد ہی حضرت تھے اور جو مسائل تقویۃ الایمان میں مختلف ہیں ان پر عمل کرے یا نہ کرے اور مولوی صاحب موصوف سے سلسلہ صوفیت کے نہ چلنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سید صاحب کے بیعت ہوئے ہیں اور ان سے بھی آدمی غالباً مرید ہوئے ہوں گے اور مولوی صاحب مجدد علماء میں شمار کئے گئے ہیں یا صوفیہ میں۔

جواب ۱۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اُس کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے اور توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افتراء اہل بدعت کا ہے اور اگر ان کو بزرگ نہ جانے چھوٹے حالات ان کے سن کر تو مغرور ہے اور اگر کتاب کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے۔ اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک حدیث صحیحہ غیر منسوخ ملے اُس پر عامل ہوں ورنہ ابو حنیفہ کے رائے کا مقلد ہوں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو مفصل حال معلوم نہیں اور نہ خلفاء سید صاحب کا اور مولوی اسماعیل صاحب و عظام و بدعت میں مصروف ہے پھر جہاد میں جا کر شہید ہو گئے سلسلہ بیعت کا کہاں جاری کرتے اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے فقط۔

نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکہ مکرمہ ادا اللہ شرفہ
در مسئلہ امکان کذب بر رفع شبہات مولوی نذیر احمد خاں صاحب پامپوری

(شبہ) براہین قاطعہ میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کی وجہ سے
کتب الہیہ میں احتمال بقوت کا پیدا ہو سکتا ہے یعنی محال نہیں کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی جھوٹا ہے۔
اور اس کے احکام میں ناطق ہیں اور براہین قاطعہ کی اس تحریر کی وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔ از فقیر
امداد اللہ حشمتی نورانی عفی اللہ عنہ۔ خدمت مولوی نذیر احمد خاں صاحب بعد سلام تحیہ اسلام آنکھ آپ
کا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا۔ ہر چیز کے بعض وجوہ سے عزم تحریر جواب نہ تھا مگر بغرض اصلاح اور توضیح
مطلب براہین قاطعہ بالاختصار کچھ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالیٰ نفع پہنچا دے اِنْ اُرِیدُ اِلَّا اِصْلَاحُ
مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِالله ۝

جواب :- واضح ہو کہ امکان کذب کے جو معنی آپ نے سمجھے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی
اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف ہے نص صریح وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِیْ اَمْلَیْکُمْ ۝ وغیرہ آیات کے وہ ذات پاک مقدس ہے
شائبہ نقص کذب وغیرہ سے۔ رہا خلاف علماء کا جو دربارہ وقوع و عدم وقوع خلاف وعید ہے
جس کو صاحب براہین قاطعہ نے تحریر کیا ہے۔ وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے اس کی تحقیق
میں طول ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ
نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم
نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالة لاحق ہو۔
چنانچہ اہل عقل پر محقق نہیں پس مذہب جمیع متعین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علماء عظام کا اس مسئلہ
میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے پس جو شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع
کئے تھے وہ مندرج ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان
کرنے کا نہیں اس کی حقیقت کے ادراک سے اکثر انبیا زماں قاصر ہیں۔ آیات و احادیث کثیرہ سے یہ
مسئلہ ثابت ہے ایک ایک مثال قرآن و حدیث کی کھجی جاتی ہے ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا اَلٰیْمًا وِیْسَرِیْ جَکَ اَرْشَادُ فَرَمَیْدَ مَا کَانَ ۱ اللہ

۱۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کچھ کہنے والا کون ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا ۲۔ کہ جتنے کہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ اس بات پر متم برعذاب ہے

نہیں کہ مقصود حکایت ہے دیکھو کہ حیات فخر عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دور دور اپنے موت میں اور مکہ اور بلاد بعیدہ میں خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے جیسا وہاں خطاب نہ مست تھا اب کیا وجہ ہے جو حرام ہو علم غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو جب بھی ملائک پہنچاتے تھے اور اب بھی لہذا صیغہ کو خطاب سے بدن کوئی نہ ورنہ اس میں تقلید بعض صحابہ کی ضرور نہیں ورنہ خود آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مت کرنا بہر حال صیغہ خطاب رکھنا اولیٰ ہے کہ اصل تعلیم اس طرح ہے اور مراد بعض صحابہ کی کس مصلحت کی وجہ سے تھی یا اجتہاد تھا یا استمنائاً تھا نہ وجوہاً اسی واسطے جملہ فقہاء ائمہ اربعہ کے متذہب اس صیغہ کو نقل فرماتے ہیں اور تبدیل صیغہ کی ضرورت نہیں رکھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا عقیدہ غیب نبی کو پکارنا

سوال: اشعار اس مضمون کے پڑھنے یا رسول کبریا فریاد ہے: یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے۔ مدد کر ہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ میری تم سے بہ بڑی فریاد ہے۔ کیسے ہیں۔

جواب: ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور بعقیدہ عالم الغیب اور فریاد رس ہونیکے شرک میں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو ناسد کرتے ہیں لہذا مکروہ ہوئے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب

سوال: رقبہ ہذا میں ایک میاں صاحب وارد ہوئے ہیں۔ پیری مریدی کرتے ہیں مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ ان کی بزرگی کا شہرہ ہوا۔ عوام کے سامنے وعظ و نصیحت فرماتے ہیں رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام۔

رحمۃ للعالمین

سوال :- لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا شخص کو کہہ سکتے ہیں۔
 جواب :- لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیں بول دیوے تو جائز ہے فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال :- شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن باقی اذن من جانب اللہ ہوتا ہے یا نہیں یا بدون اجازت دیگر خداوند ذوالجلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔
 جواب :- کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی من ذالذی یشفع عنده الا باذنه ترجمہ کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات ذوالجود والکبریا کی بارگاہ میں کسی کو جرأت زبان ہلانے کی بدون اجازت کے نہیں ہو سکتی گی فقط۔

حضور کے والدین کا اسلام

سوال :- ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔
 جواب :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال :- مزارات اولیاء رحمہم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس صورت سے
 جواب :- مزارات اولیاء سے کالیں کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب جانے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استغناء و فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دروازہ کھولتا ہے فقط۔

اولیاء کی کرامات

سوال :- مولانا روم فرماتے ہیں

تیر جست باز گردانند ز راہ

ہست قدرت اولیاء را از الہ

۱۔ اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ مجھے ہمستہ تیر کو راستے سے پھیر دیتے ہیں۔

دہائیوں کے عقائد

سوال :- وہابی مذہب یہ کون فرقہ ہے مردود ہے یا مقبول اور عقائد ان کے مذہب والوں کے مطابق اہل سنت والجماعت میں یا مخالف کسی امام کی تقلید کرتے ہیں یا نہیں۔

جواب :- اس وقت اور ان اطراف میں وہابی تتبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں باقی بندہ آپ کو دعا گو ہے سب امور کے نئے دست بدست ہے فقط والسلام۔

فرعون کا جھوٹ

سوال :- بعض شخص کہتے ہیں کہ فرعون جھوٹ نہ بولتا تھا۔ اس کی کیا اصل ہے۔

جواب :- فرعون کا سب مذہب جھوٹا اور باطل انار بکھلا اعلیٰ خود کذب صریح ہے یہ کلام کی ہفوات ہے کہ جھوٹ نہیں بولتا تھا شرک و دعویٰ ربوبیت سے زیادہ کونسا جھوٹ ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلوص دل سے توبہ کرنا

سوال :- ہزار بار گناہ صغیرہ و کبیرہ کئے اور ہزاروں بار توبہ کی ہے اور پھر قصد تھا کہ اب گناہ نہ کروں گا مگر پھر شیطان نے کرا دیا اب پھر دل سے توبہ کرتا ہے تو قبول ہوگی یا نہیں۔

جواب :- توبہ جب خالص دل سے کرے گا قبول ہوگی خواہ کتنی ہی بار ٹوٹی ہو۔

بیوہ عورت کا نکاح نہ کر کے عبادت کرنا

سوال :- مسئلہ عورت جو بیوہ ہو دوسرا نکاح نہ کرے اور عبادت اور پرہیزگاری میں رہے عند اللہ اس کو اجر ہے یا نہیں۔

جواب :- عورت جو اگر نکاح نہ کرے اور عبادت میں مصروف رہے تو عبادت کا ثواب اس کے لئے کافی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

اہل قبور سے دعا کرنا

سوال :- دعا کرنا اہل قبور سے ممنوع ہے جیسا کہ ایضاً الحق میں مولانا شہید مرحوم شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں و نیز بحکم رئیس العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کہ استدعا اور بمعنی طلب دعا از اموات از جنس بدعات شمرہ باوجود آنچه صاحب استیعاب

قول صحیح من غیر شک و شبہ من شک فیہ نقد کفر محمد عبد الجبار عنہ
 محمد یسین اجی حمہ رحمہ الرحمن شکر
 الجواب صحیح والمجیب صحیح مدرس مدرسہ ریکی محمد یسین عنہ

الجواب صحیح کتبہ عبد الواحد بن عبد اللہ غزنوی الحق لای تجاوز عما فی ہذا الجواب
 وانا ابو عبید احمد اللہ عنہ محدث امرتسری کتبہ عبد الجبار بن عبد اللہ غزنوی

ہذا الجواب صحیح عبد الرحمن ابن مولوی غلام العلی المرحوم اشاعتہ القرآن

الجواب صحیح ابو الحق محمد الدین عنہ احمد بن عبد اللہ غزنوی

وکنم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جواب صحیح اور بالکل صحیح ہے محمد عبد الرحمن البہاری ابو اسحاق محمد الدین

ابو الوفا شہداء اللہ کفایہ اللہ نادیم مدرسہ تائید الاسلام امرتسری ثناء اللہ محمود ہے

مولود خوانی مطلقاً وغیرہ رسوم و سادات جہل موت فوت میں جو اوپر مذکور ہوئے سب بدعت و ضلالت
 اور مرتجع مگر ای میں کل بدعت ضلالت و کل ضلالت فی النار وماذا البعد الحق الا الضلال ومن لم یقبل فلیسا الحق

اللهم ارنا الحق حقاً و ابطل باطلاً عبد الحق الغزنوی مبطل اہل باطل

الجواب حق وماذا البعد الحق الا الضلال ابو العلی عبد الا علی غزنوی۔

لنمن اجاب احقر الدہور بندہ عبد الغفور عبد الغفور سنواری الجواب صحیح محمد عبد العزیز

ذکر ولادت اور ایصال ثواب میت کو جائز اور مستحب ہے لیکن جس طرح جہلانہانہ قیام وغیرہ متفرق

قیدی نکالی ہیں۔ یہ بدعت سیئہ میں اور امر کرنا بدعت کیسے ہے اور بعض وقت نوبت کفر تک پہنچتی ہے۔

حکیم محمد ضیاء الدین عنہ لعلہ بندہ احمد حکیم محمد ضیاء الدین خلیفہ

حضرت حافظ ضامن صاحب شہید

بدون قیام کے مجلس میلاد کا انعقاد

سوال :- انعقاد مجلس میلاد بدین قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں۔

جواب :- انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع

ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے الحق کے بعد بجز گمراہی کے اور کیا ہے اور جو قبول نہ کرے وہ مجھ سے مباہلہ

کرے لے اللہ ہم کو حق دکھا حق کے طور پر اور باطل دکھا باطل کے طور پر۔

مجالس میلاد و عرس و سوم و چہلم

سوال :- سوم چہلم وغیرہ کی مجلسیں تنہا دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہئے اور اس مجلس میں جانا چاہئے یا نہیں۔

جواب :- مجالس مروجہ زمانہ ہذا میلاد و عرس و سوم چہلم بالکل ہی ترک کرنا چاہئے کہ اکثر معاصی اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد کا نہ کرنا

سوال :- زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔ خیال اس کے کہ خرچ زائد ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعنہ نہ دیوے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بہانہ مشروع کا ہو جاوے گا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصاً اللہ مانع ہوا لہذا اس سبب بکر کو ترک بدعت سابق و حال و انکار بدعت سے ثواب ہو گا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب :- بہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بغیر ترک گناہ کا ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد میں صبح روایات پڑھی جائیں

سوال :- محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و کراف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب :- ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب رباب میلاد شریف

فتویٰ در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ از مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب منقولہ

از باب النظر صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری۔

استفتاء اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوفاء تیمم الی یوم النہد میں جو شخص کہ

محمدی سنہ ۱۳۰۰ حنفی

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

کتابتہ عبیدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد المصطفیٰ
البنی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرس میں شرکت

سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہو یا نہیں
جواب: کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعس اور مولود درست نہیں ہے۔

ہر سال عرس کرنا

سوال: جناب مولانا فضل الرحمن صاحب کا عرس گنج مراد آباد میں ہر سال تاریخ معینہ پر ہوتا
ہے بذریعہ اشتہار تاریخ عرس تشہیر بھی کی جاتی ہے خاص مریدان سلسلہ کو بذریعہ خطوط اطلاع بھی
دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر لوگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اور ایصالِ ثواب کیا جاتا
ہے قوالی راگ سماع مزامیر و دیگر خرافات وغیرہ روشنی بھی نہیں ہوتی ہے امید ہے کہ جواب مواب
مرحمت فرمادیں کہ میاں صاحب موصوف کے یہ عقائد بموجب شرع شریف جائز و درست ہیں یا باطل
نہایت سے ہیں اگر ناجائز و نادرست نزد شارع علیہ السلام ہیں تو ایسے شخص اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کا
امامت درست ہے یا نہیں اور صحابہ پر طعن و مردود و ملعون کہنے والا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کو علم الغیب جلنے والے باوجودیکہ قرآن و حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت کو علم غیب نہ تھا
اور پھر واقف کار لوگوں کا سمجھانا اور میاں صاحب کا امر اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا گناہ بنانا ہے
اور وہ اپنے اس کبیروہ کے سبب سنت جماعت کے خارج ہو دے گا یا نہیں ایسا عرس جس میں سب
التزام ہو تاریخ یقین بھی ہو اجتماع بھی ہو پر قوالی راگ مزامیر سماع و ناجائز جمع عورتوں کا نہ ہو
جائز و درست ہے یا نہیں۔

جواب: عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے یقین تاریخ سے قبروں پر
اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہوں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ
ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیروہ کے سبب سنت جماعت کے خارج
نہ ہوگا۔ از بندہ محمد عیسیٰ السلام علیکم علم غیب کے متعلق دو تین رسالے میرے پاس موجود ہیں اور حضرت
کا کتاب برہین قاطعہ میں یہ بحث اور بحث عرس وغیرہ خوب مدلل مذکور ہے والسلام۔

ایصالِ ثواب و صدقات کرنا اور تعینِ آب و طعام بھی مثلِ شربت ہے یا کچھ ڈرا ہے اور ہر غنی اور فقیر کو اس کا لینا اور تبرک جاننا اور جو غنی یا سید اس کو نہ لیوے تو ملعون کریں اور برہمچاریں اور فحشہ ریا کو اس میں بہت دخل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں امیدِ ثواب کی ہو سکتی ہے یا نہیں اور یہ کل امور بدعات و منہیات ہیں یا نہیں۔

جواب :- ذکرِ شہادت کا ایامِ عشرہ محرم میں کرنا بمشابتِ روافض کے منع ہے اور ماتمِ فوجہ کرنا حرام ہے۔ فی الحدیث نہی عن المراثی الحدیث یہ اور خلاف روایات بیان کرنا سب البواب میں حرام ہیں۔ تقسیم صدقات تخصیص ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعتِ ضلالہ ہے علیٰ ذہن تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے اس پر طعن کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیران پیر کی گیارہویں

سوال :- تبارک اور جہی اور گیارہویں پیران پیر کی کرنا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- تبارک و جہی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں اور ایصالِ ثواب بروجِ حضرتِ قدس سرہ درست ہے اور تعینِ تاریخ کہ پس و پیش نہ کرے بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایامِ محرم میں کتبِ شہادت کا پڑھنا

سوال :- کتابِ ترجمہ سرالشہادتین یا دیگر کتبِ شہادت خاص شہادت کی رت کو پڑھنا کیا ہے حسبِ خواہش نمازیانِ مسجد یا کسی کے مکان پر۔

جواب :- ایامِ محرم میں سرالشہادتین کا پڑھنا منع ہے حسبِ مشابہتِ مجالسِ روافض کے۔

محرم میں سبیل لگانا دودھ کا شربت پلانا

سوال :- محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایتِ صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- محرم میں ذکرِ شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ و سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور شبہ و افس کی وجہ سے حرام ہیں فقط۔

علامہ حدیث میں ہے کہ آپ نے مرتبوں سے منع فرمایا ہے۔

تجاوزاً اللہ من ذنبہ الجلی والنفی۔

فاتحہ کا موجودہ طریقہ

سوال :- سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھ کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھنا درست ہے یا نہیں کہ جس کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔

جواب :- فاتحہ مروجہ شریعتاً درست نہیں ہے بلکہ بدعت سیئہ ہے کذا فی الیقین و فتاویٰ سمرقندی فقط محمد قاسم علی عفی عنہ [محمد قاسم علی] الجواب صحیح والمجیب بنج عبد اللطیف عفی عنہ [محمد عالم علی] محدث مراد آباد شاگرد مولانا محمد اسماعیل [محمد عبد اللطیف] سہنسپوری

کھانے یا شیرینی پر فاتحہ

سوال :- فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں۔

جواب :- فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

نتیجہ کا حکم

سوال :- نتیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں امثول مذکورہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب اور فقہ کی کسی معتبر کتب میں ہیں اور ان کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- نتیجہ، دسواں وغیرہ سب بدعت ضلالت ہیں کہیں اس کی اصل نہیں نفس ایصال ثواب چاہیے ان قیود کے ساتھ بدعت ہی ہے جیسا کہ اوپر کے جواب میں مرقوم ہو چکا ہے اور برادری کو ان ایام میں کھلانا یہ رسم ہے اور منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوم وغیرہ کرنا

سوال :- فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مرجع تاج ہے تو اس کے عزیز واقارب اس روز

دوسرے روز یا تیسرے روز یا کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں

(بقیہ مابیشیہ) - عادت نہیں تھی کہ میت کے لیے وقت نماز کے علاوہ جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختم کریں ذقیر

اور کسی جگہ اور یہ تمام بدعت ہے اور مکروہ ال اہل میت کی تعزیت اور تسلی دینا اور صبر کے لئے کنسا سنت ہے اور متنبہ

مغفوسوں اور بر تیسرے دن کا جمع ہونا اور دوسرے تکلفات کا کرنا اور تیمم کے حق سے بغیر وصیت کے ال صرف کرنا بدعت ہے اور

میں تو اس طرح پڑھنا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یاد و سرور و زیارت میرے روز بدعت مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ کتاب نصاب الاحساب میں لکھا ہے ان ختم القرآن جمعہ اباء الجماعۃ و لیس فی القارۃ سیارہ خواندن مکمل و کمال اور فتاویٰ بزاز میں مرقوم ہے۔ یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث و بعد الاسبوع و نقل الطعام الی القبر فی المراسم اتخاذ الدعوة لقراءة القرآن و جمع الصلوات و الفقرات الختم و قراءة سورة الانعام و الاخلاص اور رد المحتار میں لکھا ہے۔ و من المنکرات الکثیرۃ کاتقاد الشموع و القنادیل النقی توجہ فی الافراح و کدق الطبول و الفناء بالاصوات الحاناً و اجتماع النساء و المردان و اخذ الاجرة علی الذکر و قراءة القرآن و غیر ذلک مما هو مشاہد فی هذه الازمان و ما کان كذلك فلا شک فی حرمتہ و بطلان الوصیۃ بہ و الاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لہ ابن است حکم صورت مسئلہ کہ

تحریر یافت محمد قاسم علی عفی عنہ
الجواب صحیح محمد عبد اللطیف عفی عنہ
الجواب صحیح محمد عبد الغنی سنہ ۱۳۰۹
محمد قاسم علی خلف
مولانا عالم علی
فتویٰ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبد الصمد صاحب
رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب منقولہ از جلد ۱۲ البع کتاب الحظ و الا یا ص ۳۶

۱۔ اور قرآن کو پکار کر پڑھ کر جماعت کے ساتھ ختم کرنا جس کو قاسم میں سی پارہ پڑھنا کہتے ہیں مکروہ ہے۔ ۲۔ اور پہلے اور تیسرے دن اور ہفتہ کے بعد کھانا پکانا اور رسومات کے وقت قبر کے پاس کھانا لے جانا اور قرأت قرآن کے لئے دعوت دینا اور ختم کے لئے صلوات و فقرات کو جمع کرنا اور سورہ انعام و اخلاص کا پڑھنا مکروہ ہے۔ ۳۔ اور بہت سی برائیاں جیسے موم بیاں اور تندلیوں کو جلانا جیسے خوشیوں کے موقع پر ہوتا ہے اور جیسے دھول بجانا اور خوش آوازی سے گانا اور عورتوں اور مردوں کا جمع کرنا اور ذکر و قرأت قرآن وغیرہ پر اجرت کا لینا جو آج کل اس زمانہ میں دیکھا جا رہا ہے اور جو اس طرح ہو تو اس کی حرمت میں کوئی شک نہیں اور اس کی وصیت کا باطل کرنا ضروری ہے۔ ۴۔ تول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ۵۔ صورت مسئلہ کا یہ حکم ہے جو لکھا گیا۔

بلا تعین یوم تصدق موتی کے لئے مساکین کو کھانا کھلانا
سوال :- کھانا تیار کرنا واسطے تصدق موتی کے بلا تعین یوم کے فقراء و مساکین کو جمع کر کے کھلا دینا جائز ہے یا نہیں ملل ارقام فرمادیں۔

جواب :- بلا تعین کھانا تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کرنا طعام کا کسی کے نزدیک ناجائز نہیں ثواب اس کا میت کو پہنچتا ہے باتفاق البتہ عبادت بدنی میں خلاف امام شافعی اور امام مالک کا ہے مالی میں کسی کا خلاف نہیں قال فی البدایۃ الاصل فی هذا الباب ان الانسان لما ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوٰۃ او صوما او صدقۃ او غیرھا الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا تعین یوم و ذکر تیجہ

سوال :- سوم یعنی تیجہ جو موتی کے واسطے کیا جاتا ہے تو اس میں کیا برائی ہے اگر تعین تاریخ اور تاکہ موجب فساد ہے تو یہ اگر دور ہو جاوے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچویں یا چھٹے روز ہوشمار کے واسطے خود نہ ہو بلخرما ہو یا املی کے بیج ہوں یا نسوح ہو یا اور کوئی چیز ہو اور اس میں مال بھی یتیموں کا صرف نہ ہو تو بھی جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اور ایصال ثواب اسکا کریں تو جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک اگرچہ علامہ مجد الدین فیروز آبادی ایصال ثواب میت کے اجماع کو بھی بدعت نہ کہتے ہیں بسفر السعادت میں۔

جواز تیجہ کے وجوہ پر بحث

سوال :- زید بدعات مثل تیجہ وغیرہ کا معتقد نہیں اکثر لوگ اس خیال سے ان بدعات کو اختیار کرتے ہیں کہ چند لوگ جمع ہو جاویں گے اور باعث اتفاق ہوگا اور کلام وغیرہ بھی زیادہ پڑھا جاوے گا اور اگر مقرر نہ کیا جاوے تو دشواری ہوتی ہے پس ان لوگوں کا عقیدہ کیسا ہے اور اگر زید شریک مجلس مذکور ہو جاوے تو کیسا ہے فقط۔

جواب :- جو بدعات مثل تیجہ وغیرہ کے ہیں ان کا کرنا کسی وجہ سے درست نہیں قاعدہ شریعت

لہ ہادیہ میں ہے کہ اس باب میں اصل یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کے لئے قرار دے خواہ وہ نماز ہو کہ روزہ یا صدقہ وغیرہ

جواب :- اگر کھانا اہل میت نے ایسے لوگوں کے واسطے جو نوہ گرجے ہیں کہ انکو کھلا دیں تو حدیث میں آیا ہے کہ یہ نوہ میں داخل ہیں پس یہ حرام ہے اور اگر دو سر لوگ میت دلے کو کھانا کھلا دیں تاکہ کھانے کے بعد اس کا غم کم ہو تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مرنے کے بعد چالیس دن تک روٹی دینا

سوال :- مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کر دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے بلا پابندی رسم و قیود ایصال ثواب مستحسن ہے فقط۔

بلا چندہ کے حافظ کا خود منگھائی تقسیم کرنا

سوال :- اگر بلا چندہ فراہم کئے حافظ خود اپنے پاس سے شیرینی تقسیم کرے تب کیا ہے۔

جواب :- اگر حافظ بلا قیود مذکورہ بالا شیرینی تقسیم کرے تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
ختم قرآن کے لئے چندہ کر کے شیرینی منگوانا

سوال :- چندہ فراہم کر کے بروز ختم قرآن شریف جو نماز تراویح میں پڑھا جائے شیرینی فزیر تقسیم کرنا کیا ہے۔

جواب :- چندہ کر کے اس طرح شیرینی تقسیم کرنا درست نہیں ہے علی الخصوص اس جگہ کہ اس فہرہ کا التزام کر لیں اور اس کے تارک کو ملاصفت کریں تا دیت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رجبی کا حکم

سوال :- رجب کے مہینے میں تبارک الذی چالیس دفع پڑھ کر مردے کی روح کو ثواب

پہنچانے میں یہ جائز ہے یا نہیں سوال ۲ جو کہ مدنیہ شریف میں جی ہوتی ہے سودا ہاں کی طرح یہاں پر ہندوستان میں بھی بہت سے لوگ ۲۶ رجب ۲۷ شب کو محفل مولود شریف یا ختم قرآن شریف یا فقط وعظ یا کچھ کھانا پکا کر یا کچھ شیرینی تقسیم کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح مبارک کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں اور ۲۷ تاریخ روزہ رکھنا کیا ہے۔

جواب :- ان دونوں امر کا التزام نا درست اور بدعت ہے اور وجوہ ان کے ناجواز کے اصلاح الرسوم براہین قاطعہ اور ارجحہ میں درج ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب :- صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی الحقیقت نماز نہیں بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں۔

صلوٰۃ الرغائب وغیرہ کا حکم

سوال :- صلوٰۃ الرغائب جب کے اول جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شعبان اور صلوٰۃ الغنی بہیئت مخصوصہ ثابت میں یا نہیں۔ در صورت عدم ثبوت ان کا فاعل کس درجہ کا گنہگار ہوگا۔ کبیرہ کا یا صغیرہ کا فقط۔

جواب :- یہ نمازیں بایں قیود جو مروج ہیں بدعت ضلالہ ہیں جس کا مال گناہ کبیرہ کا ہے۔ اگرچہ نفس صلوٰۃ نفل مندوب ہے۔ شرح اس کی براہین قاطعہ میں دیکھو فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
التاریخ کو نذر اللہ کر کے غریبا و امرا کو کھانا کھلانا

سوال :- ایک شخص ہرمینہ کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں کرتا ہے نذر اللہ اور کھانا پکا کر غریب اور امرا سب کو کھلاتا ہے اور اپنے دل میں یہ سمجھتا ہے کہ جو چیز نذر لعلیہ اللہ ہو وہ حرام ہے اور میں جو گیارہویں کرتا ہوں یا توشہ کرتا ہوں کہ جو منسوب ہے بفعل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب کے ہرگز ان حضرات کی نذر نہیں کرتا بلکہ محض نذر اللہ کرتا ہوں صرف اس غرض سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے ان کے عمل کے موافق عمل کرنا موجب خیر و برکت ہے اور جو شخص ان حضرات کی یا اور کسی کی نذر کرے گا سوائے اللہ جل شانہ وہ حرام ہے کبھی حلال نہیں تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے عقیدے والے کو گیارہویں یا توشہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں اور اس کھانے کو مسلمان دین و دنیا تنادل فرمائیں یا نہیں۔

جواب :- ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں کو توشہ کرنا درست ہے مگر تعین یوم و تعین طعام کی بدعت اس کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ فاعل اس تعین کو ضروری نہیں جانتا مگر دیگر عوام کو موجب ضلالت کا ہوتا ہے لہذا تبدیل یوم و طعام کیا کرے تو بھڑکائی خدشہ نہیں۔

تین برس کے بچہ کی فائزہ

سوال :- تین برس کے بچے کی فائزہ دوہرہ کی ہونا چاہیے یا سوم کی ہونا چاہیے مینا تو جوا۔

جواب :- شریعت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ میسر دن باقی تعین غنی میں جب

ہاں کریں انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ عبد المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ البنی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یتیم کن کی رسم ہے

سوال :- میت کے بعد میسر دن قل پڑھنا چند ملایان اور اقرباء و احباب کو جمع کر کے سورہ ملک اور تین قل اور آیت مفلحون تک اور ماکان محمد ایا احد الا یہ پڑھ کر ساتھ اٹھا کر ارواح اموات کو ثواب پہنچانا اس سے فارغ ہو کر ملایان کو کسی قدر غلہ دینا اور چلا جانا ثابت ہے یا نہیں۔

جواب :- میسر دن کا جمع میت کے واسطے اولاً مشابہت ہنود کی کہ ان کے یہاں تیجہ ضروری رسم جاری ہے حرام ہو گا بسبب مشابہت کے قال علیہ السلام من تشبه بقوم فهو منهم الحدیث مانیا تقرر کرنا میسر دن کا یہ خود بدعت ہے اس کی کچھ اصل شرع میں نہیں ثابت۔ جو کچھ ملا اکٹھے مل کر پڑھتے ہیں بطبع فلوں پڑھتے ہیں کہ ورنہ میت بھی مانتے ہیں کہ ملا کو اس قدر دینا ہو گا اور ضروری جانتے ہیں چنانچہ معین ہے اور ملا بھی جانتے ہیں کہ ہم کو یہ ملے گا کیونکہ معین و مقرر ہو رہا ہے اور شرع میں جو چیز کہ معروف و معین ہوتی ہے اس کو مثل زبانی شرط لگانے کے فرمایا ہے المعروف بالشرط قاعدہ فقہ کا مسلمہ ہے پس جو کچھ ملاؤں کو دیا جاتا ہے وہ اجرت ان کے پڑھانے کی ہو اور جو پڑھائی کہ اجرت پر ہوتی ہے اس کا ثواب نہ پڑھنے والے کو ہوتا ہے اور نہ مردے کو لہذا یہ فعل ان کا باطل اور لینا دینا دنوں حرام اور موجب ثواب کا نہیں بلکہ گناہ ہے مردہ کو اس کا ثواب نہیں ہوتا ہے اور دینے والے اور لینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں لہذا اس کام کا ترک بھی واجب ہے اور اگر وجہ اللہ ثواب پہنچانا منظور ہے تو ہر شخص اپنے مکان پر پڑھ کر پہنچا دے اور میسر دن کا کیوں انتظار کیا جاوے نفس ایصال ثواب کو کوئی منع نہیں کرتا ہے اگر بلا تعین ہو مگر ان عموماً خصوصیات کے ساتھ بدعت بھی ہے اور ثواب بھی نہیں پہنچتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بروز ختم مسجد میں روشنی

سوال :- بروز ختم قرآن شریف کے ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا کیسا ہے۔

جواب :- ضرورت سے زائد روشنی کرنا اور پھر اس کے ساتھ اس کو ضروری سمجھنا اسراف و

لغو ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہو گیا۔

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال :- عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب :- محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب جنبل رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال :- وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور کئی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب :- محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا جنبل تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اوزان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ جنبل کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال :- یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انھوں نے اکثر معامین و مسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت جو پوچھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے اگر ان کا حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تو ایک فعل کے تین چار فاعل پڑھتے تھے زیادہ حد اب اس امر سے بالضرور اغماض نہ فرمایا جائے فقط۔

جواب :- حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کوئی عالم وہاں اس نام کا ہے لوگوں نے باوجود جہل کے ارد و کتب دیکھ کر وعظ کا جیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کر لیا ہے۔ خلق کو گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے اگر بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی مولوی اس نام کا نہیں وہاں کے سب علماء سے بندہ واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاویہ کا زید کو خلیفہ بنانا

سوال :- حضرت معاویہ نے اپنے رد و نیز زید پدید کو ولی عہد کیا ہے یا نہیں۔

جواب :- کفار سے سلام نہ کرے مگر بغزوت مباح ہے۔

آریہ سماج کا پچھڑ سنا

سوال :- آریہ سماج کا پچھڑ سنا اور اس موقع پر کہ شرک پر موربا ہو ایک کھلے مکان میں کھڑا ہو جائے تو گناہ تو نہیں ہے۔

جواب :- آریہ کے وعظ کو نہ مٹے کہ احتمال فساد دین کا ہے مگر جو عالم ہے اور رد کرے تو کھڑا ہونا جائز ہے ورنہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

انگریزی ادویہ

سوال :- اکثر ادویات انگریزی شل عرق وغیرہ جو تیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں اختلاط شراب جو بوجہ سرعت نفوذ تاثیر کے باوصف قلت مقدار جو خصائص شراب ہے اور بعض واقف لوگوں کے بعض عرق و بسکٹ وغیرہ میں اختلاط شراب معلوم ہوا بھی ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔

جواب :- جس میں خلط شراب یا نجس شے کا ہے اس کا استعمال باوجود علم کے حرام ہے۔ اور لاعلمی میں معذور ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بسکٹ نان پاؤ کا مسئلہ

سوال :- جو نان پاؤ یا بسکٹ وغیرہ خمیر تازہ ہو جو منجملہ مسکرات ہے کھانا اس کا جائز ہے یا نہیں

جواب :- یہ مسئلہ مختلف ہے امام محمد کی روایت نجاست و حرمت کی ہے اور شیعین کی جواز کی تحقیق اور فتویٰ دونوں جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا

سوال :- ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب :- درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال :- ہندوؤں کی شادی برات میں جانا جائز ہے یا نہیں مگر سمرنیم سے جو حالات معلوم

ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جانا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- یہ دونوں امر نادرست اور حرام ہیں ترکیب ان کا فاسق ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ولایتی تند اور تر و خشک مٹھائی کا حکم

سوال :- ولایتی تند اور مٹھائی تر یا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

جواب :- جس کی نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ نہ کھائے اور جس کا حال معلوم نہ

ہو اس کا کھالینا درست ہے فقط۔

ہندوؤں کے پیادوں کا پانی پینا

سوال :- ہندو جو پیادوں کی گاتے میں سوئی ویرہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس پانی پینا درست ہے یا نہیں

جواب :- اس پیادے پانی پینا مضافہ نہیں۔

حضرت حسینؑ کی مجلس غم منانا

سوال :- مجلس غم مقرر کرنا جیسے شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یا وفات نامہ وغیرہ خاص کر روز عاشورہ

میں بوجہ غم کے مجلس مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں اقام فرمادیں۔

جواب :- غم کی مجلس تو کسی کی واسطے درست نہیں کہ حکم مبرک نہ کیا اور غم کے رفع کرنا ایک ہے تعزیر و تسلیم

اسی واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم پیدا کرنا خود معصیت ہوگا اور شہادۂ حسین کا ذکر جمع کر کے سوائے اسکے مشابہت

روافض کی بھی ہے اور تشبہ ان کا حرام ہے لہذا عقد مجلس غم کسی کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رافضیوں سے مراسم رکھنا

سوال :- یوافض سے اس رکھنا اور اتحاد رکھنا اور رسم دوستی ادا کرنا اور اس کی دعوت کرنا اور ان

کے بیان دعوت کھانا یا وجودیکہ اس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب ہو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص بلا ضرورت و افض

سے اتحاد رکھے وہ کیسا ہے اور ثقات کو اس کی معیت میں اکل و شرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- یوافض خوارج اور سب فساق سے بربط ضبط مودت کا حرام ہے مگر لیبیب معاملہ

ناچاری کے معذور ہے اور ان مودت کرنے والا مدہین فی الدین عامی ہے۔

حسینؑ کی تصویر گھر میں رکھنا

سوال :- عورتوں امام حسین علیہ السلام کا گھر میں رکھنا کیسا ہے اور ان کا فروخت کرنا اچھا ہو

یا نہیں اور آگ میں جلادینا مناسب ہے یا نہیں۔

گھوڑوں کو خسی کرنا

سوال :- گھوڑوں کا آختہ کرنا یعنی بدھیا کرنا باعث کرنے شوخی کے جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- گھوڑے اور بکرے وغیرہ کو آختہ کرنا درست ہے۔

ہوں کو گرم پانی یا دھوپ میں مارنا

سوال :- ہوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- ہوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے کچھ حرج نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حلال کو اکھانا

سوال :- جس جگہ زبغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ

س کو اکھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب :- ثواب ہوگا۔

بھڑوں کا جلانا

سوال :- بھڑوں کا جلانا منع ہے مگر بعض جگہ کہ جہاں بکثرت آدمی آتے جاتے ہیں اور یہ کاشتیں ہیں اور

غیر جلانے کسی تدبیر سے دور نہ ہوں تو ایسے موقع پر جلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- اور تدبیر نہ ہو تو جلانا درست ہے۔

ملفوظات

۱۱۔ اگلی پوری کپڑے ریشمی ہی ہیں ان کا حکم ریشمی کا ہی ہے مگر یہ موٹا ریشم ہے اور معروف ریشم ریشم
اعدہ قسم ہے پس اگر تانا بانا دونوں ریشم کے یا بندہ کے ہوں خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونوں صورتوں میں
درست ہے اور اگر دونوں ریشمی نہ ہوں بلکہ صرف تانا ریشمی ہو تو درست ہے جیسا ریشم کا بھی یہی حکم ہے
اصل یہ کہ بندہ ریشم ہے چھال نہیں ہے فقط واللہ اعلم۔

۲۱۔ مجھے کوئی وظیفہ ایسا معلوم نہیں کہ جس سے ذوق و شوق پیدا ہو یا دنیا سے بے رغبتی اور اللہ کی
لطف توجہ کرنا اس کے لئے مفید ہے جس شے کی ماں باپ کی طرف سے یہ صراحت یا بہ دلالت اجازت ہو اس
الینا مضائقہ نہیں ہے اور بلا مرضی اُن کے مال میں تصرف درست نہیں۔

(۳) ایسے ظروف جن کا استعمال سب زن و مرد کو حرام ہے بنائے نہیں چاہئیں کہ بالآخر سب معصیت

مراہق کی امامت

سوال :- مراہق کتنی عمر کا ہوتا ہے اور اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- مراہق کی امامت نادرست ہے اور تیرہ چودہ برس کا بڑا مراہق ہے۔

جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے

سوال :- اگر جامع مسجد کا امام بدعتی ہو یا فاسق ہو اس وجہ سے اپنی مسجد محلہ میں جمعہ کر لینا

اولیٰ ہے یا نہیں اور اگر بدعتی امام کے پیچھے مقتدی بھی بدعتی ہوں تو ان کی نماز بھی مکروہ تحریمی ہوگی یا نہیں۔

جواب :- بدعتی کی اقتداء سے اپنا جمعہ اور جماعت الگ کر لینا بہتر ہے بدعتی کے پیچھے اس جلیوں کی نماز بھی مکروہ ہے۔ فقط۔

بدعتی کی امامت

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

جواب :- مکروہ تحریمی ہے۔

رسول اللہ کو غیب دہاں جاننے والے کی امامت

سوال :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان جانے اس کے پیچھے نماز

درست ہے یا نہیں

جواب :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نادرست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشرک بدعتی فاسق کی امامت

سوال :- مشرک بدعتی گور پرست ظالم فاسق غیر مقلد ہر مسلمانوں کی برائیاں حکام سے کرے

اور مسجد میں کفار کو بٹھا دے اور خاطر کرے ان سب کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں نماز ہو جاتی ہے مگر

ابو ذر اب ہریت کم ہوتا ہے۔ اور جس کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

لے کیونکہ کفر ہے اس کی اقتداء جائز نہیں درمختار۔

بدعتی کی امامت کا حکم

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔
 جواب :- بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمیہ ہے۔ فقط۔
 بدعتیہ شخص کی امامت

سوال :- جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ مہر پڑھے یا دوسری جگہ پڑھے۔

جواب :- جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔ فقط۔
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

دائی کے شوہر کی امامت

سوال :- ایک شخص کی بیوی پیشہ دائی کا کرتی ہے اور بے پردہ باہر پھرتی ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- جس کی بیوی دائی ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
 بدعتی کے پیچھے جمعہ پڑھنا

سوال :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ کرے یا نہیں اگر اعادہ کرے تو کس طرح پڑھے۔

جواب :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ نہ کرے۔ فقط۔

امام کا جماعت شروع کرنے میں کسی کا انتظار کرنا

سوال :- ہو امام مسجد ایسا ہو کہ جس وقت تک مسجد میں ایک یا دو شخص مخصوص نہ آیا ہیں چاہے جماعت کا وقت معمولہ بھی گزرنے کے قریب ہو اور وقت میں بھی تاخیر ہوتی ہو مگر اپنے دنیاوی نفع کے باعث یا تعلقات کے سبب سے ان اشخاص کا انتظار کرے اور بغیر ان کے جماعت شروع نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

جواب :- اگر بوجہ دنیا کے کسی دنیا دار رئیس کا انتظار کرتا ہے اور حاضرین کی عین نہیں کرتا تو امام و مکیہ گنہگار ہیں مگر نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔

(جملہ حقوق محفوظ)

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
الحمد لله والمنته كنه خير و حسنات ومجموعه بركات لعيني كنجينه

فتا رشید مصوب

حصہ اول

من افادات طیبات عالم اجل فاضل اکمل مخزن اسرار شریعت
معدن رموز طریقت حضرت مولانا مولوی الحافظ المحاسن
رشید احمد الکنکوی

میلے کاپتہ

محمد سعید اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب

والفان مطبع سعیدی قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یا اور کسی روز جمع ہو کر کچھ میں یا کسی در مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور دو شریف وغیرہ پڑھ کر یا انہیں شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں۔ مینو بالکتابت توجروانی بوم الحساب مرن بہر فرماویں۔

الجواب۔ صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ مجمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہ کلمہ طیبہ پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میرت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ کتاب نصاب الاحکام میں لکھا ہے۔ ان حتم القرآن جہرا بالجماعة ویسعی بالفارسیة سیپارہ خواندن مکروہ۔ اور فتاویٰ بزاز میں مرقوم ہے بیکرا اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المراسم واتخاذ الدعوی لقراءة القرآن وجمع الصلحا والفقراء للعثم والقراءة سورة الانعام والاحلاص اور رد المحتار میں لکھا ہے۔ ومن المنکرات الکثیرة کایقاد الشموخ والفتنہ الی توجہ فی الافراح وکذا فی الطوبی الغائب الاصول العاونا واجتماع النساء والمران اخذ الجرح علی الذکر قراءة القرآن غیرہذاک مما هو مشاہد فی هذا الزمان کان کذاک فلا شک فی حرمتہ وبطلان الوصیة بہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ابن مرت حکم صورت مسئلہ کہ تحریر یافت فقط محمد قاسم علی عفی عنہ

الجواب صحیح محمد عبد اللطیف عفی عنہ

الجواب صحیح محمد تقیم الدین عفی عنہ

الجواب صحیح محمد عبد العزیز بہنپوری محمد عبد العزیز

محمد قاسم علی خلف
مولانا عالم علی

امام مفتی شہر ادا داد

فتویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبد الصمد صاحب بیہڑی مجموعہ فتاویٰ قلمی

مولوی احمد رضا خاں صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب المعتمد والا باحدہ صفحہ ۳۱۰

سوال بتین برس کے بچے کی فاسخہ دوجہ کی ہونا چاہیے یا سوم کی ہونا چاہیے مینو توجروا

الجواب بشرعیت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یقین عفی عنہ

لہذا فتویٰ برائے اطلاع مجوزین جماعت تحریر کیا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ ان میں سے بڑے شمار کئے جاتے ہیں وہ ہمارے علمائے

انہیں کی موافقت کرتے ہیں لہذا عالمین جماعت کو چاہیے کہ توبہ کریں اور اس سے باز آویں۔

جب چاہیں کریں انہیں دلوں کی گفتنی ضروری جاننا جہالت، بدعت ہے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم لکھنؤ عہدہ
المذنب محمد رضا البریلوی عفی عنہ بھدرامہ مصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

استغناء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ مجلس مولود خوانی سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم پابین ہیئت کہ روشنی ہر کثیرہ زائد از حاجت و امر دان خوش الحاق و راگ خوانندہ اشعار و غیرہ
مقبولات بالخصوص قیام ہی ذکر مولود اور اسی محفل میں ثابت اور جائز ہے یا نہیں اور شرک و کفر و غیرہ
کلاسی مجالس میں جائز ہے یا نہیں و نیز عیدین و پنجشنبہ وغیرہ میں آب و طعام سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر
فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب ہوتی کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں و نیز خاص بروز سویم میرت کے
جمع ہو کر بالخصوص کلمہ طیبہ و ختم قرآن مجید مع سب آیت چنے وغیرہ تقسیم کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں۔
و نیز وہم و ستم وغیرہ میرت کا کرنا ثابت و جائز ہے یا نہیں۔ بنیوا بالکتاب و تو جروا بیوم الحساب مرسل
بندہ عزیز الدین عفی عنہ از مراد آباد محلہ ساہو ۱۳۶۶ھ

الجواب: مجلس مولود کہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعت و مکروہ ہے اگرچہ نفس ذکر و لادت
فخر عالم علیہ الصلوٰۃ کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام ان قیود کے یہ مجلس ممنوع ہو گئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے
کہ مرکب حلال و حرام سے حرام ہو جاتا ہے پس اس جمیعت مجموعہ مجلس مولود میں بکثرت و زیادہ از حد ضرورت
چراغ جلانا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے کہ ان المبدین کا نواخوان الشیاطین الالبیۃ حکم ناطق قرآن
شریف کا ہے علیٰ ہذا امر دان خوش الحاق کا نظم اشعار پڑھنا موجب ہیجان فتنہ کا ہے اور اگر میرت سے
خالی نہیں اور قیام بالخصوص اس ہی ذکر و ادائیگی محفل میں ہونا بدعت ہے پس حضور ایسی محفل کا بسبب
ان امور بدعت و مکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعت ہو گا خواہ عالم لوگ جاویں یا مفتی جاوے
بلکہ مفتی کو زیادہ تر موجب دلیل کا ہے کہ وہ عالم ہے اور ایسے فعل سے گمراہ کنندہ خلق کثیر کا ہوتا ہے
اور فاتحہ میں ہاتھ اٹھا کر طعام شراب و بروز رکعت بہت فعل ہنود سے ہے اور یہ امر شرع میں
ایصال ثواب کے واسطے کہیں ثابت نہیں اور من تشبہ بقوم فهو منهم الحدیث حکم ناطق
حرمت و شبہت کا ہے لہذا یہ صنف بھی حرام ہو گا۔ اور سویم و دیم و چلم جلد رسوم رسوم ہنود کی ہیں۔
اس تخصیص ایام میں مشابہت بھی ہوئی اور تخصیص ایام کی بدعت بھی ہے یہ سب بسبب ان تخصیصات
کی بدعت و مکروہ تحریمہ ہیں۔ اگرچہ اصل ایصال ثواب بدون کسی تخصیص و شبہت کے درست ہے
لہذا تفصیل ان جملہ مسائل کی بسط کے ساتھ براہین فاطعہ میں ہے اس میں ملاحظہ کر لیوے فقط اللہ تعالیٰ اعلم

ارشید احمد

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

تَقْوِيَةُ الْإِيمَانِ

یعنی

توحید کی حقیقت اور شرک کی مذمت

تألیف

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ

ولادت ۱۱۸۲ھ شہادت ۱۲۵۲ھ

ناشر { فاروقی کتب خانہ بیرون لوہاری بازار

گلی مسجد جامع الحدیث مولانا عبد التواب علی قلی قادیان

ملتان شہر

قیمت نامداریہ

جھوٹا اور اللہ کا ناشکر اور اللہ صاحب نے سورہ مومنوں میں فرمایا ہے۔

قُلْ مَنْ يَمْلِكُ مِنْكُمْ مَلَكُوتٌ	کہ کون ہے وہ شخص کہ اس
كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُخْبِرُكَ لَا	کے ہاتھ میں ہے۔ تصرف ہر چیز
يُجَارِعُ عَلَيْكَ إِنَّ سَعْيَكُمْ تُلَوِّنُ	کہ اور وہ حمایت کرتا ہے۔ اور
نَسْفَعُ لَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ قَاتَى	اُس کے مقابل کوئی حمایت نہیں
مُتَحَدِّينَ	کر سکتا جو تم جانتے ہو سودی کہیں

کے کہ اللہ ہے۔ کہ پھر کہیں سے خبلی ہو جاتے ہو۔

یعنی جب کافروں سے بھی پوچھے۔ کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے۔ اور اُس کے مقابل کوئی حمایتی کھڑا نہ ہو سکے تو وہ بھی کہیں نہ کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے۔ پھر اور دن کو مانتا محض خبط ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور فتنیں مانی اور نذر دنیا۔ کوئی اللہ کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا بھی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرنے کو کہہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے۔ سو

ابو جہل اور وہ مشرک میں برابر ہے۔ سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں۔ کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اُس کے مقابل جاتے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمے نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اُس کے نام کا جانور کرنا اور اس کی مسنت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تعالیٰ کی ثابت کرنی۔ سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اس کا حقوق اور اُسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء اور انبیاء میں اوجہ اور شیطان میں اور بھوت اور پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا۔ خواہ انبیاء اولیاء سے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسا بت پوینے والوں پر عہدہ کیا ہے۔ ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر۔ حالانکہ وہ اولیاء و انبیاء سے یہ معاملہ کرتے تھے۔ چنانچہ سورہ ہرات میں فرمایا۔

رَاٰخُذًا اَحْبَا رَهْمًا وَ نَحِيرًا اَنَّهُمْ نَعُوذُ بِكَ

رَهْبًا اَنَّهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحِ

اَبْنِ مَرْيَمَ دَنَا اَمْرًا اَلَا

اور حالانکہ ان کو تو یہی ہوا ہے کہ

ص ۹۳

نہیں۔ جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے۔ اور اس
توقیع پر نذر و نیاز کرے، اور اس کی منتیں مانے، اور اس کو مصیبت کے وقت
پکارتے ایسا کرنے سے مشترک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو **اِشْرَاقٌ فِي التَّصَوُّفِ**
کہتے ہیں یعنی اللہ کا ساتھ صرف ثابت کرنا معنی شرک ہے۔ پھر خواہیوں سمجھے۔
کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہیوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو
ایسی طاقت بخشی ہے، ہر طرح سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ اِشْرَاقٌ فِي الْعِبَادَةِ

عبادت کہتے ہیں۔ جیسے سجدہ، اور رکوع، اور باقاعدہ کرکھڑے ہونا۔ اور اس
کے نام پر یہ مانا کہ سچ کرنا اور اس کے تمام کردار رکھنا اور اس کے گھر کی طرف دور
دور سے قصہ کر کے سفر کرنا۔ اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی یوں لے کہ یہ
لوٹ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور راستے میں اس مالک کا نام پکارتا۔ اور
بے مقول باتیں نہ کرنا۔ اور شک سے بچنا۔ اور اسی قبر سے جا کر طواف کرنا۔ اور
اس گھر کی طرف سجدہ کرتا۔ اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں منتیں ماننی
من پر خلاف ڈالنا۔ اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا
کرنی، اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا۔ اور اس کی
دیوانہ سے اپنا منہ اور چھاتی ملانا۔ اور اس کا خلاف پکڑ کر دے مار کرنی، اور اس کے

ص ۶۶

تَشْرِكُ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ عَظِيمٌ ۝ بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا
ظلم عظیم ۝ بیشک شرک بڑا بڑی بے نفسی ہے۔
یعنی اللہ صاحب نے نعمان کو عقلمندی دی تھی۔ سوانہوں نے اس سے
سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے۔ کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق
اس کی مخلوق کو دیا۔ تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذیل سے ذیل کو دے دیا جیسے
بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیکھے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی
(اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار
سے بھی ذیل ہے) اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا
ہے۔ کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا
ہے کہ شرک سب سے بڑا عیب ہے۔ اور یہی حق ہے۔ اس واسطے کہ
آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے۔ کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے۔ سو
اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اس کی بے ادبی ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا
وَعِيًّا بِمَا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنَا فَاجْبِرْهُ ۝
فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں بھیجا
میں نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر
کہ اس کو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات
یوں کہہ کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں
مواں میرے سوا زندگی کرو میری۔

ص ۲۲

علم اسی نکتہ میں ہے۔ کہ توحید خوب درست کیجئے۔ اور شرک سے دوڑ بھاگئے
 نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھئے کہ کسی چیز میں کچھ تصرف کرتا ہے۔ نہ کسی کو
 اپنا مالک ٹھہرائیے۔ کہ اس سے اپنی کوئی مراد مانگئے اور اپنی حاجت اس کے
 پاس ملے جائیے۔

وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ مَعَاذِ بْنِ	مشکوٰۃ کے باب الکباثر میں لکھا ہے
جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ	کہ امام احمد رحمہ نے ذکر کیا کہ معاذ
مَنْ لِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ	بن جبل نے نقل کیا کہ فرمایا بعد کہ رسول
لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُلْتَ	اللہ علی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ شریک ٹھہرا
وَحَضَرْتُ	اللہ کا کسی کو گو کہ مارا جائے تو یا بلایا ہوگا۔

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی منہ بھوت کچھ
 ایذا پہنچا دے۔ سو بیباک مسلمان کو ظاہر کی بلاؤں پر صبر کرنا چاہئے اور ان کے ڈر سے
 اپنا دین نہ بگاڑنا چاہئے۔ اسی طرح جن اور بھوتوں کی بھی ایذا پر صبر کرنا چاہئے
 اور ان سے ڈر کر ان کو نہ مانتا چاہئے۔ اور یہ سمجھنا چاہئے کہ فی الحقیقت تو ہر کام
 اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ مگر وہ بھی کبھی کبھی اپنے بندوں کو جانچتا ہے۔ اور
 بُروں کے احقوں سے بھلوں کو ایذا پہنچاتا ہے۔ تاکہ بچوں اور بچوں میں فرق ہو
 جائے۔ اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہو جا دیں۔ سو جیسے ظاہر میں تقیوں
 کو ناسقوں کے ہاتھ سے اور مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھ سے اللہ کے ایک سے

یعنی جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور سب کام اس کے اختیار میں ہیں۔ سو ہر مشکل کے وقت یہی سمجھ کر اس کو پکارتے ہیں۔ سو
 سو کسی اور کو اس طرح کا سمجھ کر پکارنا نہ چاہئے کیونکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اول تو یہ بات خود غلط ہے کہ کسی کو کچھ حاجت بر لانے کی طاقت ہووے یا ہر جگہ حاضر و ناظر ہو دوسرے یہ کہ جب ہمارا خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا۔ تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کام پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا۔ اور کسی چوہے چمار کا تو کیا ذکر ہے۔

انْفِرِجَ الْبَرْقُ مِنْ عَيْنِ النَّبِيِّ	مشکوٰۃ کے باب الاستقذار میں لکھنا ہے کہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى	تہذیب نے ذکر کیا کہ اللہ نے نقل کیا کہ
يَا ابْنَ آدَمَ مَا كُنْتُ لَوْ لَقِيْتَنِي	پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ آدم کے بیٹے بیشک
يَقْرَأُ بِالْأَرْضِ مِنْ خَطَايَاكُمْ	جو مجھ سے ملے دنیا بھر گناہ کے دیکر پھرتے
يَعْنِي نِي كَلَّا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا	مجھ سے نہ کہ نہ شریک سمجھتا ہو میرا کسی کو تو
إِلَّا أَنِّي مَنَّتُ بِكُمْ لَهَا مَغْفِرَةٌ	بیشک نے آدم میں تیرے پاس بخشش ہی دنیا بھر

یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا

ص ۵۷

اسی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ اسی طرح ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں۔ سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے دیکھے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ کسی نبی دلی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام و امام زادے کو، بھوت و پری کو، اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں۔ بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادہ سے کبھی کسی کو جتنی چاہتا ہے خبر دیتا ہے۔ سو یہ اپنے ارادہ کے موافق نہ ان کی خواہش پر۔ چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا اتفاق ہوا ہے کہ کسی بات کے دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات معلوم نہ ہوئی۔ پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتادی چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں منافقوں نے حضرت عائشہؓ پر نہمت لگائی اور حضرت کو اس سے بڑا رنج ہوا۔ اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا۔ پر کچھ حقیقت معلوم نہ ہوئی۔ اور بہت فکر و غم میں ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا۔ تو بتادیا کہ منافق جموٹے ہیں۔ اعدائے اللہ بنڈ پاک ہیں۔

سولہ یوں رکھا چاہئے۔ کہ غیب کے خزانہ کی کئی اللہ ہی کے پاس ہے۔ اس نے کسی کے ہاتھ نہیں دی۔ اور کوئی اس کا خزانچی نہیں مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اس میں سے جتنا جس کو چاہے بخش دے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ جو کوئی یہ دعوے کرے کہ میرے پاس ایسا

کے دل کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں۔ یا جس عیب کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں۔ کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا۔ یا کس شہر میں ہے۔ یا کس محل میں، یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کر لیں کہ فلاں کے ہاں اولاد ہوگی یا نہ ہوگی، یا اس سوداگری میں اس کو فائدہ ہوگا یا نہ ہوگا۔ یا اس نرالی میں فتح پائے گا یا شکست کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا پھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔ سو جیسے سب لوگ کبھی کبھار بات عقل سے یا قرینہ سے کہہ دیتے ہیں پھر کبھی ان کی بات موافق پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سے کہتے ہیں سوال میں کبھی درست ہو جاتی ہے۔ کبھی چوک، ہاں مگر جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہو سو اس کی بات نرالی ہے۔ مگر وہ ان کے اختیار میں نہیں۔

آخر حج البکاء یومین المزیج	مشکوٰۃ کے باب اعلان الکاح میں بتا دی گئے
ہشت معوذات من عضر آء	ربیع سے نقل کیا ہے کہ جب میری شادی ہوئی
قالت جاء النبی صلی اللہ	تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے مگر مرنے
علینہ وسلم قد خلعت	اور میرے پاس سند پڑھ گئے بیس تو بیٹا
بني علی خمس علی فراشی	سے چند رکباں دف بجائے
کجلیک مینی فجعلت جوئیر	لگیں اور ان بزدلوں کا ذکر
یات لنا عفرین بالدنف	کرنے لگیں جو چہرہ میں ماسے
یند من قس من آباء یون	گئے تھے

يَسْتَطِيعُونَ

اور نہیں طاقت رکھتے۔

یعنی اللہ کی سی تعظیم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کہ ان کا کچھ اختیار نہیں اور ان کی روزی پہنچانے میں کچھ دخل نہیں رکھتے۔ نہ آسمان سے پلٹہ برسائیں نہ زمین سے کچھ اگادیں اور ان کو کسی نوع کی کچھ قدرت نہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ جو بعض عوام الناس کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء یا امام و شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت تو ہے۔ لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر ہیں۔ اور اس کے ادب سے دم نہیں مارتے اگر چاہیں۔ تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں۔ لیکن شرع کی تعظیم کیسے چپ بیٹھے ہیں۔ سو یہ بات سب غلط ہے۔ بلکہ کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ دُؤُنِ سوره یونس میں آیا ہے اور مت پکار

اللَّهُ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا سوائے اللہ کے ایسوں کو کہ نائدہ

يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ دیویں تم کو نہ نقصان سوا کر کیا

كَاتَلْتَ إِذْ آمَنَ الظَّالِمِينَ تو نے یہ تو بیشک تو بے انصاف تھی

یعنی اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ نائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

ص ۷۲

یعنی جو کوئی کسی سے مراد مانگتا ہے اور مشکل کے وقت پکارتا ہے۔
 اور وہ اس کی حاجت روا کر دیتا ہے۔ سو یہ بات اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ
 یا تو وہ خود مالک ہو یا مالک کا صاحبی ہو یا مالک پر اس کا رب ہو۔ جیسے بڑے
 بڑے امیروں کا کننا بادشاہ دب کر یا ایسا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بازو میں
 آداس کی سلطنت کے رکن۔ ان کے ناخوش ہونے سے سلطنت بگڑتی ہے
 یا اس طرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اس کی سفارش خواہ خواہ قبول
 کر لے۔ پھر وہ اسے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہ ہزار دی یا بیگمات کہ بادشاہ
 ان کی محبت سے ان کی سفارش رد نہیں کر سکتا۔ سو چاروں چاروں کی سفارش
 قبول کر لیتا ہے۔ مگر جن کو اللہ کے سوا یہ لوگ پکارتے اور ان سے مرادیں
 مانگتے ہیں وہ نہ تو مالک ہیں آسمان و زمین میں ایک ذرہ بھر چیز کے اور نہ کچھ
 ان کا صاحب ہے۔ اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہیں اور نہ اس کے بازو کہ
 ان سے دب کر ان کی بات مان لے۔ اور نہ بغیر پروا کی سفارش کر سکتے
 ہیں۔ کہ خواہ خواہ اس سے دلوا دیں۔ بلکہ اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال
 ہے۔ کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے۔ وہ صبر و عجب میں آکر بے حواس ہو جاتے
 ہیں۔ اور ادب اور دہشت کے مایے دوسری ہمارا اس بات کی تحقیق اس
 سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بات کی
 تحقیق آپس میں کر لیتے ہیں۔ سوائے امتنا و صدقہ کے کچھ نہیں کر سکتے۔ پھر

ص ۴۷

تیم کا شفیق سمجھے وہ اصل مشرک ہے۔ اور بڑا جاہل کہ اس نے خدا کے معنی کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس ملک الملک کی قدر پہچانی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے

جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔ اور ایک دم میں۔ عالم عرش سے فرش تک الٹ پٹ کر ڈالے اور ایک نیا عالم اس جگہ قائم کرے کہ اس کے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے۔ کسی کام کے واسطے کچھ ایسا ہی۔ اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ اور جو سب لوگ پہلے ادھر بچھلے اور آدمی اور جن بھی سب مل کر جبرائیل اور پیغمبر ہی سے ہو جادیں تو اس ملک الملک کی سلطنت میں الٰہی کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جائے گی۔ اور جو سب شیطان اور و جال ہی ہو جادیں۔ تو اس کی کچھ رونق گھٹنے کی نہیں۔ وہ ہر صورت میں بڑوں کا بڑا ہے۔ اور بادشاہوں کا بادشاہ۔ اس کا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکے نہ سنوار سکے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہ ہزاروں میں سے۔ یا بیگمنا توں میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ اس کی محبت سے لاچار ہو کر اس چور کی تقصیر معاف کر دے تو اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں۔ یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی۔ اور یہ بات بھی کہ ایک بار غصہ

کاموں کے وقت پکارتے ہیں۔ پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ رسم جاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیال میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں۔ وہاں نہ اللہ کے سوا کوئی ہے اور نہ کسی کا یہ نام ہے۔ تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں۔ سب خیال ہی خیال ہے۔ اس نام کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے۔ اس کا نام اللہ ہے۔ محمد یا علی نہیں۔ اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ سو ایسا شخص کہ اس کا نام محمد یا علی ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں۔ ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں۔ بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا۔ اور کسی کا حکم اس کے مقابل معتبر نہیں۔ بلکہ اللہ نے ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے۔ اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہوگا۔ یہی اصل دین ہے۔ کہ اللہ ہی کے حکم پر چلتے۔ اور کسی کا حکم اس کے مقابل ہرگز نہ مانئے۔ لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے۔ بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے۔ کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے

ص ۱۲۶

مغض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے۔ کہ سب انبیاء و اولیاء
 اس کے روبرو ایک ذرہ کمیز سے بھی کمتر ہیں۔ کہ سارے آسمان و زمین
 کو عرش اس کا قہر کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور باوجود اس بڑائی کے
 اس شاہنشاہ کی عظمت نہیں تمام سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت
 سے چڑھ بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اس کی بڑائی کا
 بیان بھی کر سکے۔ اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور
 وہم بھی دوڑا سکے۔ پھر کسی کام میں دخل دینے کی اور اس کی سلطنت
 میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت؟ وہ خود مالک الملک بغیر شکر
 اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک اکن میں کروڑوں کام
 کرتا رہتا ہے۔ وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔ اور کس کا منہ
 کہ اس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے؟ سبحان اللہ اشرق النور
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس دربار میں یہ حالت ہے۔
 کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے
 بے حواس ہو گئے۔ اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری
 ہوئی ہے۔ بیان کرنے لگے۔ پھر کیا کیئے ان لوگوں کو کہ اس مالک
 الملک سے ایک بھائی بن دی کا سار شستہ، یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ
 سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ میں اپنے رب

بادشاہ مالک سارے جہان کا، خداوند، جو چاہے کر ڈالے، معبود بڑا
 داتا، بے پرواہ، علیٰ ہذا القیاس،

اَلْخُرَیْجُ فِی شَرْحِ الشَّعْرِ	شکوہ کے بابا لسانی میں تھا ہے
عَنْ حَدِّیْكَ عَنْ النَّبِیِّ	کہ شرح السنہ میں ذکر کیا کہ نقل کیا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	مذہب نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ	یوں نہ بولا کرو جو چاہے اللہ
اللّٰهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ وَّ	محمدؐ اور بولا کرو جو چاہے
قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدًا	اللہ، فقط

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے۔ اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں
 سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملائے۔ خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔ اور
 کیسا ہی مقرب۔ مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ رسول چاہے گا تو فلاں نام
 ہو جاوے گا۔ کہ سارا کار و بار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔
 رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں
 کے دل میں کیا ہے؟ یا فلاں کی شادی کب ہوگی؟ یا فلاں نے درخت میں
 کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ
 نہ کہے کہ اللہ رسول ہی جانے۔ کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
 رسول کو کیا خبر! اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حَقَّ الْحَقِّ

تَعَوُّذٌ بِاللَّهِ

مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

طابع، ناشر

اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

سَمِعْتُمْ يَكُونُ بَابُ الْحُكْمِ قَدْ عَادَ رَسُولُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
 هُوَ الْحَكَمُ وَاللَّهُ الْحَكْمُ فَلَمْ تَكُنْ
 أَبَا الْحَكْمِ

کہتے ہیں اس کو ابراہیم یعنی اصل قضیہ چکا دینے والا پھر
 فرمایا اس کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: بیشک
 اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اسی کا ہے حکم۔
 پھر مجھ کو کیوں کہتے ہیں ابراہیم۔

یعنی یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور ہر جھگڑا مٹا دے، یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ
 آخرت میں ظہور کرے گی کہ پہلے پچھلے دین و دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جائیں گے۔
 اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہے اور اس میں وہ پایا
 جاتا ہے وہ اور کسی کو نہ کیے، جیسے بادشاہوں کا بادشاہ، ملک سارے جہان کا خداوند، جو
 چاہے کر ڈالے، محبوب، بڑا دانا، بے پروا و علیٰ ہذا القیاس۔

صرف ماشاء اللہ کہو

مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ:

أَخْرَجَ فِي شَرْحِ الشَّيْخِ عَنْ حَنْبَلٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَلَكًا
 اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ

شرح السنہ نے ذکر کیا کہ نقل کیا حدیث نے کہ پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں نہ رلا کرو، جو چاہے
 اللہ اور محمد اور ملائکہ اور ملائکہ اللہ ہے اللہ فقط۔

یعنی جو اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی
 مخلوق کو نہ ملا دے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مگر یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا
 تو فلاں کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول
 کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں نے کے دل میں کیا ہے
 یا فلاں نے کی شادی کب ہوگی یا فلاں نے درخت کے کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے ستارے

ص ۱۳۵

قَسْبِدَ لَهُ لَقَالَ اَمَّا حَاجَةٌ اس نے سجدہ کیا تو نبی خدا کو ملان
 يَا سُرُّوْلَ اللّٰهِ يَكْفِدُ لَكَ کے اعلان کرنے کے اسے منبر خدا
 الْبَيْتَ الْاَمَامِيَّ وَالشَّجَرَةَ الْقُدْسِيَّةَ تم کو سجدہ کرتے ہیں جاننا اور درخت
 اَحَقُّ اَنْ يَسْجُدَ لَكَ لَقَالَ سو ہم کو منور چاہئے کہ تم کو سجدہ کریں
 اَعْبُدُوْهُ وَاَرْكَبُوْهُ وَاَكْرِمْوْهُ سو فرما کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور
 اَعْمَلُوْهُ - تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔

یعنی سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی
 ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ اور مالک سب کا اللہ ہے
 بندگی اس کو چاہئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ اولیاء و انبیاء امام و امام زادہ، پیر
 و شہید، یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں۔
 اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی۔ وہ بڑے
 بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی دربارداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں
 سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے۔ خدا کی سی۔ اور یہ بھی معلوم
 ہوا۔ کہ بعض بزرگوں کو بعض درخت اور بعض جانور ملتے ہیں چنانچہ بعض
 درگاہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں۔ اور بعض پر ہاتھی۔ اور بعض پر بھیڑ
 مگر آدمی کو اس کی سند نہیں پکڑنی چاہئے۔ بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ

ص ۱۳۶

نے بتلائی ہو اور شرع میں بجا نہ ہو۔ مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں نہیں بتایا۔ سو ہر گز نہ بنے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیریں دل عمارت بلیٹھا رہتا ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جالتور کی ریس نہ کرنی چاہیے۔

اَخْرَجَ ابْنُ دَاوُدَ عَنْهُ

مشکوٰۃ کے باب عشر الفوائد میں لکھا ہے

قیس ابنی معوی قال کہ بودا اوسنے ذکر کیا کہ قیس بن منذر

کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن صند

اَیَّتُ الْخَیْرَةِ فَرَأَیْتُمْ
 نے نقل کیا کہ کیا میں ایک ٹہری کہ

نے نقل کیا کہ گھیا میں ایک ٹھری کہ

یٰۤاَیُّهَا دُوْنَ اِلٰہِ رَبَّانِیْ جسکا نام تیرے مولیکامیں ہے وہوں کے

جس کا نام حیرت ہے سو کیا میں نے وہوں کے

لَقَدْ رَفَعْتُكَ لِرَسُولِ اللَّهِ
وَلَوْ كُنْتَ كَسْبًا لَكُنْتَ فِي رِجَالِهِ

لوگوں کو سجدہ کہتے تھے اپنے راجہ کو سیدو

مَلَى اللّٰهُ مَسْلَيْنِ وَسَلَمَ

کما میں نے البتہ پائیدار زیادہ لائق

فَإِنَّ أَحَقَّ أَنْ يُسَجَّدَ میں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر فریاد کیجئے

میں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر فرمایا مجھ کو

لَكَ فَقَالَ لِيْ اَسْمِئْتِ ۖ بَعْلًا خِيَالُكَ تُوَكِّرُ حَوْكَ دَرْ مِیْرِ قَبْرِ

”بھلا خیال تو کر جو گزروں سے میری قبر

لَوْ مَرَدْتُ لِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 پر کیا سجدہ کرے تو سزاؤ کیا میں

پر کیا سجدہ کرے تو ایستوا کہا میں

تَسْمِعُ لَهُ نَقْلُكَ لَا فَقَالَ : نے نہیں۔ توفیر کیا

نے نہیں۔ توقف فرمایا

لَا تَفْعَلُوا۔ مت کرو۔

مت کرو

یعنی میں بھی ایک دن مرکزِ مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب سجدہ کے لائق ہوں۔ سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔
اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے کسی

بَيْنَ الشَّيْخِ قَالَا طَلَقْتُ نَفْلَ كَيْلَ يَمِينِ بَنِي عَامِرٍ

فِي وَدَعْنِي عَامِرًا لَيْسَ كَيْلَ وَنَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ كَيْلَ عَمْرٍو وَنَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ كَيْلَ عَمْرٍو وَنَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

اللَّهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا كَيْلَ عَمْرٍو وَنَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

لَعْنَةُ رَأْعَظُنَا طَوْلًا فَقَالَ كَيْلَ عَمْرٍو وَنَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

قُولُوا أَوْ لَكُمْ أَوْ لَكُمْ قَوْلَكُمْ كَيْلَ عَمْرٍو وَنَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

وَلَا يَسْتَجِرُّكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ كَيْلَ عَمْرٍو وَنَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

أَدَبٌ نَزْدَا كَيْلَ بَنِي عَامِرٍ

یعنی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو۔ اور جو بشر کی سی

تعریف ہو وہی کرو۔ سوان میں بھی اختصار ہی کرو۔ اور اس میدان میں

منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو۔ کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی جناب میں

بے ادبی نہ ہو جائے۔

اب سننا چاہئے کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ

کہ وہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو۔ خود آپ جو چاہے سو کرے

جیسے ظاہر میں بادشاہ۔ سو یہ بات تو اللہ ہی کی شان ہے۔ ان منوں کو

ص ۱۴۲

اور دوسرے یہ کہ ریتی ہی ہو۔ مگر اور ریتوں سے امتیاز رکھتا ہو کلاہل
 حاکم کا حکم اول اس پر آوے۔ اور اس کی زبانی اور دل کو پہنچے جیسا ہر
 قوم کا جو دہری اور گاؤں کا زمیندار۔ سوان معنوں کو ہر پتھر اپنی امت کا
 مرد اس ہے۔ اور ہر نام اپنے لفظ کے لوگوں کا۔ اور ہر مہند اپنے تاجوں کا۔ اور
 ہر بزرگ اپنے مریدوں کا، اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ بڑے عالم
 اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے
 ہیں۔ سو اسی طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے مردار میں کہہ دے
 کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر
 سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سب سے سب ان
 کے محتاج۔ اس معنی کے کہ ان کو سارے جہان کا مردار کہنا کچھ مضائقہ
 نہیں۔ بلکہ ضروریوں ہی جانتا چلے۔ اور ان پہلے معنوں میں ایک چھٹی
 کا بھی مردار ان کو دہانے۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک بیونی میں بھی
 تصرف نہیں کر سکتے۔

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ	مشکوٰۃ مشرعیۃ بابا مقادیر میں
قَائِلًا أَنَّهُ اشْتَرَتْ	معاذ کے بجائی شد کو کیا کہ بی بی عائشہ
لَسْرِقَةٍ فِيهَا تَصَاوِيرُ	نے نقل کیا کہ انہوں نے زبیر ابی علیہ السلام
فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ	کما میں تصویریں تھیں پس جب اس کو

جلد علوم و فنون کی کتابیں مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزانیہ دیوبند دہلی
بہ وقت پیش کرنا لا ادا رہے

وَبَقِيَ وَجْهٌ بِكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حضرت قلب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشاہخ مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیت پر

مرثیہ

از قلم فیض رحم حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند مرحوم
جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزانیہ دیوبند دہلی

اپنے

جہان ناز کے زینہ یوسفیہ

جلد ہاں ہر قسم کے قرآن مجید و تفسیر و معنی نیز علم
تصانیف علامہ دیوبند و کتب درسیہ اور کجائیت متی میں
سید مالک کتب خانہ اعزانیہ دیوبند دہلی
(املی پرنٹنگ پریس املی)

غم مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وجدانی
 خبر بھی ہے کہ اس جانِ جہاں نے ہم سے منہ موڑا
 کوئی بے وجہ ہم اپنے ہوئے ہیں دشمنِ جانی؟
 نہ ہو صبحِ وطن کیونکر بتر شامِ غریباں سے
 فراقِ دلربا میں گھر ہے رشکِ کنجِ زندانی
 خبر ہے جانِ کو دل کی نہ دل کو جان کی پروا
 فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو پر ہے پیشانی
 جو تھا موصل الی اللہ ہو گیا واصل بحق ہے
 پھر میں ہیں ڈھونڈتے سرگشتگانِ تیرہمائی
 جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری
 رشید ملت و دیں غوثِ اعظم قطبِ ربانی
 نسیم بحسرتِ رافت، فضلِ رحماں منبعِ احساں
 نسیم فیضِ یزداں، ابرِ رحمت، ظلِ سبحانی
 زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
 کہ تھا داغِ قلامی جس کا تمنائے مسلمانِ
 زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُٹل و مہل شاید
 اتھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

تن آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے
 پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی
 دل سودہ زدہ پہلوں ہی کچھ دوستو شاید
 کریں مدح و ثنا میں آپ کی آؤ غنہ لخوانی

غزل مدحیہ

وہ صدیق معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی
 وہ شمعِ دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی
 وہ تھے کبریتِ ایمانی وہ تھے یا قوتِ روحانی
 ہے کیا کبریتِ احمر اور کیا یا قوتِ رُتانی
 قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
 عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی
 رقا پاولیا کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے
 وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدین جیلانی
 خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خدا نوق کے
 مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخِ ربانی
 جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
 مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جا ہو گیا گمراہ
 وہ میراب ہدایت تھے کہیں کیا نص قرآنی
 فقیہ باخبر ایسا کوئی یار و بستائے تو
 ہو جس کا علم ازمانی ہو جس کا حکم ایتانی
 رخ زیبا ہو جس کا منظر ادعی من السامع
 محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اسے داتے حرمانی
 مقتر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
 ہوں قول و فعل ددلوں کا شفا سرار قرآنی
 سرا حق ہے کا تقصی عجائب پہ کیا کیجے
 گیا زیر زمیں وہ محرم اسرار قرآنی
 ہوسینہ جس کا مصباح نبوت کے لئے مشکوٰۃ
 بحر مہدی نیا بے این چنین ہادی حقانی
 گدایان در دولت کے کشکول و مرقع سے
 نظر آتے تھے شرمندہ قبا و تاج سلطانی
 پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کار سہ
 جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی
 دل طالب میں کھینچی شاہد مقصود کی صورت
 بنام ایزد وہ سلطان المشائخ تھے عجیب مانی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرتے نہ دیا
 اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم
 ہائے غم، ہائے ستم، ہائے غضب، ہائے الم
 آج اس سے بھی ہوا دیکھ لو خالی عالم
 آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب
 لب تلک آتا ہے لیکن یہ مقولہ پیہم
 رحم برے کسیم ایچ نہ کر دی رشتی
 اے کہ کف پائے تو بوجہ تاج سرم
 آج تو تاسم دامداد سب ہی مرتے ہیں
 اس کا کی ذکر ہے برباد ہوئے تم یا ہم
 منتظر بیٹھے ہیں اب ہم پہ گزرتا کیا ہے
 قہر کا خوف ہے پر ساتھ ہے امیدِ کرم
 تو رحیم و ملک و بار ہے سَلَحُ سَلَحُ
 ہم جہول اور زیاں کار ہیں اِدْحَحُ اِدْحَحُ
 اے اسیرانِ غم قاسمِ حنیر و برکات
 دے فقیرانِ سرِ کویں رشیدِ جانم
 پیروی کرتے رہو سعی کو ہاتھوں سے نہ دو
 یدے یاد رہے یا تدمے یا یتلم

ایمان کا امتحان

ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے اُستاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے منستی، تمہارے داعظ وغیرہ وغیرہ کے باشند، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ ہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے، دوستی، اُلفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشغیت، بزرگی، فضیلت کو خاطر میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جتنے علمے پر کیا جائیں، کیا بہتر ہے یہودی، جتنے نہیں پہنتے؟ علمے نہیں باندھتے؟ اس کے نام و علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتر ہے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نہا ہی یا اسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پردائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو لہذا اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دُور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگوئی و قہقہہ کر کے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، واللہ اپنے حال پر رحم کرے۔

(تہذیبِ ایمان ص ۷۰-۶ مطبوعہ لاہور)